St = 82

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تذکیر الاخوان بقیہ تقویۃ الایمان

خدایا حمد خاص تیری ذات پاک کو * کہ تو نے اپنے
فضل سے ہمکو ہدایت بخشی * اور اپنی ... محمد صلی اللہ
علیہ و آلہ و سلم کی امت میں پیدا کیا * اور ... خالص ...
لگائی * اور بدعت کے عذاب سے بچایا * اور نبی ...
دیکر ہماری ہدایت کے واسطے رسول بنایا
مالک ہمارے نے اپنے اس رسول کو ہم پر ...
موافق وعدہ قدیم اپنے بھیجا * کہ اس نے خالص ...

سے بموجب لوگوں کو شرک و بدعت سے بچایا * اور
سیدھی سنت کی راہ پر چلایا * اور توحید کی خوبیاں اور
شرک کی برائیاں مفصل بیان کیں * اور سنت پر عمل
اور بدعت کے ترک کا تقید کیا * اور آل اور اصحاب پر کہ انھوں نے
سنت کو جاری اور بدعت کو رد کیا * بعد اسکے معلوم کیا چاہیے
کہ ایک فاضل جلیل متشرع دیندار نے * شرک اور بدعت کی
برائی کے بیان میں ایک رسالہ تقویۃ الایمان نام لکھا * اور اس
میں صرف آیتیں اور حدیثیں جمع کیں * اور اس کے دو باب ٹھہرائے *
ایک باب میں توحید کی خوبیاں اور شرک کی برائی ہندی زبان
میں بیان کی ہیں * اور دوسرے باب میں اتباع سنت کی خوبیاں
اور بدعت کی برائیاں * اور تفصیل تقبیح بدعت کی آیت و حدیث
سے ذکر کی تھی اور ارادہ ہندی ترجمہ کا کیا * مگر فرصت نہ پائی اور
راہ خدا میں جان [illegible] * انا للہ وانا الیہ راجعون *
بارہ سو [illegible] ہجری میں اللہ تعالیٰ نے اس
[illegible] محمد سلطان خان کے دل میں ارادہ
ترجمہ کا ڈالا * سو اس دوسرے باب کا ترجمہ ہندی
میں کیا * اور تذکیر الاخوان بقیہ تقویۃ الایمان نام رکھا *

امام کو پہونچانا اور قبول کرنا اسکے اختیار ہی * رَبَّنَا تَقَبَّلْ
مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ * سنو چاہیئے کہ
جو کام یا اعتقاد یا قول ہے پیغمبر حضرت محمد رسول الله
صلی الله علیه وآله وسلم نے خود نہ کیا اور نہ کسیکو فرمایا اور نہ
سب یا کرتے دیکھا * اور نہ حضرت کے بعد اصحابون مین رایج
اور جاری ہوا * اور کبھی اصحاب معتبر نے اُسپر انکار
نکیا * اور نہ اصحابون کے بعد تابعین کے وقت * بغیر انکار کے
رایج اور جاری ہوا * اور نہ تابعین کے بعد تبع تابعین کے وقت *
بے انکار کے جاری اور رایج ہوا * اور نہ اُن چارون زمانون مین
اُسکی نظیر اور سیان پائی گئی * اور نہ مجتہدون نے اپنے اجتہاد
کے راہ سے اُسکو ثابت کیا * بلکہ حضرت اور اصحابون کے
اور تابعین اور تبع تابعین کے بعد * اپنی طرف سے لوگون نے
کام یا عقیدہ یا بات نئی ایجاد کی * اور اُسکے کرنے مین ثواب
جانا * سو وہ کام اور عقیدہ اور بات بدعت اور گمراہی ہے *
پھر خواہ وہ کام یا اعتقاد یا بات بالکل خود نئی ہو یا وہ نئی
نہو * مگر جو کام یا عقیدہ یا بات اُن چارون زمانون مین نہ رایج
ہوا * یا مجتہدون نے اجتہاد کی راہ سے ثابت کیا * اُسمین کوئی

نئی بات اپنی طرف سے لوگون نے نکالی وہ بھی بدعت ہی *
اور وہ کام اور عقیدہ اور بات بھی بدعت مین شامل ہین * جو کام کہ
غیر شرعی کامون کی طرح اہتمام اور تقید سے مصروف ہو کر کرین *
اور موجب ننگ اور نام اور تعریف اور مدح کا جانین * اگرچہ
اُس مین ثواب نجانین * اور جو کام یا عقیدہ یا بات حضرت نے خود کیا
یا کسی کو کرتے دیکھا اور پسند کیا * یا اکثر معتبر اصحابون نے کیا
وہ سنت ہی * یا تابعین اور تبع تابعین مین رائج اور جاری ہوا *
اور کسی معتبر نے انکار نکیا * یا مجتہدون نے اپنے اجتہاد سے
نکالا وہ سنت مین داخل ہی * اس تقریر سے معلوم ہوا
کہ یہہ جو اکثر کہتے ہین کہ ایک بدعت حسنہ ہی اور
ایک بدعت سیئہ * بدعت حسنہ وہ ہی جو پیغمبر خدا
صلعم کے بعد نکلی موافق قواعد شرعیہ کے رو سے * اور بدعت
سیئہ وہ ہی جو شریعت کے قواعد کلیہ سے [illegible]
اُس کے جواز کا حکم نہین معلوم ہوتا * بلکہ ایک نوع کی
بدعت اُس مین پائی جاتی ہی * سو اِس تقریر مین اور
تقریر مین جو اول مذکور ہوئی صرف نزاع لفظی ہی * انجام
دونو تقریرون کا یکسان ہی * کہ جو چیز اس تقریر کے رو سے
بدعت حسنہ ثابت ہوتی ہی * اُس پہلی تقریر کے رو سے

وہی چیز بدعت میں شامل ہوتی ہی* پھر سنت کا لفظ چھوڑ کر اعلی لوگوں کی اور تابعین اور تبع تابعین اور مجتہدوں کی بات کو بدعت کیوں کہے* اور جو چیز اس تقریر کے رو سے بدعت سیئہ معلوم ہوتی ہی* اس پہلی تقریر سے بھی وہی چیز بدعت معلوم ہوتی ہی* غرض اقتضا یہی ہی کہ اس تقریر سے اصحاب کبار اور تابعین ابرار کے نکالے ہوئے مسائل اور اوراد اور رسوم کو بدعت کہنا لازم آتا ہی* لیکن کلیہ کل بدعة ضلالة میں تاویل کرنا پڑتا ہی* تو مسلمانوں کو لازم ہی نزاع لفظی کو چھوڑ کر اصل مطلب کو دریافت کریں*

الفصل الاول فی الاعتصام بالسنة والاجتناب عن البدعة.

فصل پہلی سنت کو مضبوط پکڑنے میں اور بدعت سے بچنے میں* ف* یعنی اس فصل میں محاسن سنت کی خوبیان کا اور بدعت کی برائیوں کا ذکر ہی

قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا وَاذْكُرُوا نِعْمَةَ اللهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُ

فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا * ترجمہ فرمایا اللہ صاحب
نے یعنی سورہ آل عمران میں * کہ اور مضبوط پکڑو رسی اللہ
کی سب ملکر اور پھوٹ نہ ڈالو * اور یاد کرو احسان اللہ کا
اپنے اوپر * جب تھے تم آپس میں دشمن * پھر الفت دی تمہارے
دلوں میں سو اب ہو گئے اسکے فضل سے بھائی * ف * یعنے یہہ اللہ کا
بڑا فضل ہی کہ تمکو ایک نبی کے تابع کیا * اور ایک کتاب
دی کہ اُس پر عمل کرو سب ملکر * اور آپس میں پھوٹ نہ ڈالو * کہ
کوئی اپنی طرف سے ایک مذہب نکالے * اور دوسرا اُسکے مقابلے میں
اپنی عقل کی تیزی جتانے کو دوسرا اور پھیلا دیا * اور جب
نئی نئی رائیں نکالیں تو یہہ پھوٹ پڑتی اور لڑائی ہوتا * سو فرمایا
کہ اس قرآن کو اللہ کی طرف سے رسی سمجھو * کہ جیسے
کوئی شخص کسی گڑھے میں پڑے ہوئے شخص کو رسی لٹکا کر
نکالتا ہی * سو اللہ نے یہہ قرآن اُتارا * تم سب اُسکو مضبوط
ہو کر پکڑو * جیسے نکالنے والا رسی کو پکڑتا ہی * اور جو رسی نہ پکڑے
وہ نیچے پڑا رہتا ہی بلکہ سب سے پکڑنے سے گریز کرتا ہی * سو
تم سب ملکر اس قرآن کو مضبوط پکڑو اور اسی پر عمل کرو *
اور نئی نئی باتیں نکال کر دین میں پھوٹ نہ ڈالو * اور اتہاں

سنت کی جماعت سے ٹوٹ نہ رہو* اس سے معلوم ہوا کہ گمراہی
کے اصل یہی ہیں* کہ دین میں قرآن کو چھوڑ کر بدعتیں اور
بیہودہ منی مانی باتیں نکالیں* اور منی مانی باتیں نکالنے سے اور منی رسموں کے
رائج ہونے سے قرآن چھوٹ جاتا ہے* قَالَ اللهُ تَبَارَكَ
وَتَعَالٰى وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا
مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَاُولٰئِكَ لَهُمْ
عَذَابٌ عَظِيمٌ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ
وُجُوهٌ فَاَمَّا الَّذِينَ اسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ اَكَفَرْتُمْ
بَعْدَ اِيمَانِكُمْ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ
تَكْفُرُونَ* ترجمہ اور فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ آل
عمران میں* کہ اور مت ہو انکی طرح جو علیحدہ علیحدہ ہو گئے اور
اختلاف کرنے لگے* بعد اس کے کہ پہنچ چکا انکو صاف حکم* اور انکے
واسطے بڑا عذاب ہے* جس دن سفید ہونگے بعضے منہ اور
سیاہ ہونگے بعضے منہ* سو وے جو سیاہ ہوئے انکے منہ* کہ تم
کافر ہو گئے ایمان میں آکر* اب چکھو عذاب بدلا اس کفر کے کرنے کا

ف * یعنی ابھی اُنکو خلاف حکم پہنچ چکا تھا پھر وے آپس
میں اختلاف کر کر بہت فرقے ہو گئے * چنانچہ یہود اور نصارے بہتر
بہتر فرقے ہو گئے کہ اُنکو عذاب ہوتا ہے * سو تم اُنکی طرح
مت ہو اور آپس میں پھوٹ نہ ڈالو * تمکو قرآن حدیث میں
خلاف صاف حکم آ چکا * تم اپنے دین میں نئی نئی رسم اور
نئے نئے عقیدے اور طریقے نہ نکالو اور پھوٹ نہ ڈالو * کہ کوئی
معتزلی ہوئے اور کوئی خارجی بنے * اور کوئی رافضی اور کوئی
ناصبی اور کوئی جبریہ اور کوئی قدریہ اور مرجیہ کہلائے * اور کوئی
سر پر بال رکھکر اور چار ابرو کا صفایا کر کر فقیری جتائے *
پھر اُن میں کوئی قادری کوئی نقشبندی کوئی چشتی بنے * حکم یہی
ہے کہ سب ملکر قرآن حدیث پر عمل کرو * اور سنت کے طریقے
موافق مسلمان رہو * اور یہود و نصاری کی طرح کئی فرقے مت
ہو جاؤ * اور نئی نئی باتیں نکال کر فرقہ اور پھوٹ نہ ڈالو *
اللہ واسطے کہ قیامت کو بعضے لوگ سرخ رو اور بعضے روسیاہ ہونگے *
تو اُن روسیاہوں سے کہا جاویگا کہ تم ہوئے بے ایمان ہوئے *
اور اللہ کی کتاب قرآن کے ماننے کا تمنے اقرار کیا * پھر دین میں
نئی نئی رسمیں نکالیں اور بدعات کفریہ جاری کیں * تو
اس سے اللہ کی کتاب موافق عمل کرنا چھوٹ گیا * پھر اُن نئی

رسموں کے رائج ہونے سے انکی محبت دل میں بیٹھ گئی* اور
چھوڑنا انکا مشکل ہو گیا* تو قرآن میں جو اسکے خلاف حکم پایا اس
حکم سے دل میں انکار آیا اس انکار کا مزا چکھو* اس آیت
سے معلوم ہوا کہ جو شخص نئی نئی باتیں نکالے اور بدعت
کے کام کرے تو اللہ صاحب کے نزدیک قرآن کا منکر ٹھہر جاتا ہے*
اور روز قیامت کو روسیاہ اٹھیگا* پھر اس پر عذاب ہوگا* اور
اس سے کہا جاویگا کہ ان بدعتوں کا مزا چکھو* قال اللہ

تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ
وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ ۚ إِنَّمَا
أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝

ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورہ انعام میں* کہ جنہوں نے
راہیں نکالیں اپنے دین میں اور ہو گئے کئی فرقے* تجھکو انسے کام
نہیں انکا کام حوالے اللہ کے* پھر وہی جتا دیگا انکو جیسا کچھ کرتے تھے*
ف* یعنے جن لوگوں نے دین میں کئی راہیں نکالیں* اور
جدے جدے فرقے متفرق ہو گئے* پھر سمجھانے سے مانتے نہیں*
اور ایک راہ اللہ کی بنائی ہوئی رسول کے کہنے سے موافق

منت مانا نہیں چاہتے * اے محمد پیغمبر تجھے اُن سے کچھ کام نہیں *
وہ تجھ سے الگ ہیں وہ اللہ کے حوالے ہیں * کہ اللہ اُنکو
عذاب کریگا * تب وہ جانینگے کہ وہ ہماری بدعات کے کام برے
تھے * اِس سے معلوم ہوا کہ جب لوگ اللہ و رسول کے
حکم موافق عمل نہیں کرتے * اور نئی نئی راہیں نکالتے ہیں *
اور سمجھانے اور منع کیے سے باز نہیں آتے * تو اللہ تعالی
اپنی ہدایت اور مہر اُنپر سے اُٹھا لیتا ہی * سو وہ
گمراہی میں پڑے رہتے ہیں * کہ قیامت کے روز اُنکو
عذاب ہوگا * سو اب دنیا میں اللہ کی طرف سے ہدایت
کے واسطے قرآن آچکا اور رسول بتا چکے * پھر اب اگر کوئی
نہ مانے * تو اللہ تعالی خود آپ تو آکر بتانے کا نہیں * مگر دن
قیامت کو عذاب البتہ کریگا * قَالَ اللهُ تَبَارَكَ
وَتَعَالٰى مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا
شِيَعًا كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ۝
ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے بیچ سورہ روم میں * کہ نہ ہو
اُنمیں جنہوں نے پھوٹ ڈالی اپنے دین میں * اور ہو گئے
بہت گروہ * ہر فرقے جو اپنے پاس ہی اُس پر خوش ہو رہا *

* ن * یعنے جو کام شریعت میں یا عقل کے نزدیک صریح بد ہی اُسکو ہر کوئی بد جانتا ہی * اور جو کام برا کہ آدمی اپنی عقل سے یا اور کسی نسے دیکھکر نیا ایجاد کرتا ہی * تو اُسکی صریح برائی قرآن و حدیث میں نہیں پاتا * سو اُس کام کو نیک جانتا ہی * اور اُس سے خوش ہوتا ہی * اور بہت شخص جو اُنسے نئی باتیں نکالتے ہیں * تو خوش ہو کر اُنکو پسند اور اختیار کرتے ہیں * اسطرح ہر فرقے کی جدی جدی نئی نئی بدعتیں علیحدہ علیحدہ وضع کی ہوتی ہیں * تو گروہ گروہ جدے ہو جاتے ہیں * اور دین میں اتفاق نہیں رہتے * اور پھوٹ پڑ جاتی ہی * مثلاً ایک فرقے نے مرتضی علی رضی کو اور سب اصحابوں سے افضل اور بہتر جانا * اور اپنا لقب تفضیلیہ رکھا * اور ایک فرقے نے مرتضی علی رضی اللہ عنہ پر اور اور اصحابوں کو برا جانا * اور محرم میں مخفلوں کی اور تعزیہ داری اور مرثیہ خوانی اور سیاہ پوشی اور رونا پیٹنا اور بہت آور رسموں کی ایجاد کی * اور ایک نے خدیجہ اور عید بابا شجاع ٹھہرائی اور نوروز کیا * اور روزے نماز اذان وضو میں کمی بیشی کر کے اپنا لقب شیعہ اور محبت اہلبیت رکھا * اور ایک فرقے نے اُنکے مقابلے میں علی رضی اللہ عنہ کو برا کہا * اور اپنا لقب

خارجی رکھا * اور ایک فرقے نے علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے اولاد کی
دشمنی اور عداوت اختیار کی * اور مذہبی خطاب اپنے واسطے
گوارا کیا * اور ایک فرقے نے شفاعت اور دیدار الٰہی کا
انکار کیا * اور گناہ کبیرہ کو اسلام سے خروج کا باعث
جانا اور معتزلے کہایا * اور ایک فرقے نے گوشہ نشینی
اور ترک امر بالمعروف و نہی عن المنکر اختیار کرکے
شغل برزخ اور نماز معکوس اور ختم اور توشے * اور طرح
طرح کی نئی نئی درود وظیفے * اور فالنامے اور گنڈے اور تعویز
اور آثارے * اور حاضراتیں اور عرس اور قبروں پر مراقبہ
اور باجا اور سُننا اور خال لانا ایجاد کیا * اور مشائخ اور
پیر کہلائے * پھر کسی نے اپنے کو چشتی مقرر کیا کسی نے
قادری کسی نے نقشبندی کسی نے سہروردی کسی نے
رفاعی ٹھہرالیا * اور کوئی سر پر بڑے بڑے بال رکھ کر
یا چار ابرو کا صفایا کر اور بڑی بڑی ٹوپیاں اور تاج دھر کر
اور کفنی اور سبیلیاں گلے میں ڈال کر مداریہ یا جلالیہ مشہور
ہوا * اور کسی نے دو چار زبانیں منطق اور ریاضی اور ہندسے
اگلی یاد کرلیں * اور آپ کو ملا نے اور مولوی اور عالم مشہور
کرنے چاہا * سعوا ایسے اور سے کر رہیں بلکہ ہزاروں طرح کی

پائین نکالیں اور ہر ایک فرقہ خوش ہوا کہ ہمارے ہی مذہب ہیں * اور ہماری ہی راہ اچھی ہی * سو اللہ تعالی نے فرمایا کہ تم ایسا نکرو بلکہ ایک بات اور دین اختیار کرو * جو اللہ نے فرمایا اور سابق دین بھی یہود اور نصاری نے اپنے دین میں تفرقہ ڈالا اور کئی گروہ ہو گئے سو تم ویسے نہ ہو * اور اپنے دین میں پھوٹ اور تفرقہ نہ ڈالو * ایک قرآن حدیث پر عمل کرو * اور اپنے پیغمبر کے تابع رہو تاکہ دین میں پھوٹ نہ پڑے *

اس آیت سے معلوم ہوا کہ آدمی کو چاہیے کہ اپنے ہی مذہب اور رویہ اور طریقے و رسوم و عادات کو اچھا جانکر اسپر خاطر جمع کرکے بے فکر ہو کر بیٹھ نہ رہیں * بلکہ حق بات کی تلاش میں رہیں * اور اپنے مذہب اور رویہ طریقے رسوم عادات کو قرآن حدیث مقابلہ کریں * جو اُنکے موافق ہو سو اختیار کریں * اور جو اُسکے مخالف ہو اُسکو ترک کریں * یا گمراہی کئی یہی ہی * کہ آدمی اپنے رویہ طریقہ پر اَڑ رہیں * اور بیفکر ہو کر بیٹھیں * بہت خلقت اسی سے گمراہی میں پڑے ہیں * کہ اللہ و رسول کا حکم دریافت اور تحقیق نکرکے * اپنے بزرگوں کی راہ پر خاطر جمع سے بیٹھیں ہو کر بیٹھ رہے * اور جانا کہ یہی حق ہی *

قال اللہ تبارک وتعالی وان ھذا صراطی

مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ

بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ

ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے بیچ سورہ انعام کے * کہ یہہ راہ میری سیدھی ہی * سو اسپر چلو اور مت چلو کئی راہین * تمکو پھیر دینگے اسکی راہ سے یہہ کہہ دیا ہی تمکو تاکہ تم بچتے رہو * ف * یعنے یہہ حق تعالی نے فرمایا ہی کہ قرآن جو ہمنے تمہارے واسطے بھیجا جو دین اور طریقہ ہمنے تمہارے کرنے کے لئے فرمایا * یہی راہ میری رضامندی اور میری طرف پہنچنے کی سبیل ہی ہی * اسی راہ پر چلو اور سوا اسکے اور راہین باپ دادون پیر استادون کی * رسم رواج ملک کے بادشاہ امیر کی مت چلو * اگر ان راہون پر چلوگے تو وہ راہین تمکو میری راہ سے بہکا دینگے * یہہ ہمنے تمکو سمجھا دیا تاکہ تم خبردار ہو جاؤ اور اور راہون سے بچتے رہو * اسکی مثال ایسی ہی جیسے ایک بادشاہ نے کسی شخص کو دور سے اپنے حضور مین بلایا * اور فرمان قاصد منشور اسکے ہاتھہ بھیجا * اور اس مین کہہ دیا کہ فلانے شاہراہ پر ہو کر سیدھے آئیو * اور اس شاہراہ کی سب نشانیان کہہ دین * اور یہہ بھی

کہہ دیا کہ فلانا ہمارا قاصد جو یہہ فرمان لیکر پہنچتا ہی * اُسکے ساتھ
جسطرح یہہ راہ بتلاوے حضور مین آئیو * اور اُسمین راہ
مین اور بھی بہت سی راہین ملی ہین * کہ وہ اور طرف گئی ہین * اُن
راہون کے چلنے والے بھی رستے مین ملینگے * اور اپنی طرف
بلاوینگے اُنکی طرف نہ جائیو * اور جو جاؤ گے تو بہٹک جاؤگے اور حضور
تک نہ پہنچو گے * پھر وہ شخص تھوڑے دور چلکر اور راہون
پر لگ جاوے * اور اُس قاصد کے کہنے موافق نہ چلے * اور
فرمان کو نہ دیکھے * اور اُسکے مطلب کو دریافت نکرے * اور اور
راہون کے چلنے والونکے پیچھے چلے * اور پھر جانے کہ مین سیدھی راہ پر
بادشاہ کے حکم بموجب جاتا ہون * تو وہ شخص ہرگز بادشاہ
تک نہ پہنچیگا * اب اسکو یون سمجھا چاہیے کہ جیسے
ہر زمانے مین لوگ دنیا کے کامون مین نئی نئی وضعین اور
طرح طرح کی باتین نکالتے ہین ویسے ہی دین کے کامون مین ہر زمانے
کے لوگ نئی نئی باتین اور جدی جدی راہین نکالا کرتے ہین *
چنانچہ اسی سبب سے اگلی دینون والے لوگ یہود اور
نصاریٰ کئی فرقے ہوگئے اور ہمارے زمانون مین بھی لوگ ہزارون
فرقے بن گئے * سو اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا
قاصد بناکر اور فرمان اپنا قرآن دیکر لوگونکے واسطے بھیجا * اور لوگونکو

اپنی طرف بلایا * اور قرآن میں سب ہی اپنی طرف پہنچنے کی
صاف کھول دئے * اور حضرت نے بھی سب روئیے طریقے صاف
صاف بیان کر دی * اور الله صاحب نے فرما دیا کہ یہہ قرآن
سیدھی راہ ہی * اسکے موافق راہ چلو تو الله تک پہنچو *
پھر اگر یہود یا نصاری ہوکے * یا مجوس یا ہنود ہوکے راہ
چلوگے * یا اور راہیں نئی ایجاد کروگے تو نہ پہنچوگے * بلکہ بہک
جاؤگے * جو شخص کسی اور راہیں چلے وہ منزل مقصود کو نہیں
پہنچتا * اس آیت سے معلوم ہوا * کہ قرآن کے موافق
عمل کرنا اور قرآن کی راہ کو اختیار کرنا ہی راہ مضبوط
سیدھی ہی * کہ اس راہ پر آدمی بے خطر الله تعالی
کی طرف پہنچتا ہی * اور جو شخص اور راہوں پر چلے وہ
گمراہ ہی الله کے راہ سے علیحدہ * پھر وہ اور راہیں کسی کے ہوں *
خواہ اگلی کافروں کی خواہ ابکی کافروں کی * خواہ جاہلوں کی
خواہ بدعتیوں کی * چنانچہ اس زمانے میں اکثر لوگوں نے یہی
شیوہ اختیار کیا * کہ ایک راہ قرآن حدیث کی چھوڑ کر بہت
سے فرقوں کی راہیں اختیار کیں * نماز روزہ حج زکوۃ وغیرہ
عبادات نکرنا * دھیان اور ورد و وظیفوں کی راہ بنالیں
یعنی * اور جو عبادت اپنی مرضی موافق ہو کرنا * اور جو اپنی

مرضی کے خلاف ہو اُس سے دل بُرا نا * بعض بعض جگہ نشست عادت کا
ماننا بعض نہ ماننا * بظاہر میں اولاد مانگنی اور منت فقیروں کی راہ * اور
قبروں پر مسجدیں اور مقبرے اور چراغ بنانی * اور
اپنے بزرگوں کے ضمیر جو اعتقاد رکھنا * کہ وہ خدا تعالی میں
مل ایک ہو گئے ہیں یا جس آن میں سب آ گیا تھا * نصاری اولا
ہندوؤں کی راہ * اور مردوں سے حاجتیں مانگنی * اور انکی
منتیں ماننی کفار قریش کی راہ * اور اپنے باپ دادے
کی راہ اور روش کو * خلاف خدا اور رسول کے اختیار کرنا *
اور انکی رسم و رسم کو مقدم سمجھنا * اگلے کافروں کی
اور یہودیوں کی راہ * اور اپنے نسب پر فخر کرنا * اور بہت
[illegible] ماتم کرنا اگلے کافروں کی راہ اور کافرانہ * اور
تعظیم مفرط اور تعزیہ داری بہت کرنا مجوسیوں کی راہ *
اور بیوہ عورت کو دوسرا نکاح عیب جاننا * یا شادی میں صہرا
اور [illegible] * اور عید میں بغیر [illegible] کر ماننا *
اور شب برات میں روشنی کرنی * اور گھوڑے خچر اور
آدمی کی سواری کو معیوب سمجھنا * شگون لینا *
اور تاریخ اور دن اور ساعت وغیرہ کے سعادت
نحوست ماننا * بزرگوں کی تصویروں کی تعظیم کرنی * تجا

دسوان چالیسوان برسی مردون کی کرنی * اور چیچک
کی بیماری یعنی سیتلا بہوانی کو ماننا * اور شگون وغیرہ کا لحاظ
کرنا * اور بت پرستی جیسے تعزیئے * اور جیسے جہنڈے و نشان
قدم رسول وغیرہ کی تعظیم کرنی * یہ سب ہندوون کی
راہ * اور اپنے عالمون مولویون اور بزرگون کی نکالی
ہوئی ایجادی بات کو * خدا و رسول کے فرمودے کی
برابر سمجھنا * اور آپس کی تحقیق نکرنی یہود و نصاریٰ کی راہ
لوگون نے اختیار کی * اور بہت باتین اپنی طرف سے نئی
نکالین * جیسے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابون کو
برا کہنا * اور ہزارون باتین اور رسمین اپنے یہان جاری
کر لین * اور ایک راہ قرآن و حدیث کی چھوڑ دی *
اگر قرآن کی راہ اختیار کرتے تو اپنا اچھا دین ہوتے
ہوئے * اور یہ دونون کافرون کی راہین کیون چاہتے * اور
طرفہ یہ ہے منہہ زبان سے پھر بھی دعوی کئے جاتے
ہین * کہ ہم مسلمان ہین * اور خدا تعالی سے محبت
رکھتے ہین * قال اللہ تبارک وتعالی قل
ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ

وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ○

ترجمہ۔ فرمایا اللہ صاحب نے * یعنے سورۂ آل عمران میں *
کہ تو کہہ اگر تم محبت رکھتے ہو اللہ کی تو میری راہ چلو *
کہ اللہ تمکو چاہے اور بخشے گناہ تمہارے * اور اللہ بخشنے والا
مہربان ہی * ف * یعنے جو دین اور مذہب کے لوگ بہت
دعوی کرتے ہیں * کہ ہمکو اللہ تعالی کی محبت ہی * اور ہم
اُسکے بندے ہیں * اور جو کام ہم کرتے ہیں سو اُسکی محبت
سے کرتے ہیں * تا کہ وہ ہم سے خوش ہو اور ہمکو چاہنے * پھر
اگر ہمسے کچھ گناہ بھی ہو جاوے تو وہ بخش دیگا * سو اللہ صاحب
نے فرمایا کہ ای پیغمبر تو اُن لوگوں سے کہدے کہ اگر تم سچے ہو
اور تمکو اللہ سے محبت ہی * تو اللہ نے مجھکو اپنا رسول کر کے
تمہارے پاس بھیجا کہ تم میرے کہنے بموجب اُسکی بندگی کرو *
اور اُسکی محبت کے جو کام ہیں بتلاؤں اُن سے کرو * سو تم
میری راہ چلو * تا کہ معلوم ہو کہ تمکو اللہ سے سچی محبت
ہی تو وہ تمہارے گناہ بھی بخشے * کہ اللہ ایسے شخصون
کے واسطے وہ بخشنے والا اور مہربان ہی * پھر جو شخص
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ چلے * تا کہ آدمی

طرف سے اپنی نئی نئی باتیں نکالے * پھر دعوی کرے کہ مجھکو
اللہ تعالی سے محبت ہے * سو وہ جھوٹھا ہے اور اللہ تعالی
اُس سے بیزار * اور پیغمبر صاحب کی طرف سے اُس پر پھٹکار *
اِس واسطے کہ وہ شخص اگرچہ ظاہر میں اللہ تعالی کی
محبت کا دعوی کرتا ہے * مگر حقیقت میں گویا وہی پیغمبری
کا دعوی رکھتا ہے * کہ اپنی ایک شرع نئی جدی ہی قایم کرتا ہے *
وہ پیغمبر کا تابعدار کاہے کا ہے * بلکہ دوسرا ابھار جیسے باغی
خوشامدی * محبت یہ ہوتی ہے کہ محبوب کے کہنے
موافق کام کیجئے نہ جس طرح اپنا جی چاہے * اِس بات سے
معلوم ہوا * کہ جو شخص حضرت کی سنت کی پیروی
نکرے * اور پھر اللہ تعالی کی محبت کا دعوی کرے تو
وہ جھوٹھا ہے * اور جو سنت کے موافق کام کرے اُسکی
محبت اللہ تعالی سے سچی ہے * اور وہ اللہ کا محبوب
اللہ تعالی اُسکو چاہتا ہے * اُسکے گناہ معاف ہونگے *
اور اللہ تعالی کی طرف سے اُسپر بخشش اور مہربانی ہوگی

قَالَ اللّٰہ تَبَارَكَ وَتَعَالَی فَلَا وَرَبِّكَ لَا یُؤْمِنُونَ
حَتّٰی یُحَکِّمُوكَ فِیمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لَا

يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَ
يُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا * ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سو
قسم ہے تیرے رب کی آنحضرت لیا نہ ہوگے *
ایمان * جب تک تجھ کو منصف نہ جانیں * جو جھگڑا اٹھے آپس میں *
پھر نہ پاویں اپنے جی میں خفگی تیرے فیصلے سے * اور قبول
رکھیں مان کر * ف * یعنی جب کوئی عبادت یا دنیا کے معاملے
یا رسم اور عادت کے بابت لوگوں کے آپس میں جھگڑا
اٹھے * ایک کہتا ہو یوں کیا چاہیے * دوسرا کہتا ہو
یوں نہیں یوں کیا چاہیے * ایک دعوی کرے حق پہر اوس *
دوسرا کچھ پھیرا * کوئی کہے یہ کام بارسم و عادت پہ ہی *
کوئی کہتا ہے نہیں * تو اس وقت یوں چاہیے کہ محمد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منصف بنا دیں اور تا کہ مشہور اوس *
پھر جو حکم حضرت فرماویں * یا حضرت کی حدیث سے ثابت ہو *
اس حکم کو خواہ اپنی مرضی کے موافق ہو خواہ خلاف *
جان و دل سے خوش ہو کر قبول کریں اور مان لیں * تب
مسلمان کا دعوی سچا معلوم ہو * اور جو شخص پیغمبر
خدا صلعم کو منصف اور حاکم نہ بوجھے * یا حضرت کے حکم سنے

دل میں ناخوش ہو * یا کہ حکم کو ماننے اور چون و چرا مگر کرے وہ ہرگز
مسلمان نہیں * یا کہ کافر و منافق ہیں * کہ ظاہر میں آپ کو پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں کہتا ہیں * پھر حضرت کے فیصلے
اور حکم سے راضی نہیں ہوتا * اور دل میں خفگی اور تنگی لاتا ہے *
اِس مقام پر انصاف سے بوجھنا چاہیے * کہ اِس زمانے
میں ہندوستانی مسلمانوں میں ہزاروں نئی باتیں اور
نئے عقیدے اور رسم و رسوم جو رائج ہیں * اور ایک جہان
اُس میں گرفتار ہے * جیسے لڑکا پیدا ہوتے وقت ایک
پھراذیح کہنا اور بندوقیں چھوڑنا * اور زچا کی چارپائی پر نیم
اور کلام اللہ رکھنا * چھٹی کرنا اور نام فلان بخش اور غلام فلان
رکھنا * اور اگرچہ خون زچا کا چالیس روز سے کم میں بند ہو جاوے *
مگر پورا چالیس دن اُسکو ناپاک سمجھنا * بسم اللہ کے
واسطے چار برس اور چار مہینے کی قید کرنا * اور بسم اللہ کی
شادی کی محفل کرنا * اور ختنہ میں شادی اور محفل اور رسم و رسوم
کرنا * اُس مختون کو معاذ اللہ پیرون کے یا جھنڈے نشان اُنکے
سلام کو لیجانا * اُسکے ہاتھ میں کنگنا باندھنا اور اُسکے ہاتھ
میں اوہار رکھنا * اور رسوم منگنی کے کرنا سہرے باندھنا
وغیرہ * اور شادی نکاح میں آہوستے باندھنا * اور دروازون پر

بال باچوں کے بیچے دینا* سانچق اور آتش بازی اور پھول
کٹہولی* اور روشنی کے سبد سہایان اور تاشان اور ناچ
اور زرد یا نارنجی یا سبز کپڑے پہننا کنگنا باندھنا مرد کو مہندی
لگانا سہرا باندھنا* اور توتے گانا اور جلوہ کرنا* اور شادی میں
پہلے برادری کا کھانا کرنا* اور چوتھی کھیلنا محرم میں عورت
سے صحبت نکرنا* اور عورت کو زینت ترک کرنا* چارپائی
پر نسونا* تعزیے بنانا شدے نکالنا* علم کھڑا کرنا محرم کی
محفل کرنا مہدی بنانا* اور صفر کے مہینے کو بالخصوص تیرہ دن کو
نامبارک سمجھنا* اور آخری چہارشنبہ کو سیر کو جانا* اور ربیع
الاول میں مولود کی محفل ترتیب دینا* اور جب وہاں ذکر حضرت
کے پیدا ہونے کا آوے کھڑے ہو جانا* کہ روح حضرت کی
وہاں آئی ہے* اور ربیع الثانی کے گیارہویں کرنا* اور
جمادی الاول میں تمن بورکو بدیع الدین شاہ مدار کے چلے کو
عرس میں جانا وغیرہ سبیلین* اور شعبان میں آتش بازی
چھوڑنا* اور حلوا پکانا اور چراغ بہت سے جلانا* اور رمضان
میں آخر جمعہ کو خطبہ الوداع پڑھنا اور قضا عمری کا پڑھنا* اور
شوال میں عید کے روز سویاں پکانا* اور بعد نماز عید کے
بغلگیر ہو کر ملنا* یا مصافحہ کرنا* اور ذی قعدہ کے مہینے میں نکاح نکرنا*

بھی بدعت ہین * کفن کے ساتھ نماز اور چادر بھی ضرور بنانا * اور
نعش کی پہلو پائی کو مخصوص جاننا * اور حضرت عزرائیل
کے نام پاس و بستن کر نماز پڑھ جانا * اور کفن پر کلمہ
وغیرہ لکھنا * اور قبر مین قل کے ڈھیلے اور مشت بھر ڈالنا *
اور تیجا دسوان چالیسوان چھ ماہی * اور برسی عرس
مقرر کرنا * اور استاط کرنا * حافظون کو قبرون پر بٹھلانا *
قبرون پر چادرین ڈالنا * مقبرے بنانا پکی قبرین بنانا قبرون پر
تاریخ لکھنا وہان چراغ جلانا وقت ذکر کو برا جاننا * بعض
روز کے بعد ماتم پرسی کرنا * اور دور دور سے سفر کر کے
قبرون پر جانا * اور توشے اور مسے منہان کرنا * اور
ماں باپ کے ترکے سے بیٹیون کا حصہ نہ دینا * اور بیماریون
مین ٹوٹکے کرنا * حاضرات کروانا * منگل بدھ سنیچر کے
دن کو نامبارک سمجھنا * اور بعض تاریخون کو نحس
جاننا * گھر سے چلتے وقت عورت کے آنے کو نحوست کی علامت مین
مقرر کرنا * اور وردونا دعا اور ختم بزرگون کے نام کے * بزرگون
کے آنے کو منکوس * اور چراغ جلتے وقت ایک دعا
ایجادی پڑھنا * شب برات وغیرہ کو ... * اور آنکھ
بھلادینا * اور مغرب کے نماز کے بعد نماز ... قدمی

پڑھنا اور ہولی دیوالی وغیرہ کفار کے رسوم کو ماننا اور اونٹ
اور گدھے و خچر کی سواری کو معیوب سمجھنا اور عورتوں کا
مردوں سے یا مردوں کا عورتوں سے سلام علیک کرنے کو معیوب سمجھنا
اور اسی طرح خوردوں کا بزرگوں سے یا بزرگوں کا خوردوں سے سلام
علیک کرنا ادب کے خلاف جاننا* اور خطبہ میں ہاتھ اٹھا کر دعا
مانگنا یا بیٹھ کر خطبہ پڑھنا اور دعا وہ اسکے سلف کے عقائد
سے انحراف کرنا وحدت وجود اور وحدت شہود یا جبر قدر کے
مسئلہ میں گفتگو کرنا اسکے اسرار کی بہت سی تحقیق میں مشغول ہونا
اور معاذ اللہ تقدیر کا انکار کرنا اور حضرت علی مرتضی رض کو
حضرت ابوبکر رض اور حضرت عمر رض سے افضل جاننا اور حضرت
ابوبکر اور حضرت عمر رض کی خلافت کو برحق نہ سمجھنا اور اہل
بیت یا اصحابوں کے حق میں بد اعتقادی یا ان پر طعن کرنا اور مقلد
کے حق میں تقلید ہی کافی جاننا اور تحقیق ضروری نہ سمجھنا
راحت یا جانب یکو بہتر جاننا اپنی ذات پات نسبت کی بڑائی
کرنی آپس میں ایک دوسرے کی گفتگو اور حرکات و سکنات و نخر پر
میں تعظیم زیادہ کرنی مہر عورتوں کا زیادہ مقرر کرنا ارشادیوں میں
خرچ بیجا کرنا بیوہ کا دوسرا نکاح معیوب سمجھنا مصیبت میں چلانا
پیٹنا زیادہ غم میں پیٹنا اپنے جسم اور مکان اور سواری وغیرہ

کی زبانی بہشت بھی کرنی غرض کہ یہ باتیں اور سوا اُنکے ہزاروں رسمیں
جو رائج ہیں کہ ہزاروں آدمی یہ رسمیں کرتے ہیں اور بہتیرے اوس
منع بھی کرتے ہیں سو قطع نظر اون دلیلوں سے جب مسلمانوں میں اختلاف
پڑا اور اُس بات کا جھگڑا اُٹھا تو ایسے وقت میں حضرت محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منصف اور حاکم بنانا چاہیے
اسواسطے کہ حضرت کے وقت میں بھی لڑکے پیدا ہوتے
تھے عورتیں زچا ہوتی تھیں اور لڑکوں کے ختنے ہوتے تھے اور قرآن
پڑھانا اُن کو شروع ہوتا تھا اور لوگوں کے نکاح ہوتے تھے اور لوگونکو
بیماریاں ہوتی تھیں اور لوگ مرتے تھے اور قبریں بنتی تھیں اور
اور چاند اور برس روز گذرتا تھا اور محرم اور صفر وغیرہ مہینے
آتے تھے تو ایسے وقت میں حضرت کیا کرتے تھے اور کیا فرماتے
تھے اور حضرت کے اصحاب کس طرح عمل میں لاتے تھے پھر
اگر اُن کاموں کا برا ہونا حضرت کے فعل اور قول اور تقریر
سے ثابت ہو تو چاہیے کہ مسلمان خوش ہو کر دل سے قبول
کریں اور ویسا ہی حضرت کی مرضی موافق عمل میں لاویں
اور جو شخص اسکی برائی دریافت کرکے ناخوش اور خفا
ہو اور اُن کاموں کا ترک کرنا برا جانے تو صاف جاننا کہ وہ
شخص اس آیت کے حکم بموجب مسلمان نہیں اور بے شبہ

بات ہی کہ حضرت کے اور اصحابون کے اور تابعین بلکہ تبع
تابعین کے بعد بہت سے نئی رسمیں رائج ہوئین تو آپ معلوم کیا چاہئے
کہ حضرت نے نئی نئی رسمون اور ایجادی کامون کے حق مین کیا
فرمایا سو سنا چاہئے * عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ
رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْدَثَ فِي اَمْرِنَا
هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ * مشکوۃ کے باب الاعتصام
بالکتاب والسنہ مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ
بی بی عایشہ رض نے نقل کیا کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ جسنے نئی چیز نکالی ہمارے اس دین مین جو چیز
اس دین مین سے نہین تو وہ چیز باطل اور رد ہی * ف * یعنے جسنے ایسی
چیز دین مین نکالی کہ جسکی دین مین اصل بھی نہو تو وہ چیز باطل اور
رد ہی اور نئے کام دو طرح کے ہین ایک وہ کہ حضرت کے یا صحابون کے
یا تابعین یا تبع تابعین کے وقت مین ایسا واقعہ ہوا کہ اس نئے کام کی
حاجت ہوئی بعد اس زمانے کے ایسا واقعہ ہوا کہ اس نئے کام کی
حاجت ہوئی * مثلا حضرت کے وقت میں صحابہ رض کے وقت
یا تابعین کے وقت تک سب کو صرف نحو پڑھنے کی یا قرآن کی
مین زیر زبر بنانے کی یا فقہ کی کتابین تصنیف کرنے کی حاجت
نہوئی * اسواسطے کہ سب مسلمان عرب تھے کلام اللہ کو بے صرف

نحو کے سمجھتے تھے اور لے زیر زبر کے صحیح پڑھتے تھے اور اکثر
اوس زمانہ کے اہل عالم تھے اور اختلاف کم تھا سو انکو احتیاج
بھی نہوئی کہ فقہ کی کتاب اور فتاوے بناتے بعد اوس زمانے
کے جب اسلام ایران اور ہندوستان وغیرہ کی طرف پہنچا
تب احتیاج ان چیزونکی ہوئی اور بموجب اشارے آیات
اور احادیث کے یہ چیزین بنائی گئین تو یہ چیزین کہ وسیلہ
علم کے ہیں جیسے صرف اور نحو اور علم قراءت اور اصول اور
فقہ اور کتابیں تصنیف کرنی اور اجتہاد وغیرہ چیزین ان لوگونکے
حق میں بدعت نہیں * اور دوسری طرح کے نئے کام وہ ہیں کہ
واقعہ بھی ہوا مگر حضرت کے یا اصحابون کے یا تابعین یا تبع
تابعین کے وقت میں وہ نئی چیز بے انکار کے جاری ہوئی تو وہ
چیز بدعت اور باطل اور مردود ہے * مثلا اوس وقت میں لوگ
مرتے تھے اور دفن ہوتے تھے مگر کوئی تیجا دسوان چالیسوان
نہیں کرتا تھا اور اسطرح سے فاتحہ نہیں دیتا تھا اور یہ
رسوم لوازمات میت سے کوئی نہیں سمجھتا تھا * یا مثلا
اوس وقت میں لوگونکے نکاح ہوتے تھے پر کوئی باجا اور آتش
بازی وغیرہ اور مصحف وآرسی نہیں کرتا تھا اور لوازمات نکاح
سے ان رسوم کو نہیں سمجھتا تھا تو ایسے سب کام باطل

اور مردود ہیں اسواسطے کہ دین کا کام وہ ہوتا ہی جنکے کرنے میں خوبی اور بہتری اور ثواب ہوا ور نکرنے میں ثواب جاوے یا الزام آوے اور برائی ٹھہرے یا عذاب ہو * سو دین کے کام دو طرح کے ہیں ایک وہ کام جو دل سے علاقہ رکھتے ہیں جیسی نیت اور اعتقاد اور فکر دھیان محبت عداوت وغیرہ * دوسرے وہ کام جو ظاہر سے علاقہ رکھتے ہیں سو وہ کام یا عبادات ہیں یا معاملات ہیں یا رسوم وعادات ہیں تو ان دونوں طرح کے کاموں کا مقرر کرنا اور ٹھہرانا اور بتانا اور اُن کاموں میں وقت اور جگہہ اور وضع اور گنتی مقرر کرنا حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کام تھا اور اِسیواسطے حضرت کو اللہ تعالی نے پیغمبر کر کے بھیجا سو حضرت نے فرمایا کہ جسنے کوئی عقیدہ یا کوئی عبادت یا کوئی رسم نئی نکالی کہ اُسکی مثال اور نظیر بھی دین میں نہیں سو وہ عقیدہ اور عبادت اور رسم یا جو دین کے عقیدے اور عبادت اور رسم میں وقت یا جگہہ یا وضع ہیئت یا گنتی کی قید اپنی طرف سے مقرر کی سو وہ بدعت اور باطل اور مردود ہی اور معلوم رہے کہ مثل اور نظیر کا دریافت کرنا ہر شخص کا کام نہیں بلکہ مجتہد کا کام ہی * اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا

يَقُولُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ
مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ
بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ * ترجمہ مشکوۃ کے باب الاعتصام بالکتاب
والسنۃ میں لکھا ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ جابر رضی نے نقل کیا
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھی باتوں میں
سے اچھی بات اللہ کی کتاب قرآن مجید ہی اور بہتر راہوں میں
سے راہ محمد صلعم کی ہی اور سب برے کاموں سے برا کام وہ
ہی جو نیا ہی اور ہر نئی چیز گمراہی ہی یعنے سبب گمراہی کا
ہی * ف * یعنے اللہ تعالی آدمی پر باپ سے زیادہ مہربان
ہی کہ اُسنے اگلے دین سب منسوخ کرکے لوگوں کی ہدایت
کے واسطے نئی کتاب قرآن مجید بھیجا اور اسمیں جو
باتیں دنیا اور آخرت میں آدمی کے کام کی تھیں بیان کر دیں سو وہ
سب نئی باتوں سے اچھی ہی اُسپر عمل کرو اور اللہ
تعالی نے حضرت کو پیغمبر کرکے بھیجا انھوں نے قرآن کا سب
مطلب صاف صاف بیان کر دیا اور عمل کرکے دکھلا دیا کوئی
بات باقی نرہی جسکی نئی ایجاد کرنے کی دین میں ضرورت
ہو پھر باوجود اُسکے جو دین میں کوئی نئی بات نکالے وہ سب
برائیوں سے زیادہ بری ہی کہ دین میں نئی بات نکالنا گویا اپنی

طرف سے ایک شرع جدا قایم کرتا ہی یا قرآن میں اور حضرت
کے رویہ اور کام میں نقصان بتاتا ہی گویا یہہ دعوی کرتا ہی کہ
یہہ بات خدا تعالی نے قرآن میں نہ کہی اور نہ رسول اللہ ﷺ کو
معلوم ہوئی جو کہہ جاتے مگر اب ہم نے نکالی اور جو بات ایسی ہو
کہ جسمیں ایسی بڑی بات نکلتی ہو وہ صریح گمراہی ہی
اسواسطے بدعت کا کام سب بد کاموں سے زیادہ بد ہی کہ
بدعتی کو توبہ نصیب نہیں ہوتی اس سبب سے کہ وہ بدعت
کو نیک کام جان کر کرتا ہی تو اسکو کبھی توبہ کرنے کا خیال بھی
نہیں گذرتا اسیواسطے حضرت نے فرمایا کہ سب بدعتیں گمراہی
ہیں * اَخرَجَ البُخَارِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
ﷺ اَبْغَضُ النَّاسِ اِلَى اللهِ ثَلٰثَةٌ مُلْحِدٌ فِي الْحَرَمِ
وَمُبْتَغٍ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَمُطَّلِبُ دَمِ امْرِءٍ
مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لِيُهْرِيْقَ دَمَهٗ * ترجمہ * مشکوة کے
باب الاعتصام بالکتاب والسنہ میں لکھا ہی کہ بخاری نے
ذکر کیا کہ ابن عباس نے نقل کیا کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا
کہ زیادہ غضب اللہ کا سب آدمیوں میں سے تین پر ہی ایک
گناہ کرنے والا حرم میں دوسرے چاہنے والا اسلام میں
اگلے کافروں کی عادت کے کام تیسرے چاہنے والا

مسلمانونکا خون ناحق صرف اسواسطے کہ بہاوے اُسکا خون * ف * یعنے جو شخص گناہ کرتاہی تو اللہ صاحب اُسپر ناخوش ہوتاہی اور اُسیکی طرف غضب الہی متوجہ ہوتاہی ف جتنے آدمی دنیا مین گناہ کرتے ہین جسقدر غضب الہی اُن سب لوگون کی طرف ہوتاہی اُن سب سے زیادہ غضب الہی اُسپر ہوتاہی جو کعبہ شریف کے حرم مین گناہ کرے اور جو شخص کافرون کی رسم مسلمانون مین جاری کیا چاہے اور جو کہ مسلمان کا ناحق خون کرنا چاہے اسواسطے کہ وہ شخص گویا اللہ تعالی کا مقابلہ کرتاہی کعبہ شریف کو اللہ صاحب نے اپنا گھر ٹھہرایا اور وہان کے ادب کا اور وہان عبادت کا حکم دیا پھر جسنے وہان کا ادب نکیا گناہ کیا تو اُسنے نہایت بے ادبی کی بات جیسے کسی نے باوجود منع کرنے کے بادشاہ کے روبرو دیوان خاص مین قصور اور بے ادبی کی اور اللہ تعالی نے آدمی کو پیدا کیا اُسکی آنکھ ناک کان اعضا درست بنائی اُسکو برتاو دنیا مین جگہہ دی پھر ایمان اُسکو دیا پھر جسنے اُسکو مار ڈالنے چاہا تو اُسنے گویا اللہ تعالی کا مقابلہ کیا کہ جسکو اللہ تعالی رکھاچاہے اسکو یہہ مٹایا چاہتاہی * اور اگلے لوگون نے اپنی عقل سے کچھ رسم

ڈالی نکال لئے تھے کہ اُنکو وہ بیکار جانتے تھے اللہ تعالی
نے پیغمبر صاحب کو پیغمبر کرکے قرآن دیکر بھیجا * اور
حکم کیا ہی کہ اگلے کافرون کی رسم رسوم کو مٹادین اور لوگونکو
انکے کرنے سے باز رکھین پھر جو شخص وہ رسم رسوم
اگلے کافرون کی پھر جاری کرے اور چاہے کہ سب لوگون مین وہ
رسمین جاری ہو جاوین تو اُسنے گویا شریعت کے نسخ کی
بنیاد ڈالی اور کفر کے جاری ہونے کی تدبیر کی تو گویا یہہ شخص
خدا تعالی کا مقابلہ کیا چاہتا ہی کہ جسکو خدا مٹایا چاہے یہہ جاری
کیا چاہتا ہی اور خدا تعالی کا دشمن ٹھہر جاتا ہی
اور اگلے کافرونکی بھی رسمین اور عادتین تھین کہ اپنے مولویون
درویشون کی نکالی ہوئی بات کو عین خدا ہی کا حکم سمجھنا
اور باوجود مخالفت فرمودۂ خدا اور رسول کے اُنکی بات
کو غلط نہ جاننا اور نہ چھوڑنا اور خدا اور رسول کے کلام کے مقابلہ
مین اُنکی بات کی سند پکڑنا اپنے باپ دادے کی رسم رواج کو
مقدم جاننا سنت کے مقابلہ مین اُسکی دلیل اور سند پکڑنا
دنیا کی طمع یا لوگون کے برا ماننے کے خوف سے یا اُنکی بات
کی راہ سے سچا مسئلہ بیان نکرنا کلام اللہ اور کلام الرسول
مین تحریف یعنے کمی بیشی کرنا اپنی خواہش کے موافق

سنانا ڈھولکی بزاکش لینا باج کا کاروبار اختیار کرنا اپنی
ذات و نسب و خاندان پر فخر کرنا رسمین ہندون کی لینا
مردون کے بیان کرکے چلا کر رونا پیٹنا ماتم غم مین سیاہ کپڑے
پہننا قبرین بلند کرنی بنانا قبرون پر یا مقبرے مین اس کی تاریخ
وغیرہ لکھنا مقبرے بنانا قبرون پر مسجدین بنانا وہان کھانا
چڑھانا باجے راگ کو عبادت سمجھنا نور و زنانا ضفر کے
مہینہ کے باہر ... نامبارک سمجھنا سعادت نحوست
ستارون کی اور دنون کی ماننا جن پریون کے ماننا کرنا شگون
لینا بزرگون کی منتین ماننا بزرگون کے نیاز اچھوتے ٹھہرانا
تصویرون کی تعظیم کرنا اور جس شخص سے کچھ معجزہ
کرامت ہوا اسکو پیغمبر اور ولی نہ سمجھنا وغیرہ یہہ
ہزارون رسمین اور عادتین سب یہود اور نصاری اور
مجوس اور منافقون کی اور مکے والے اگلے مشرکون کی ہیئن اور
بنوامیہ کے اور ہزارون رسمین ہندون کی ہیئن کہ لوگون
نے اپنے یہان رائج کرلین کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
ایسے ہی باتون کے مٹانے کو اور ایسے ہی رسمون کے
دفع کرنے کو آئے اور قرآن نازل ہوا پھر جو شخص ایسی
رسمین اور عادتین اختیار کرے اور اپنا ... مین جاری

کبرے تو وہ شخص اس حدیث کے بموجب اللہ تعالی
کی طرف مغضوب ہی راندہ گیا خدا کے غضب مین گرفتار
اور خدا کے دشمنون مین شمار * اس مقام پر معلوم رکھا چاہیے کہ ایک
قسم بدعت یہ بھی ہی کہ اگلے کافرون کی رسم اور عادات کو
اسلام مین جاری کرنا گویا وہ رسم اسلام مین ناسخ نکالنی ٹھہری
بعضے شخص جو شبہ کرتے ہین کہ جس کام کی صریح برائی
قرآن حدیث مین نہین آئی اب کو ہم کیون برا جانین سو یہہ
بات غلط ہی اسواسطے کہ جس کام کی ہمکو خدا اور رسول کی
طرف سے اجازت نہوئی وہ کام ہمکو منع ہی * اخرج مسلم
عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ ﷺ ما من نبی بعثہ
اللہ فی امتہ قبلی الا کان لہ فی امتہ حواریون و اصحاب
یاخذون بسنتہ ویقتدون بامرہ ثم انہا من بعدہم خلوف
یقولون ما لا یفعلون ویفعلون ما لا یؤمرون فمن جاہدہم
بیدہ فہو مؤمن ومن جاہدہم بلسانہ فہو مؤمن ومن
جاہدہم بقلبہ فہو مؤمن ولیس وراء ذلک من الایمان
حبۃ خردل * ترجمہ مشکوۃ کے باب الاعتصام بالکتاب
والسنۃ مین لکھا ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابن مسعود رضی
نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ جس نبی کو بھیجا

الله تعالیٰ نے اُسکی امت پاس مجھہ سے پہلے تو ہوتے تھے
اُسکی امت مین کچھہ لوگ صاف دل اُسکے مددگار اور یار کہ
اخذ کیا کرتے تھے اُس نبی کا رویہ اور عمل کرتے تھے اُسکے حکم
کے موافق پھر یون ہوتا کہ پیدا ہوتے اُنکے بعد بد رویہ لوگ کہ
وہ لوگون کو کہتے جو خود نہ کرتے اور کرتے ایسے کام جنکا حکم نہ ہوتا تو جسنے
جہاد کیا اُنپر اپنے ہاتھہ سے سو وہ مسلمان کامل ہی اور جو
جہاد کرے اُنپر اپنی زبان سے وہ بھی مسلمان ہی اور جو
جہاد کرے اُنپر اپنے دل سے وہ بھی مسلمان ہی اور نہین
ہی بعد اُسکے کچھہ ایمان رائی کے دانے برابر * ف * حضرت
نے اپنی امت کے خبردار کرنے کو اگلے پیغمبرون کی امتون کا
حال بیان کیا سو حضرت کی امت کا بھی حال ہوا کہ حضرت
کے اصحاب صاف دل پاک باطن لوگ تھے کہ حضرت کے
مددگار رہتے تھے اور حضرت کے حکم موافق عمل کرتے تھے بعد ایک
مدت کے ایسے لوگ پیدا ہوئے کہ لوگونکو اور کچھہ بتاتے
اور آپ اور کچھہ کرتے خود فضیحت بدیگران نصیحت اور ایسے کام کرتے جنکا
حکم نہین ہوا * یعنی نئے نئے ایجادی کام بدعت کے سو حضرت نے
فرمایا کہ جو کوئی اُنپر ہاتھہ سے جہاد کرے کہ اُنکو مارے اور
اُنکا وہ بدعت کا کام متغیر کردے اور توڑ ڈالے اور اُسکا کار

خانہ برہم کرنے سو وہ کامل مسلمان ہی اول درجے کا اور جو کوئی
صرف زبان سے منع کرے بدعت سے اور اُسکی برائی بیان
کرے اور بدعتی کو نصیحت اور بدعت کو فضیحت کرے وہ بھی
مسلمان ہی دوسرے درجے کا * اور جو شخص اُس بدعت
کے کام کو دل سے برا جانے اور فکر اور تدبیر اُسکے دور ہونے
کی کرے اور بدعتی سے دل نہ ملاوے وہ بھی مسلمان ہی تیسرے
درجے کا ضعیف الایمان * اور جو اتنا بھی نہو اُسمین رائی برابر بھی
ایمان نہین * ف * اِس سے معلوم ہوا کہ جو خود بدعتی ہو یا بدعت ہو اُسکے
ایمان کا کچھ ٹھکانہ نہین اور بھی یہہ معلوم ہوا کہ مسلمان سے
جسقدر ہو سکے اُسقدر بدعت کے موقوف ہونیکے واسطے کوشش
کرنے اور بدعت کے کام کو توڑے اور زبان سے بدعتیونکو
نصیحت کرے اور بدعت کے عیب بیان کرے اور دل سے
بدعت کو برا جانے اور بدعتیون سے دوستی اور اتحاد نہ رکھے اور یہہ تو
ایمان مین نقصان ہی اور جسقدر بدعت سے بچے اور بدعت کو
موقوف کرے اُتنا ہی ایمان کامل ہو اور یہہ بھی دریافت ہوا
کہ جس کام کا حکم نہ ہوا اگرچہ منع نہی اور ممانعت بھی نہوئی
اُسکام کو کرنا بدعت ہی ممنوع مثلا کہنیون تک دونو
ہاتھہ وضو مین دھونا فرض ہی اور بغلون تک دھونا بدعت ہے

منع بھی نہیں اور حکم بھی نہیں تو اب کوئی شخص اگر وضو
میں انگلیوں تک دونا ہاتھ دھووے اور جانے کہ میں اچھا کرتا
ہوں تو اسکو منع کرینگے کہ وضو میں اس طرح دونوں ہاتھ
دھونے کا حکم نہیں ہوا یا مثلاً اذان میں اول چار دفعہ اللہ اکبر
کہنا چاہیے پھر کوئی پانچ دفعہ اگر کہے اور یہ دلیل لاوے کہ پانچ
دفعہ اذان میں اللہ اکبر کہنا منع نہیں آیا تو اسکو روکینگے
اور یہی کہینگے کہ چار مرتبہ سے زیادہ کہنے کا حکم نہیں آیا یا مثلاً
اذان میں اشہد ان محمد الرسول اللہ کے ساتھ کوئی یوں
کہے کہ اشہد ان حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تو اسکو منع کرینگے یا مثلاً فجر کے دو سنت مقرر ہیں کوئی تین
یا چار رکعت سنتیں فجر کو پڑھے تو اس طرح اسکو بھی
منع کرینگے اور یہی کہینگے کہ اس طرح سے حکم نہیں ہوا منع
کرنے کو صرف یہی دلیل کافی ہے کہ اس کام کی شریعت
میں صریحہ یا اشارۃ اجازت نہیں آئی مگر ہاں کام کرنیکے
واسطے البتہ دلیل چاہیے اور حکم بتلانے خواہ آیات ہو یا
حدیث ہو یا حضرت کے اصحابوں کا اور تابعین کا عمل اور اتفاق ہو *
أَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَأْتِيَنَّ زَمَانٌ عَلٰى أُمَّتِيْ كَمَا أَتٰى عَلٰى

بَنِي اِسْرَائِيْلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتّٰى اِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ اَتٰى اُمَّهٗ عَلَانِيَةً لَكَانَ فِي اُمَّتِي مَنْ يَصْنَعُ ذَالِكَ وَاِنَّ بَنِي اِسْرَائِيْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِي عَلٰى ثَلٰثٍ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ اِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً قَالُوْا مَنْ هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا اَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِي وَاِنَّهٗ سَيَخْرُجُ فِي اُمَّتِي اَقْوَامٌ تَتَجَارٰى بِهِمْ تِلْكَ الْاَهْوَاءُ كَمَا تَتَجَارٰى الْكَلْبُ بِصَاحِبِهٖ لَا يَبْقٰى مِنْهُ عِرْقٌ وَلَا مَفْصِلٌ اِلَّا دَخَلَهٗ* ترجمہ *مشکوٰۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ میں لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ عبداللہ بن عمرو رضی نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ ضرور آویگا ایک ایسا وقت میری امت پر جیسا آیا بنی اسرائیل پر جیسے ایک جوتے کے برابر دوسرے کے یہان تک کہ اگر ہوا اُن میں کوئی ایسا کہ اُسنے ماں سے کام کیا اپنی بلا شبہ علانیہ تو البتہ ہوگا میری امت میں بھی ایسا شخص کہ کریگا ایسا اور بنی اسرائیل پھوٹ کر ہوئے بہتر فرقے اور پھوٹ کر ہوجاویگی میری امت تہتر فرقے کہ سب وہ دوزخی ہونگے سوا ایک فرقے کے اصحابوں نے عرض کیا کہ کونسا ہی وہ ایک فرقہ یا رسول اللہ فرمایا وہ لوگ جو اُس طریقے پر ہیں جسپر میں ہوں اور میرے

پارا اور تون ہوگا کہ نکالینگی میری امت سے ایسی
گروہ کہ جاری ہونگی اُن میں وہ بدعتیں جیسی
جاری ہوتی ہیں کاٹ کاٹ والیکو نہیں باقی رہتی اُسکی کوئی
رگ اور نہ کوئی جوڑ مگر پیٹھ جاتی ہے اُسمیں * ف * یعنی جیسی
کہ کتے کاٹے کی بیماری آدمی کے ہاتھ پاؤں رگ و پٹھے گوشت
پوست جوڑ بند وغیرہ میں پیٹھ جاتی ہے ویسے ہی ایک زمانہ میری
اُمت پر ایسا آویگا کہ لوگوں میں بدعتیں جاری ہو جاوینگی
عقیدے اور عبادتیں اور وظیفے اور روزے نماز صدقے خیرات
مراقبے نئی نئی طرح کے نکالینگے اور مسلمانوں کے دین میں
یہود و نصاریٰ سے بھی زیادہ بہوت پڑینگی کہ وے تو بہتر ہی
فرقے ہوگئے تھے تہتر فرقے ہو جاوینگے سو ایسا ہی ہوا کہ کوئی
خارجی ہوا کوئی رافضی ہوا کوئی جبری کوئی قدری کوئی معتزلی
کوئی آزاد کوئی سہراشاہی اور کوئی سنی سو حضرت نے
فرمایا کہ جو لوگ میرے اور میرے اصحابوں کے عقیدے
اور طریقے اور رسم اور عادت کے موافق یعنی سنت کے
موافق عمل کرینگے والا جو فرقہ ہو وہ بہشتی * اور جتنے اور باقی
سب فرقے جو بدعت کی نئی نئی باتیں نکال کر گروہ گروہ متفرق ہوگئے
وہ سب دوزخی ہونگے اس حدیث سے معلوم ہو کہ جو شخص

کہ پیغمبر خدا ﷺ کے اور حضرت کے یاروں کے عقیدے اور رسم اور عادت اور عبادت کے موافق اپنا عقیدہ اور عبادت اور رسم اور عادت درست رکھے وہ تو جنتی اور سچا سنی مسلمان سنت کے موافق ہی * اور جو شخص اُنکے عقیدے اور عادات اور رسم و عبادات کے سوا اور طریقہ نکالے یا اُنکے طریقہ میں کچھ کمی بیشی کرے سو وہ اپنے واسطے دوزخ کی راہ صاف کرتا ہی اُن کے طریقہ میں کیا نقصان پایا جو آدمی اور طریقہ نکالے اور پھر مسلمانی کا دعوی کرے جھوٹے نام سے کام نہیں چلتا الزام آتا ہی * أَخرج التِّرمِذِي عن أَنَسٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا بُنَيَّ إِنْ قَدَرْتَ أَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِيَ وَلَيْسَ فِي قَلْبِكَ غِشٌّ لِأَحَدٍ فَافْعَلْ ثُمَّ قَالَ يَا بُنَيَّ وَذَٰلِكَ مِنْ سُنَّتِي وَمَنْ أَحَبَّ سُنَّتِي فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَحَبَّنِي كَانَ مَعِي فِي الْجَنَّةِ * ترجمہ مشکوۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنہ میں لکھا ہی کہ ذکر کیا ترمذی نے کہ انس رضی نے نقل کیا کہ مجھکو پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ ای بچے اگر تجھ سے ہو سکے کہ صبح اور شام کرے اور تیرے دل میں کسیکی طرف سے کدورت اور میل یعنے کینہ حسد او ستہ نہو تو کر پھر فرمایا کہ ای بچے یہ میری سنت ہی

اور جسنے دوست رکھا میری سنت کو تو اُسنے مجھی کو دوست رکھا اور جسنے مجھکو چاہا اور دوست رکھا تو وہ ہوگا میرے ساتھ بہشت میں * ف * اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کی دوستی یہی ہی کہ سنت کے موافق عمل کیجئے اور یہہ بھی دریافت ہوا کہ جو شخص سنت کے موافق عمل کرے وہ بڑے مرتبہ کا بہشتی ہی کہ بہشت میں پیغمبر خدا ﷺ کے ساتھہ ہوگا * تو ہر مسلمان طالب بہشت کو چاہئے کہ جسقدر ہو سکے اُس قدر سنت کو اختیار کرے اور بدعت کو ترک کرے اور بدعت سے بیزار رہے اور ایک سنت یہہ بھی ہی کہ شام سے صبح تک اور صبح سے شام تک یعنے مدام کسیکی عداوت اور کسی سے بغض اور کینہ دل میں نرہے * أَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِي عِنْدَ فَسَادِ أُمَّتِي فَلَهُ أَجْرُ مِائَةِ شَهِيدٍ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنہ میں لکھا ہی کہ بیہقی نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے چنگل مارا یعنے عمل کیا میری سنت پر میری امت کے فساد کیوقت تو اُسکو سو شہید کا ثواب ہی * ف * یعنے جب امت کے لوگ طرح طرح کی بدعتیں ایجاد کرینگے اور ہر ایک نئی بدعت

تک نہ عمل کرنا اُن شرطوں سے عمل میں لانا اور بجا لانا دشوار ہو
جاویگا [illegible] ہر بدعت کو کوئی فرض ٹھہرا لیگا اور کسی کو کوئی
واجب ٹھہرا لیگا اور کسی کو کوئی سنت ٹھہرا لیگا اور مستحبات وغیرہ
[illegible] ٹھہرا لیگا اور کوئی رسم اپنے بزرگوں کی جانکر اور [illegible] کے
[illegible] کے خوف سے عمل میں لاویگا اور ہر ایک اپنی بات پر اڑ رہیگا
تو ایسے وقت جو شخص سنت پر عمل کریگا اور آپ بدعت
سے بچیگا اور [illegible] حضرت کے طریق کو جاہلیت [illegible] پکڑیگا
اور ایسے حال میں صبر کریگا تو اُسکو سو شہید کے موافق
ثواب ملیگا اسواسطے کہ ہزاروں بدعتی اُسکے دشمن
ہونگے اور اُسکو [illegible] اُسکی جان اور آبرو کھونے کی
فکر میں رہینگے اور وہ موافق سنت کے خود صبر کریگا اسلئے
اُسکو سو شہید کے برابر ثواب ملیگا۔ اب اُسی اختلاف
اور بدعت کا وقت ہے کہ ہر شخص اپنے ہی گمان پر اور جسکے
جو جی میں آتا ہے وہ ہر ایک عمل میں لاتا ہے [illegible] کوئی آپ
ہی [illegible] ایجاد کرتا ہے اور کوئی پیر [illegible] اور [illegible]
سے رسوم و بدعات یاد کرتا ہے اور [illegible] خرابیاں
اُسی سے ہوتی ہیں کہ لوگوں نے قرآن و حدیث پر چلنا اور اُسکے
معنے پر دریافت کرنا چھوڑ دیا بالکل [illegible] شریف میں [illegible] ہے۔

اور عالم دین بن لگے بڑے * اخرج احمد والبیہقی عن
جابر رض ان النبی ﷺ حین اتاہ عمر رض فقال انا نسمع
احادیث من یہود فتعجبنا افتری ان نکتب بعضہا فقال
امتہوکون انتم کما تہوکت الیہود والنصاری لقد
جئتکم بہا بیضاء نقیۃ ولو کان موسیٰ حیا ما وسعہ
الا اتباعی * ترجمہ * مشکوٰۃ کے باب الاعتصام بالکتاب
والسنۃ میں لکھا ہی کہ ذکر کیا امام احمد اور بیہقی نے کہ جابر رض
نے نقل کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب آئے
حضرت عمر رض اور کہا کہ ہم سنتے ہیں باتیں یہود کی اون سے سو
اچھی معلوم ہوتی ہیں ہمیں سو بھلا تم اجازت دیتے ہو ہمکو
کہ ہم لکھ لیں اوس میں سے تو فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ کیا تم بھی حیران ہو جیسے حیران ہوئے یہود اور نصاری
سو بے شبہہ میں تو لایا ہوں تمہارے پاس شریعت
روشن اور صاف اور اگر زندہ ہوتے موسی تو نہ بن آتی اونکو
کچھ سوا میری پیروی کے * ف * یعنے جس دین میں نقصان
ہوتا ہی اور سب احکام نہیں کہلاتے تو اوس دین کے عالم اور
امیر حیران ہوتے ہیں کہ فلانے کام میں کیا حکم کیجیے اور
کیونکر فتوی دیجیے اور فلانے کام کو کیونکر کریے تو وہ طرح

اور دین والے لوگون سے سیکھکر دیکھا ہی کرتے ہین جیسے
یہود اور نصاری کہ جب اُنھون نے اپنے دین مین سب احکام
نہ پایا اور دین کے احکام اُنکی سمجھہ مین نہ آئے تو اور دین والونکی
باتین حیران ہو کر اُنھون نے سیکھہ لین سو آخر دین
اسلام مین اللہ تعالی نے سب احکام بیان کئے اور اُسکی
تفصیلین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بخوبی معلوم ہوئی اور کسی بات
مین اشتباہ اور دھوکہا نہ تھا اور اس شریعت سے کسی اور
دین کی حاجت نہ رہی اور سب اگلے دین منسوخ گئے اگر اسوقت
مین یہودیون کے پیغمبر حضرت موسی علیہ السلام بھی
زندہ ہوتے تو اسی شریعت پر چلتے سو یہود و نصاری کس
گنتی اور شمار مین ہین اور کیا چیز ہین جو ہم اُن سے باتین
سیکھین پھر اگر ہم اُن سے دین کی باتین سیکھین تو
گویا اپنے دین کو ناقص اور اُنکے دین کو کامل اور پورا جانین اور
اس بات سے ایمان مین نقصان آتا ہی اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ اور دینونکے علم پڑھنا اور دین والون سے باتین
سیکھنا اور اختیار کرنا نچاہیے مگر ہان جو کوئی اور دین والونکی
باتین اُن سے پرہیز کرنے اور بچنے کے لیے یاد کریگا
یا ایسے دریافت کرے تو یہہ بڑی بات ہی تو ایسا شخص

چاہیے کہ پہلے آپ مسلمانی دین میں پکا اور مضبوط اور عالم
ہووے اس زمانے کے اکثر لوگ اسی سبب سے گمراہی
میں پڑ گئے کہ اپنے دین کی تو خبر نہ رکھی اور کچھ رسم رواج ہنود
کے اور کچھ نصاریٰ کے اور کچھ یہود کے سیکھ لئے اور
کرنے لگے اور پھر اس کو اپنے دین کی بات جانتے ہیں چنانچہ
اکثر جاہل جب نصاریٰ کی قبریں پکی اور اونچی اور اس پر
مقبرے قبے بنے ہوئے اور اس پر تاریخیں اور نام مردوں کے
لکھے دیکھتے ہیں یا ہندوؤں کی شادی اور موت کے رسوم دیکھتے
ہیں تو کہتے ہیں کہ ایسی باتیں ہمارے بھی دین میں ہیں اور
یہ نہیں جانتے کہ اس دین کے نادانوں نے انہیں لوگوں سے
یہ سب سیکھ لئے اور اپنے کو انکے مشابہ کر لیا اور پھر اگر کوئی
نصیحت کرے تو اس سے رد و بدل کرتے اور جھگڑتے ہیں
* اَخرَجَ اَحمَدُ وَالتِّرمِذِیُّ عَن اَبِی اُمَامَةَ رض قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ مَا ضَلَّ قَومٌ بَعدَ ھُدًی کَانُوا
عَلَیہِ اِلَّا اُوتُوا الجَدَلَ ثُمَّ قَرَءَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ
وَسَلَّمَ ھٰذِہِ الاٰیَةَ مَا ضَرَبُوہُ لَکَ اِلَّا جَدَلًا بَل ھُم قَومٌ خَصِمُونَ
* ترجمہ * مشکوٰۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنہ میں
لکھا ہے کہ امام احمد اور ترمذی نے ذکر کیا کہ ابو امامہ رض

نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
گمراہ ہوتی کوئی قوم ہدایت پانیکے بعد جس ہدایت پر تھے
مگر اس سبب سے کہ ملا اُنکو جھگڑا پھر پڑھی پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ آیت کہ فرمایا اللہ تعالی نے کہ
تجھسے بحث نہیں کرتے ہیں کافر مگر جھگڑنے سے بلکہ یہہ لوگ
نرے جھگڑالو ہیں * ف * یعنے جھگڑا اُسکو کہتے ہیں کہ آپ
ناحق پر ہو اور حق والے کو مکرانے چاہے مدد فرمایا کہ دین کے
کام میں جب تک اگلے لوگ حق بات کو مانتے رہے نیک
نیک راہ اور ہدایت پر رہے اور جب ناحق بات کو
رایج اور جاری کرنے لگے اور حق بات میں چون و چرا
کرنے اور اُسکو مکرانے لگے تب گمراہ ہو گئے سو
مسلمان کو چاہیے کہ بدعت کے کام پر نہ جھگڑنے اور حق
بات کی جو قرآن و حدیث میں کاھی ہو تابعداری کرے اور جو
شخص بدعت کے لئے جھگڑے اور بدعت جاری کرے
انجام اُسکا گمراہی ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
وقت میں اکثر کافر حق بات کو حق جانتے تھے اور پھر جھگڑتے
تھے سو اللہ تعالی نے اُن کو قرآن میں فرمایا کہ یہہ لوگ نرے
جھگڑالو ہیں اور بحث اور گفتگو حق کی تحقیق کے واسطے

نہین کرتے مگر اسواسطے کرتے ہین کہ حق بات کو مکرائین سبحان اللہ اینک مسلمان قرآن وحدیث سے ثابت کرتا ہی کہ یہہ کام بدعت ہی اور کرنا نچاہیے دوسرا اُسکے مقابلہ مین کہتا ہی کہ یہہ کام ہمارے باپ دادے یا ہمارے پیر یا ہمارے شہر کے لوگ کرتے ہین سو ہم بھی کرینگے اور نچھوڑینگے خدا اور رسول کے حکم کو بزرگون کے کام نکالے ہوئے سے کمتر اور حقیر جانا اور آسان اور سہل کام شریعت کے چھوڑ کر ناحق کی سختی اور تکلیف وشاق دنیا اور آخرت کی اپنے واسطے گوارا کی اور گمراہی مین پڑگئے * اَخرَجَ أَبُودَاؤُدَ عَنْ أَنَسٍ رض اَنَّ رَسُولَ اللہ صلعم کَانَ یَقُولُ لَا تُشَدِّدُوا عَلٰی أَنفُسِکُمْ فَیُشَدِّدَ اللہُ عَلَیکُمْ فَاِنَّ قَوْمًا شَدَّدُوا عَلٰی أَنفُسِهِمْ فَشَدَّدَ اللہُ عَلَیْهِمْ فَتِلْکَ بَقَایَاکُمْ فِی الصَّوَامِعِ وَالدِّیَارِ رُهْبَانِیَّةَ نِ ابْتَدَعُوهَا مَا کَتَبْنَاهَا عَلَیْهِمْ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ مین لکھا ہی کہ ابوداؤد نے ذکر کیا کہ انس رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ سختی نہ اختیار کرو اپنی جانون پر کہ سختی رکھیگا اللہ تمپر جس قوم نے سختی اختیار

کی اپنے اوپر تو سختی رکھی اللہ نے اونپر سو وہ باقی ہیں انہیں میں سے گرجو ان میں اور وہ ہر وان میں فرمایا اللہ تعالی نے کہ یہہ درویشی جو ایجاد کی ہی * اور بدعت نکالی ہی انہوں نے سو ہم نے فرض نہ کی تھی اونپر * ف * یعنے بعضے لوگ یہود ونصاری میں درویش ہوتے تھے کہ آبادی چھوڑ کر جنگلوں میں رہتے تھے اور تاٹ پہنتے تھے اور زنجیر بن گلوں میں ڈالتے تھے اور اپنے کو آپ خوجہ کر ڈالتے تھے تا کہ زنا نہو جاوے اور جانتے تھے کہ ہم اچھا کرتے ہیں سو اللہ تعالی نے فرمایا کہ یہہ فقر اور درویشی جو انہوں نے ایجاد کی سو ہم نے اسکا ان کو حکم نہیں دیا سو ہمارے حضرت نے اپنی امت کو فرمایا کہ جب آدمی مشکل کام اختیار کرتا ہی تو اللہ تعالی بھی اسکو چھوڑ دیتا ہی کہ وہ اُسی مشکل اور سخت کاموں میں پڑا رہتا ہی اور اسکی برائی اسکی سمجھہ میں نہیں آتی سو تم ایسے سخت کام ایجاد نہ کیجیو تم کو اللہ تعالی نے شریعت میں بہت آسان کام بتائے ہیں انکے سوا اپنی طرف سے بے حکم خدا اور رسول کے سخت و مشکل کام اپنے اوپر اختیار نکرو جیسے دستوا سن کے مارنے اور سب مسلمان کا برتن اور ثانی

اور بدن اور کپڑا ناپاک سمجھنا اور وضو غسل
وغیرہ مین بہت سا پانی خرچنا اور نیت نماز کی زبان سے
بار بار کہنا اور ہر حمام کے واسطے بے سبب ہندؤن کی
طرح نہانا اور لوگون کی صحبت سے پرہیز کرنا اور فلانے
فلانے درود و وظیفہ معمولی خلاف سنت ضرور پڑھنا مثلاً جب
بدھ کا روز آوے اپنے کو ناپاک سمجھکر نہا کر کپڑے
بدل کر ایک ورد ایجادی خواہ مخواہ پڑھنا یا چپ
فقیر بنکر گدی پر بیٹھے رہنا اور اپنے مکان سے باہر
نجانا اور اپنی طرف سے طرح طرح کے وظیفے ورد
ایجاد کرنا یا اور کی ایجاد کے موافق قیود اور شروط سے پڑھنا
اور نماز مخصوص پڑھنا اور ہفتہ مین ایک روز گوشت ترک
کرنا یا اچھا کپڑا مباح نہ پہننا یا اچھا کھانا کہ حلال طیب ہو نہ کھانا
یا ایک ترکاری کا ترک کردینا یا کسی مہینے یا کسی روز
مخصوص مین کوئی چیز ترک کرنا یا شادی و موت کے رسوم کو
لوازمات نکاح اور موت کے سمجھکر خواہ مخواہ بجا لانا
اور جب تک وہ رسوم اچھے معمولی نہون تب تک اُس
نکاح و شادی و موت کو اچھا نہ سمجھنا اور جب تک وہ
لوازمات جمع نہولین تب تک ختنے اور شادی وغیرہ مین دیر کرنا

یا مثلاً اپنی وضع اور لباس معمولی خاندان کے سوا اور وضع اور لباس
اور القاب کو اگرچہ مباح اور جائز ہو اپنے واسطے مکروہ
سمجھنا یا سال بسال کے بعد ضرور سمجھ کر فلانے فلانے بزرگ
کے لئے عرس کرنا یا سال کے بعد فلانے فلانے کی قبر کی زیارت
کو خواہ مخواہ جانا اور سوا اسکے اور ہزاروں باتیں ہیں پھر
ایسے اپنے کاموں کو عبادت اور ثواب جانتا حالانکہ یہہ
سب بدعات ہیں لوگوں کی ایجاد کی کہ اگلی امتوں کے لوگ
ایسے ہی کام کر کر سختی میں پڑ گئے اور اللہ تعالی نے بھی
اپنی مہر اُن سے اُٹھالی اور اُنکو اُسی سختی اور
مشکل میں چھوڑ دیا سو انہیں میں سے کچھ لوگ یعنے
خانقاہوں اور چلہ گاہوں اور درگاہوں اور دیروں اور
گرجوں میں باقی موجود ہیں * اس سے معلوم ہوا کہ مسلمان
کو چاہیے کہ اپنی طرف سے اپنے اوپر کوئی بات نہ ٹھہرالے جو
کام خدا اور رسول نے عبادت بنا دئی وہ عبادت جانے اور
بجالاوے اور جو چیز حلال اور مباح ہی اُسکو کھاوے اور
عمل میں لاوے مگر ہاں بعض امر مباح یا حلال سے اگر کسی
بڑی عمدہ عبادت میں خلل پڑتا ہو یا اُس مباح اور
حلال سے آدمی گناہ میں گرفتار ہوتا ہو تو ایسی جگہہ اُسکو

مباح اور حلال کو اُنہیں ہی مطابق تک ترک کردے مگر
حلال اور مباح جانتا رہے جیسے بیمار مرض کے خوف سے اچھا
ہونے کے لئے طبیب کی صلاح موافق زودہضم گوشت وغیرہ ترک
کرے پھر جب صحت ہوجاوے تب کھاوے اور یہ بھی
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شریعت میں جس کام کا جسقدر
حکم ہو اُتنا ہی ویسا ہی بجالاوے اپنی طرف سے احتیاط نام
رکھہ کر کچھ اور قید میں نہ بڑھاوے * اَخرَجَ مالِكٌ فی الموطأ
عَنْ مالِكِ بْنِ اَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ تَرَكْتُ
فِيْكُمْ اَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابُ اللهِ وَسُنَّةُ رَسُوْلِهٖ
* ترجمہ * مشکواۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنہ میں
لکھا ہی کہ ذکر کیا امام مالک نے اپنی موطا میں کہ مالک بن انس
رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ چھوڑ دی ہیں میں
نے تم میں دو چیزیں کہ ہرگز گمراہ نہو گے جب تک مضبوط
پکڑے رہو گے اُن دونوں کو ایک کتاب اللہ کی دوسری
سنت رسول اللہ کی * ف * یعنی آدمی کشمکش میں گرفتار
ہی دنیا اپنی طرف بلاتی ہی شیطان اپنی طرف کھینچتا ہی
باپ ماں اپنے روئیہ پر چلانا چاہتے ہیں اور بادشاہ امیر اپنے رویہ
پر اور استاد پیر اپنے طریقہ پر اور دوست آشنا اپنی

وضع پر اور جورو اولاد اپنی ہی مرضی کے موافق اور آدمی کو
اُن سب سے حاجتیں درپیش * سو اللہ تعالیٰ نے کلام اللہ
میں اور رسول اللہ ﷺ نے حدیث میں دنیا کمانے کے اور شیطان
کے دفع کرنے کے حیل اور ماں باپ اور مایاپ کی
تابعداری کی طرح اور بادشاہ و امیر کی فرمانبرداری کی وضع اور
استاد و پیر کی پیروی کا طریق اور دوست آشنا کی دوستی
نباہنے کے انواع اور جورو لڑکوں کے حقوق سب مفصل بیان
کئے تو جب تک آدمی اللہ کی کتاب یعنے قرآن اور پیغمبر
خدا ﷺ کے روئیے اور طریق کو مضبوط پکڑے رہے کہ کسی
حال میں نہ چھوڑے تب تک ہرگز گمراہ نہو اور اگر قرآن کو اور
پیغمبر خدا ﷺ کی سنت کو چھوڑ دے تو دنیاداری کے سبب
یا ماں باپ کے رویہ اور رسوم پر چلکر یا بادشاہ و امیروں کی فرمانبرداری
کرکر یا استاد و پیر کے بہکانے سے یا دوست آشنا کی اغوا سے
یا جورو کی تابعداری سے گمراہ ہو جاوے اور جو قرآن
و سنت کو مضبوط اختیار کرے تو ان سب کا کہنا اُسی بات
میں مانے جو کتاب اللہ اور سنت کے موافق ہو اور نہیں تو ہرگز نہ مانے بڑی
بکم بختی اُسکی جو عیسیٰ کو چھوڑ کر دجال کے پیچھے جاوے
اور بڑی بدنصیبی اُسکی جو اللہ ہادی مطلق اور محمد

رسول ﷺ رہنماے برحق کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا پیشوا
بناوے * أَخرجَ رزِين عَنِ ابنِ مسعود رض قَالَ مَن كَانَ مُستنا
فَليستن بِمَن قد مَات فَانَّ الحَيَّ لا يُؤمَن عَلَيه الفتنة
أُولئكَ أَصحَاب محمد ﷺ كَانُوا أَفضَل هذِه الأُمَّة وأَبرها
قُلُوبًا وأَعمَقها عِلمًا وأَقلها تَكلُّفا اختَارهُم اللهُ لِصحابة
نَبيه ولإقَامَة دينه فَاعرفُوا لَهُم فَضلهُم واتَّبعُوهم عَلى
آثَرهم وتمسَّكُوا بِمَا استطعتم مِن أَخلاقهم وسيرهم
فَانَّهم كَانُوا عَلَى الهُدَى المُستقيم * ترجمہ * مشکوۃ کے
باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ مین لکھا ہی کہ رزین نے
نقل کیا کہ فرمایا حضرت عبد اللہ بن مسعود رض نے کہ جسکو
اچھا روِیہ اختیار کرنا ہو اور سیدی راہ چلنا ہو تو چاہئے کہ وہ راہ
چلے اور پیروی کرے اُنکی جو مر گئے اِسلئے کہ زندے پر فتنہ سے
امن نہین سو وہ لوگ اصحاب محمد ﷺ کے تھے کہ وہ افضل
تھے اِس امت مین اور نیک تر تھے دلون سے اور نہایت
دور اندیشہ تھے از روے علم کے اور از بس کم تھے تکلف مین کہ
اختیار کیا تھا اُنکو اللہ نے اپنے نبی کی صحبت کے لئے اور اپنے
دین کے قایم کرنے کے واسطے سو دریافت کرو اُنکی
بزرگیان اور پیچھے چلو اُنہین کے قدم بقدم اور جسقدر

ہونے کے مضبوط پکڑو اُنکی خوئین اور عادتین اِسواسطے کہ وے تھے سیدہی راہ پر * ف * یعنے نئی نئی راہین اور رسومین نہ نکالو اور جسکو نیک راہ چلنا ہو تو پیغمبر خدا ﷺ کے یارون کے قدم ۲ پر قدم چلے اور اُنہین کے رسوم اور عادتین خوب مضبوط ہو کر اختیار کرے اسواسطے کہ وے لوگ نہایت صاف دل پاک باطن تھے اور اُنکو علم مین نہایت فہم اور فراست اور سمجھ تھی کہ دور کی بات سوجھتی تھی اور تکلف اُن مین نہایت کم تھا اور ظاہرداری کم کرتے تھے اِسیواسطے اللہ تعالی نے اُن کو اپنے پیغمبر کا مصاحب بنایا تھا تاکہ اُن سے دین قایم ہووے سو اُن کی بزرگیان اور خوبیان دریافت کرو اور وے صراط مستقیم پر تھے بعد اُن کے جیون جیون پیغمبر صاحب کا زمانہ دور ہوتا گیا پچھلے لوگ جو پیدا ہوتے گئے اُنکے کامون مین شیطان دخل کرتا گیا اور اُن مین نفسانیتین پیدا ہوئین اور اختلاف بہت ہوا پر اسو مسلمان کو ایسے وقت یون ہی مناسب ہی کہ حضرت کے اصحابون کی راہ کو جو سب سے افضل اور پاک باطن اور بے تکلف اور سب کی اصل وجاری کرنے والے دین کے تھے اختیار کرے اور اپنی نئی باتین نہ نکالے نہ اور کی نکالی ہوئی پر چلے اور نہین تو

موت اور قیامت نزدیک ہیں مرنے کے بعد اور قیامت
کو حال معلوم ہوگا* أخرج الشيخان عن سهل بن سعد قال
قال رسول الله ﷺ إني فرطكم على الحوض من مر علي
شرب ومن شرب لم يظمأ أبدا ليردن علي أقوام أعرفهم و
يعرفونني ثم يحال بيني وبينهم فأقول إنهم مني فيقال
إنك لا تدري ما أحدثوا بعدك فأقول سحقا سحقا لمن
غير بعدي* ترجمہ* مشکوۃ کے باب الحوض والشفاعۃ
میں لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ سہل بن سعد
رض نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ میں تم سب سے
آگے جاؤنگا حوض کوثر پر سامان درست کرنے کو جو شخص
ہو نکلیگا میری طرف پئیگا اور جو پئیگا ہرگز پیاسا نہوگا ابد
مجھپر وارد ہونگے کئی فرقے کہ میں پہچانتا ہونگا انکو اور وے
پہچانتے ہونگے مجھکو پھر ایک پردہ ہو جاویگا میرے اور انکے
بیچ میں تو میں کہونگا کہ یہ تو میرے ہیں تو کہا جاویگا کہ تو نہیں
جانتا کہ کیا کیا نئی باتیں نکالیں تھیں انہوں نے تیرے بعد تب
میں کہونگا کہ دوری ہووے دوری ہووے اسکو جسنے
متغیر کیا میرے بعد دین کو* ف* یعنے روز قیامت کو جب
آفتاب یہاں برابر نزدیک ہوگا اور دوزخ سامہنے آویگا تو

تو نہایت گرمی کی شدت ہوگی اور لوگون کو پیاس لگیگی اور وہان ایک حوض ہوگا کہ جسکا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ سرد ہوگا اُس حوض پر ہمارے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آگے سے جا کر ٹھہر ینگے اور جو پیاسا اُدھر جاویگا حضرت آپکو وہ پانی پلاوینگے تو پھر وہ کبھی پیاسا نہوگا اُس اثنا مین بدعتی لوگ بھی جنھون نے دین کے کامون مین نئی نئی باتین اور رسمین نکالی تھین اور سنت اُٹھا کر بدعت ایجاد کی تھی حوض کوثر پر جاوینگے تو بسبب اُسکے کہ وضو کا منھ کو نھے اور ہاتھ روزہ ادا کرنے تھے نشانیون سے پیغمبر صاحب اُنکو پہچانینگے کہ یہہ میری امت مین ہین اور وے لوگ بھی حضرت کو پہچانینگے کہ یہہ ہمارے پیغمبر ہین * اِس عرصہ مین فرشتے ایک پردہ اُن بدعتیون کے اور حضرت کے درمیان مین آڑ کر دینگے اور حوض پر حضرت کے پاس اُنکو نہ جانے دینگے تو حضرت رحمۃ للعالمین یہہ حال دیکھکر فرشتون سے کہینگے کہ یہہ تو میری امت کے لوگ ہین اُنکو کیون روکتے ہو وہ فرشتے عرض کرینگے کہ حضرت آپ کے بعد اُن لوگون نے دین مین نئی نئی باتین نکالی تھین کہ وہ آپ کو معلوم

تھائیں تو حضرت یہہ بات سنکر ایسا ناراض اور بیزار
اُن سے ہو جاوینگے کہ باجود اُس خلق عظیم کے اُن لوگونکی
حق میں فرشتون سے ایسے آفت کے وقت میں کہ لیئیے سے محتاج
ہونگے قیامت کے میدان میں فرماوینگے کہ دور کرو کہ اُنہون نے میرے
بعد دین میں نئی نئی باتیں نکال کر دین کی صورت بدل دی
گویا دین ہی اور کر دیا بلکہ اصل دین میں خلل آگیا اور جس
واسطے اللہ تعالی نے پیغمبر صاحب کو رسول بنا کر بھیجا تھا کہ بدعت
کو مٹا دیں سو اُنہون نے اور بدعتیں ایجاد کیں * ف * یہان
پر ایک بات اور بھی یاد رکھا چاہیئے کہ اللہ تعالی نے قرآن
لوگون کی ہدایت کے واسطے پیغمبر صاحب کی معرفت
بھیجا اور دین دنیا کی سب باتیں مجمل اور مفصل قرآن میں
بیان کر دیں اور پیغمبر صاحب نے اُس موجب کر کے دکھلا دیا
اور مجمل بات کو مفصل کر کے بتا دیا جب قرآن تمام ہوا
اور حضرت کے دنیا سے جانے کے دن قریب ہوئے اللہ صاحب
نے فرمایا کہ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ
نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا * یعنے آج کے دن کامل اور
پورا کر چکا میں تمہارے لئے تمہارا دین اور تمام کر چکا میں تمپر
اپنی نعمت اور فضل اور پسند کیا میں نے تمہارے واسطے

اسلام کو دین یعنے قرآن میں میں نے سب باتیں تمہارے
کام کی صاف صاف لکھہ دین اور دین پورا اور کامل ہو چکا اور
اور نعمت اللہ کی جو قرآن کا نازل ہونا تھا سو پورا
ہو چکا اسکے بعد اگر کوئی کچھ بات بڑھاوے اور نئی نکالے
تو وہ بات قرآن سے باہر ہی اور اللہ کے فضل سے
دور اور دین اسلام سے بعید یا کوئی قرآن کے حکموں
میں سے کوئی بات گھٹاوے اور کم کرے تو دین میں
جسکو اللہ نے پورا اور کامل کیا تھا نقصان کیا اور اللہ کا
فضل کم کر دیا * القصہ جب حضرت پیغمبر خدا ﷺ اور
اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین دنیا سے جاتے رہے اور
قرآن کا علم کم ہوتا گیا اور نئے لوگ پیدا ہوتے گئے اور
دین میں نئی نئی باتیں نکالتے گئے پھر اُن کے بعد جو
لوگ پیدا ہوئے اُن نئی باتوں کو اپنے بزرگوں کی
راہ و رسم جان کر اُس دین کی بات میں اُن رسموں کو
ملا کر کرتے گئے پھر اب ایسا ہو گیا کہ وہ رسم رسوم
اور دین کی بات ملا کر ایک ہی بات ٹھہر گئی اور احمق
لوگ اُس بالکل مجموعہ کو دین کی بات اور مسلمانی کا کام
سمجھنے لگے تو دین جیسا اُس وقت میں حضرت کے اور اصحابونکے

سامنے تھا جس وقت یہ آیت نازل ہوئی تھی ویسا رہا * سو ختنہ
کرنا سنت ہی اُسمین کچھ اور اسباب اور سامان نہین چاہیے
تھا اور حضرت کے اور اصحابون کے وقت مین اِسطرح
بے تکلف لوگون کے ختنے ہوا کرتے تھے پھر پچھلے لوگون
نے اُسمین نائی اُونچین نکالین اور چھپر کے کپڑے
اور سہرا اور باجا اور رسمین ایجاد کیا پھر ایسے لوگ
جاہل اُن سب کامون کو ختنے کے لوازمات سے سمجھنے
لگے ہین اور سنت مین بدعت ملا کر سنت اور بدعت کو ایک
کردیا * وعلی ہذا القیاس نکاح وغیرہ مین بدعتین ایجاد کرکے
نیک کام اور بد کو ملا کر ایک ہی ٹھہرالیا اور یہانتک
نوبت پہنچی کہ اگر کوئی نیک بخت موافق سنت کے
حضرت کے اور اصحابون کے روئیے موافق کرے اور رسم
رسوم نکرے تو لوگون کے نزدیک اُس کام کا اعتبار
نہو اور کم بخت بدعتی اور جاہل اُسپر ہنسی اور طعن
کرین اللہ سب مسلمانون کو بدعات سے بچا کر سنت کے
موافق کرے آمین یارب العالمین * اور بعضے بدعتین بلکہ اکثر
بدعتون کو لوگ ایمان کے کامون مین جانتے ہین تو اب
دریافت کیا چاہیے کہ ایمان کسکا نام ہی اور ایمان کا کیا کام ہی

* الفصل الثاني في ذكر حقيقة الايمان *

ترجمہ * فصل دوسری ایمان کی حقیقت کے ذکر مین * یعنے اس فصل مین اُن آیتون اور حدیثون کا ذکر ہی جس سے یہہ بات ثابت ہوے کہ ایمان کی حقیقت یہہ ہی اور اعمال ایمان کے یہ کام ہین پھر جب یہہ بات ثابت ہو جاوے تو عقلمند آدمی آپھی بوجھہ لے کہ بر خلاف اُسکے جو کام ہین وہ بے ایمانی کے کام ہین با ایمان کے کام ہین * جاننا چاہیے کہ ایمان کے کام اللہ و رسول کے بتائے سے معلوم ہونے ہین اور اپنی عقل سے نہین بوجھے جاتے اگر صرف عقل سے معلوم ہوتے تو بڑے کامل مسلمان افلاطون اور سقراط ایسے ہی ہوتے عقل کو شرع کے تابع کرنا چاہیے اور شرع عقل کے تابع نہین تو اب دریافت کیا چاہیے کہ اللہ و رسول نے کون کون کام ایمان کے فرمائے * قال الله تبارك وتعالى * قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ * الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَوٰتِهِمْ خَاشِعُونَ * وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ * وَالَّذِينَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فَاعِلُونَ * وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ * اِلَّا عَلٰى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ * فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَاءَ ذٰلِكَ فَأُولٰئِكَ هُمُ

اَلْعَادُوْنَ* وَالَّذِیْنَ هُمْ لِاَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُوْنَ* وَالَّذِیْنَ هُمْ
عَلٰی صَلٰوتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ* اُولٰئِكَ هُمُ الْوَارِثُوْنَ* الَّذِیْنَ
یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ* هُمْ فِیْهَا خَالِدُوْنَ* ترجمہ* فرمایا اللہ
صاحب نے یعنے سورۂ مومنون بیچ کہ کام نکال گئے وہ ایمان
والے جو اپنی نمازوں بیچ نویے ہیں اور جو نکمی بات پر دہیان نہین
کرتے اور جو زکواۃ دیا کرتے ہیں اور جو اپنی شہوت کی جگہہ
تہامتے ہیں مگر اپنی عورتون پر یا اپنے ہاتہہ کے مال پر سو
اُنپر نہین الزام پہر جو کوئی ڈہونڈہے اُسکے سوائے سو وے
ہیں حد سے بڑہنے والے اور جو اپنی امانتون سے اور اپنے
قرار سے خبردار ہیں اور جو اپنی نمازون سے خبردار ہیں وے
ہیں میراث لینے والے جو میراث پاوینگے بہشت وے اُسمین
ہمیشہ رہینگے* فائدہ* یعنے جو مسلمان کہ نمازمین اخلاص سے
اللہ کی طرف دل لگائے ہوئے اللہ کے خوف سے دبے جاتے ہیں اور
خیال اور وہم کو اور طرف نہین جانے دیتے اور جو لغو نکمی بات
پر کہ جس سے دنیا اور دین کا کچھہ فائدہ نہین چنانچہ راگ
باجا کہیل تماشے پر دہیان نہین کرتے اور جو اپنے مال سے
زکواۃ دیا کرتے ہیں اور جو اپنی شہوت کی جگہہ کو روکتے ہیں
اور سوا اپنی نکاحی عورت یا کنیزک کے اور سے

صحبت نہیں کرتے * پھر جو شخص سوا اپنی نکاحی بی بی یا سوا
اپنی باندی کے اور کہیں اپنی شہوت خرچ کرے * جیسے
متعہ کرے یا کسی عورت کو اجرت دیکر اُس سے زنا کرے
یا صرف دوستی ہی سے زنا کرے یا زبردستی کسی عورت
سے صحبت کرے یا غیر کی عورت سے کرے یا کسی کی باندی
عاریت لیکر اُس سے صحبت کرے یا مرد سے ایسی حرکت
کرے یا جلق و سحاق کرے تو وہی حد سے بڑہنے والا ہی زانی
حرام کار * اور جو لوگ امانت بجنسہ ادا کرتے ہیں اور اپنا قول
اور عہد نباہتے ہیں * اور جو اپنی نمازوں کی خبرداری کرتے ہیں
کہ وقت پر ادا کرتے اور کسی حال میں نماز سے غفلت نہیں
کرتے ہیں * سوا ایسے لوگ مراد کو پہنچے اور انہیں کا کام نکلا
کہ حضرت آدم علیہ السلام کے وارث ہونگے اور بہشت کو
میراث میں پاوینگے اور وہاں ہمیشہ رہینگے * اِس آیت سے
معلوم ہوا کہ اگر مسلمان نماز اپنی حضور دل سے عجز و انکسار
کے ساتھہ وقت پر ادا کرے اور مال ہو تو زکوٰۃ دے اور
امانت داری کرے اور قول و قرار نباہے اور لغو بیہودہ کسی
کام نکرے اور سوا اپنی عورت اور اپنی باندی کے اور سے
صحبت نکرے اور اپنی شہوت کی جگہہ کو روکے رہے

تو تو کچھ اُسکا کام نکلے اور اصل مراد کو پہنچے اور بہشت پاوے کہ یہ کام ایمانداری اور مسلمانی کے ہیں اُنہیں سے فلاح اور نجات ہوتی ہی *

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيَاتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ * الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ * اُولٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا * لَهُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ * ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورہ انفال بیچ کہ ایمان والے وہی ہیں کہ جب نام آوے اللہ کا ڈر جاویں اُنکے دل اور جب پڑھیے اُن پاس اُسکے کلام زیادہ ہووے اُنکا ایمان اور اپنے رب پر بھروسا رکھتے ہیں جو قایم رکھتے ہیں نماز اور ہمارا دیا کچھ خرچ کرتے ہیں وہی ہیں سچے ایمان والے اُنکے واسطے درجے ہیں اُنکے رب پاس اور مغفرت اور روزی آبرو کی * فائدہ * یعنے ایمان کے نشانیاں اور اپنے یہہ ہیں کہ جب آدمی کے سامھنے اللہ کا ذکر آوے تو ڈر جاوے اور دل اسکا مارے ہیبت کے کانپ اُٹھے اور جب اللہ کا کلام اُسکے سامھنے پڑھا جاوے تو شوق سے دل لگا کر سنے اور ہر حکم کو مانے اور ہر بات کو سچ جانے اور اوسپر یقین لاوے تو ہر بار

سینے سے اُسکا ایمان مضبوط ہو اور اللہ پر یقین صادق زیادہ ہو اور اپنے رب ہی پر بھروسا رکھے اور کسی شے پروا نہ رکھے اور نماز اچھی طرح سے بدرستی ادا کرے اور خدا نے جو مال متاع دیا ہو اُسکی راہ پر اُسمیں سے اُسکے حکم بموجب خرچ کرے تو وہی مسلمان ہے سچا پائدار * تو جیون جیون اُسکی یہہ باتیں زیادہ ہوتی جاویں اُتنا ہی اللہ کے نزدیک اُسکا مرتبہ بڑھتا جاوے * پھر ایسے شخص سے اگر کچھ گناہ بھی ہو تو اللہ معاف کر دے اور اُسکو بہشت میں عزت و آبرو کی روزی دے * اس آیت سے معلوم ہوا کہ جسمیں یہہ باتیں ہوں پھر وہ مسلمانی کا دعوی کرے وہ جھوٹھا نہیں * دعوی اُسکا تب سچا ہو جب اُسکے پاس یہہ گواہ ہوں جو مذکور ہوئے * قال اللہ تبارک وتعالی وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَھَاجَرُوْا وَجَاھَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْا اُولٰئِکَ ھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا * لَھُمْ مَّغْفِرَۃٌ وَّرِزْقٌ کَرِیْمٌ * ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورہ انفال میں کہ جو لوگ ایمان لائے اور گھر چھوڑے اور لڑے اللہ کی راہ میں اور جن لوگوں نے جگہہ دی اور مدد کی وہی ہیں مسلمان ٹھیک * اُنکو بخشش ہے اور روزی عزت کی *

* ف * یعنے جن لوگوں نے مسلمان کا دین قبول کیا پھر بموجب
حکم خدا کے کافروں کے ملک سے اپنا گھر چھوڑ کر نکل گئے
اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا کرنے * اور وہ لوگ جنہوں نے
اپنے ملک میں اور اپنے پناہ میں انکو جگہہ دی اور انکی مدد کی
سو ایسے ہی لوگ ہیں ٹھیک مسلمان سچے * کہ انکی بخشش
ہوگی اور بہشت میں عزت کی روزی ملیگی * اس سے معلوم ہوا کہ
مسلمانی کے یہہ کام ہیں کہ کافروں کے ملک سے نکل جانا اور
جہاد کرنا اور مجاہدونکو اپنی پناہ میں جگہہ دینا انکی مدد کرنا * پھر
جو شخص یہہ کام نکرے وہ ٹھیک مسلمان نہیں * قَالَ
اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللهِ وَرَسُوْلِهٖ
ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ *
اُولٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُوْنَ * ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے
سورۂ حجرات میں کہ ایمان والے وہی ہیں جو یقین لائے اللہ پر
اور اسکے رسول پر پھر شبہہ نلائے اور لڑے اپنے مال
اور اپنی جان سے اللہ کی راہ میں وے جو ہیں وہی ہیں سچے
* ف * یقین لانا اللہ پر یہہ ہے کہ اللہ ہی کو اپنا خالق مالک
حاجت روا مشکل کشا روزی رزق دینے والا سمجھے * اور
جتنی خوبیاں اور وصف کمال کے ہیں سب اسی میں جانے *

اور جتنے نقصان ہیں سب سے اسکو پاک سمجھے * پھر اسکے
حکم کو جان و دل سے قبول کرے * اسی کی طرف ہر حال میں
نظر رکھے آسانی و آرام میں اور تکلیف اور رنج اور مصیبت
و مشکل میں اسی کی طرف رجوع لاوے * اسکے کام کو سب سے
مقدم رکھے اپنی مرضی نامرضی کو اسکے حکم کے تابع کر دے *
اپنے کو اسکے رو برو ناچیز سے ناچیز جانے * پھر ان باتوں میں
کبھی شبہہ نہ لاوے اور اللہ کے رسول پر یقین لانا یہہ ہی کہ اس
رسول کو اللہ کا بندہ مقبول اور سب مخلوق سے کمالات اور
خوبیوں میں افضل جانے * اور جو بات رسول فرماوے اوسی کے
بجا لانے میں اللہ تعالی کی مرضی سمجھے اور رسول کے حکم کو
سب مخلوق کے حکم سے مقدم کرے * اور اس میں اپنی
عقل ناقص کو دخل نہ دے اور اسکے حکم کے مقابلہ میں کسیکا حکم
نہ مانے اور اسکے فرمودہ کو برحق جانے * پھر اس بات میں
ایسا مضبوط ہو جاوے کہ کبھی شبہہ بھی نہ آوے * سو
جو شخص ایسا ہو اور اللہ کی راہ میں کافرون سے لڑے
اور جان و مال اپنا اسکے حکم پر نثار کرے وہی سچا مسلمان
ہی * اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانی کے کام یہی ہیں کہ اللہ
اور رسول پر یقین لانا اور پھر شبہہ میں نہ پڑنا اور جان

و مال سمجھنے بجہا دکرنا * قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا *

ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سو قسم ہے تیرے رب کی انکو ایمان نہوگا جب تک تجھی کو منصف نجانیں اُسمیں جو جھگڑا اُٹھے آپسمیں پھر نہ پاویں اپنے جی میں خفگی تیرے فیصلہ سے اور قبول رکھیں مان کر * ف اس سے معلوم ہوا کہ ایمان کی علامت اور دستاویز یہی ہی کہ دنیا اور دین کے جس کام کے بابت آپسمیں تنازع اور جھگڑا اُٹھے اُسکے فیصلہ کے واسطے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منصف ٹھہرائے * پھر جو حضرت کی حدیث سے ثابت ہو اُسمیں چون و چرا نکرئے * اور اُس سے ناخوش اور دل میں بھی تنگ نہو جئے * اور بسر و چشم اُس حکم کو تسلیم کرے اور مان لیجئے تو تو ایمان ہی اور نہ ایمن نو نہیں * اَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ *

* ترجمہ * مشکواۃ کے کتاب الایمان میں لکھا ہی کہ ذکر کیا بخاری ومسلم نے کہ ابن عمر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنا کیا گیا اسلام پانچ چیزون پر گواہی دینا اِس بات پر کہ کوئی بندگی کے لایق نہین سوا خدا کے اور یہہ کہ محمد بندہ اُسکا اور رسول اُسکا ہی اور قایم کرنا نماز اور دینا زکوۃ اور حج کرنا اور روزے رمضان کے * ف * یعنے ہر چیز کی ایک بنیاد اور جڑ ہوتی ہی کہ جسپر وہ چیز قایم ہوتی ہی اگر وہ بنیاد اور جڑ نہو تو چیز بھی قایم نرہے * جیسے مکان کی بنیاد زمین پر اور چھت کی بنیاد دیوارون یا ستونون پر * ویسے ہی دین اسلام کی بنیاد اور جڑ یہہ پانچ چیزین ہین گویا اسلام اُنہین پر قیم ہی اور دین کی اصل الاصول یہی ہین * سو اول اور افضل اُنمین گواہی دینا ہی اسبات پر کہ خدا تعالی کے سوا کوئی لایق بندگی کے نہین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندہ اور رسول اُسکا ہی * اور یہہ بات دل اور زبان سے علاقہ رکھتی ہی * دوسری بنیاد اسلام کی نماز ہے کہ وہ تمام بدن اور روح سے علاقہ رکھتی ہی * تیسری بنیاد اسلام کی زکواۃ دینا ہی اسپر کہ وہ عبادت مالی ہی * اور چوتھی بنیا اسلام کی رمضان کا مہینا بھر روزے رکھنا کہ وہ بھی عبادت بدنی باطنی ہی *

پانچوین بنیاد اسلام کی حج کرنا کعبہ شریف کا کہ وہ عبادت مرکب بدنی اور مالی ہی * اس مقام پر اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ کے معنی اور مطلب دریافت کیا چاہیے کہ اکثر لوگ اُسکے مضمون اور مطلب سے غافل ہیں * بلکہ برخلاف اُسکے عقیدہ رکھتے ہیں اور پھر دعوی اسلام کا کئے جاتے ہیں * سو سنا چاہیے کہ شہادت کہتے ہیں گواہی کو اور گواہی وہ ہوتی ہی جو بات آدمی کے نزدیک یقین کامل سے بے شک و شبہہ ثابت ہو اُسکی خبر دے تو وہ گواہ سچا * اور اگر اُسکے نزدیک وہ بات یقین کامل سے ثابت نہو اور خبر دے تو وہ گواہ جھوٹھا * اگرچہ وہ بات حقیقت مین سچی ہی ہو * جیسے حضرت کے وقت مین منافق حضرت سے کہتے تھے کہ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ یعنے ہم گواہی دیتے ہیں کہ البتہ بے شک تم پیغمبر ہو خدا کے اور دل سے اسبات پر یقین نہین لاتے تھے * سو اللہ تعالی نے قرآن مین سمجھاکر فرمایا کہ اللہ جانتا ہی کہ اے پیغمبر تو اُسکا پیغمبر ہی پر وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ * یعنے اللہ گواہی دیتا ہی کہ بے شک منافق البتہ جھوٹھے ہیں * ایسلیے کہ صرف زبان سے یہ بات کہتے ہیں اور یقین

کامل اسکا اُنکو نہین * اسواسطے یہہ فرمایا کہ جب آدمی
کے نزدیک یقین کامل سے ثابت ہوجاوے اُسکے بموجب
کہ کہ خدا ہی بندگی کے لایق ہی اور کوئی نہین * اور محمد
اُسکا بندہ اور رسول ہی * تب اُسکا زبان سے کہنا سچا ہو
اور وہ کہنے والا مسلمان ٹھہرے اور نہین تو نہین * پھر
اگر زبان سے کہا اور دل مین اُسکے یہہ بات نہین تو بھی
مسلمان نہین بلکہ منافق ہی * اور اگر دل ہی سے اِسبات
کو سچ جانا اور زبان سے نہ کہا تو بھی مسلمان نہین *
ہان اگر گونگا ہو تو لاچاری ہی یا دل مین یقین آنے
کے بعد ہی فورا مر گیا اور زبان سے کہنے نہ پایا تو اُسکا کچھ
قصور نہین * پھر جو شخص دل سے یقین لایا اور زبان سے
اقرار کیا * تو اُسنے گویا یہہ بات کہی کہ مین مشرک اور
بت پرست اور ستارہ پرست اور دہر پرست نہین ہون *
اور مجوس اور صابئین اور مشنویہ اور یہود وغیرہ سب
دینون سے دستبردار ہوا * اسواسطے کہ اُسنے اقرار
کیا کہ سوا خدا کے کوئی اور معبود نہین * اور سوا اُسکے مین
کسی کی عبادت نکرونگا * سو اُسکی تقریر یون ہی
کہ اپنے کو نہایت ذلیل کرنا اور کسی کی نہایت تعظیم کیواسطے

اُس کا نام عبادت اور بندگی اور پرستش اور پوجا ہی *
جیسے سجدہ یا رکوع کرنا ہاتھ باندھ کے اُسکے
روبرو کھڑا ہونا اُسکے مکان کا طواف کرنا اُسکے نام پر
مال خرچنا اُسکے نام کا روزہ رکھنا اُسکی نذر منت بدنا *
اُس سے مراد مانگنی اُٹھتے بیٹھتے مشکل آسانی کے وقت
اُس کا نام مدد کے واسطے لینا * اُسکے نام کا ورد وظیفہ
کرنا اُسکی عبادت نہ کرنے والے منکروں سے لڑنا وغیرہ کام
عبادت ہیں * تو جب آدمی نے یہ گواہی دی کہ کوئی بندگی
کے لائق نہیں سوا خدا کے * تو اُس کا مطلب یہ ٹھہرا
کہ میرے نزدیک یقین کامل سے ثابت ہو چکا کہ کوئی
اُس لائق نہیں * کہ اُس کو سجدہ یا رکوع کرے یا اُسکے
نام کا روزہ رکھے یا اُسکے نام پر مال خرچے یا اُسکے
نام کو ورد وظیفہ کیجئے مشکل کے وقت اُسکو پکارئے
اُس سے مدد مانگئے * آسانی کے حال میں اُسکی شکر گذاری
میں اُسکی حمد کیجئے سوائے اللہ کے کوئی اِس لائق نہیں *
نہ کوئی بزرگ نہ کوئی خورد نہ کسی کا جسم نہ کسی کی
روح نہ کوئی امیر و فقیر * نہ کوئی جن اور فرشتہ نہ کوئی بھوت
پری * نہ کسی کا مکان نہ کسی کی قبر نہ کسی کا چلا

اور نشان نہ کسی کا جسم اور نہان * نہ کسی کا بچہ اور
قدم نہ کسی کی صورت اور تصویر * کہ اسکے واسطے لیے
کام کیجئے کہ یہہ کام عبادت کے ہیں اور عبادت کے لایق
اللہ ہی ہی اُسی کی عبادت کیجئے * اب اسلئے کہ عبادت
اُسکی کرنا چاہئے جو خود مستغنی اور بے پرواہو اور اُسکے
سب محتاج ہون * اسواسطے کہ اگر سب اُسکے محتاج نہون
تو خود مستغنی اور بے پرواہون * پھر بے پرواہوکر کیون کسیکی
عبادت کرے * اور جسکی عبادت کرے اگر وہ مستغنی
نہوگا تو محتاج ہوگا * پھر محتاج محتاج برابر ٹھہرے ایک محتاج دوسرے
محتاج کی کیون عبادت کریے * پھر جو مستغنی بے پرواہوگا تو وہ خود بخود
ہوا ہوگا * اُسکو کسی نے پیدا نکیا ہوگا اور قدیم ہوگا اور
ہمیشہ رہیگا اور سب عیبون سے پاک ہوگا * تو سنتا بھی
ہوگا اور دیکھتا بھی ہوگا اور بولتا بھی ہوگا * اور اپنے کاسوا
سے کچھ اُسکو اپنی غرض نہوگی * اور کوئی کام اُسپر
واجب نہوگا * اور جسکے سب مخلوق محتاج ہونگے وہ سب
کام کی قدرت بھی رکھتا ہوگا اور سب کام اپنے ارادہ
سے کریگا اور غیب کا عالم ہوگا کہ سب کا حال اُسکو
مفصل معلوم ہوگا اور وہ زندہ ہوگا * اور ایک ہوگا تو سبب

کا پیدا کرنے والا بھی وہی ہوگا * تو جب آدمی نے لا الہ الا اللہ
کہا تو اُس سے مراد یہ نکلی کہ کوئی ایسا نہیں جو خود
مستغنی اور بے پرواہو کسی چیز کی اُسکو پروا نہو *
اور سب اُسکی طرف محتاج ہوں مگر اللہ ہی ایسا ہی *
کہ خود مستغنی اور بے پرواہی اور سب اُسکے محتاج
ہیں * تو جو کچھ وہم اور خیال میں آوے عرش سے فرش
تک بزرگ خورد جسم روح مردے زندے یا جن
بھوت پری یا کوئی درخت یا کوئی پتھر یا کسیکا جھنڈا
یا تھان یا کسی کا چلا یا مکان یا کسی کی قبر یا کسی کی
تصویر یا کسی کا پنجہ یا کسی کی مورت یا کسیکا
نشان * غرض کہ سوا خدا کے جو کچھ ہی کوئی چیز اِس
لایق نہیں کہ اُسکے واسطے نماز کرئیے یا روزہ رکھئیے *
یا اُسکے نام پر مال خرچئیے یا اُسکے مکان کا طواف کیجئیے
یا اُسکے واسطے کوئی عبادت قلبی یا بدنی یا مالی یا مرکب
بجالاوے * اسواسطے کہ سوا خدا کے کوئی مستغنی بے پروا
نہیں سب مخلوق اُسکی طرف محتاج ہیں * کہ خدا ہی کے پیدا
کرنے سے پیدا ہوئے ہیں اور حادث ہیں قدیم نہیں * اور
نیست اور نابود ہونے والے ہیں * اور سوا خدا کے سب

نقصانون سے کوئی پاک نہین * اور خدا کی سب کو غرض
لگی ہی اور سب محکوم ہین * اور سوا خدا کے کسی کو سب
کامون کی قدرت نہین * اور سوا خدا کے کسی چیز مین
مستقل تاثیر نہین * اور کوئی عالم غیب کا نہین تو جو
شخص کلمہ کہے اور لا اله الا الله کے یہہ معنے مطلب نجانے
یا بائون مین کسی بات پر اعتقاد نلاوے یا شک لاوے
اُس کا ایمان نہین اور وہ مسلمان نہین * اور جو شخص
لا اله الا الله کا اعتقاد لاوے اور اقرار کرے مگر محمدا
عبده ورسوله کا مطلب نہ سمجھے یا سمجھے اور انکار کرے
وہ بھی مسلمان نہین * تو اب اسکا مطلب دریافت کیا
چاہئے * سو وہ یہہ ہی کہ یقین کامل سے بے شک و بے شبہہ
جانے * اور زبان سے اقرار کرے کہ محمد ﷺ بندہ اللہ کا
ہی اور بھیجا ہوا اُسکا پیغام پہنچانے کے واسطے * اس
مقام پر جو حضرت کا نام لیا کہ محمد ﷺ بندے اللہ کے
اور رسول اُسکے تھے * تو اس سے بوجھا گیا کہ پیغمبر بھی
آدمی اور خدا کے بندے ہی ہوتے ہین * اسلئے کہ اگر بندے
نہوتے تو معاذ اللہ خود خدا ہوتے * اور اگر ایسا ہوتا تو پیغام
کسکی طرف سے لاتے * پھر جب وہ بندے ٹھہرے تو بندگی

بھی خدا کی اُنپر لازم ٹھہری * اور وہ آدمی تھے اور سب مخلوق سے چن کرجو اُنہین کو پیغمبر کیا * تو اُس سے معلوم ہوا کہ اُنمین اوصاف ایسے جمع ہوے تھے جو آدمی کے حق مین اُس سے زیادہ کمال نہین * اور وہ اوصاف یہ ہین جیسے عقلمندی ہوشیاری حلم بردباری عاقبت اندیشی خوش خلقی بے نفسانیت ہونا اور بے طمع رہنا * اور قناعت اور زہد اور مروت سخاوت شجاعت رحمت تقوی پرہیزگاری اور بندگی کا عام ہونا * اور سوا اسکے جتنے اوصاف کمال کے اعلی درجے پر ہین سب اُن مین تھے * پھر جب لوگونکی ہدایت کے واسطے پیغمبر کرکے بھیجا * تو اس سے یہہ معلوم ہوا کہ آدمی سارے مکلف ہین * کہ اُنکو خدا کے حکم بموجب کام کرنا چاہئے خود مختار نہین * اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ آدمی کو اللہ تعالی نے کام کے کسب کا اختیار دیا ہی اگر محض مجبور رہا اور بالکل بے اختیار ہوے تو امر و نہی کیون ہوتا * اور یہہ معلوم رہے کہ جب کوئی دعوی کرے کہ مین خدا کی طرف سے پیغمبر ہون * تو اُس سے اگر معجزہ ظاہر نہو تو وہ پیغمبر نہ معلوم ہو * اور اُسمین اور اور آدمیون مین فرق نہ ٹھہرے * تو پیغمبر کے

واسطے معجزہ بھی ضروری ہی * کہ اللہ تعالی اُسکے ہاتھہ سے
ایسا کام کرواوے جو خلاف عادت ہو تا کہ لوگ اُسکو
سچا جانیں اور مانکر اُسکی بات پر یقین لاویں * اور اُسکا
کہنا خدا کا حکم سمجھیں پھر رسول میں تین باتیں اور بھی ضرور
ہیں * ایک یہہ کہ وہ شخص سچا ہو جھوٹھہ نہ کبھی بولا ہو نہ بولتا
ہو * دوسری یہہ کہ معصوم ہو کوئی گناہ اُس سے نہوتا ہو * تیسری یہہ کہ
خدا کا حکم لوگونکو پہنچا دیوے چپ چاپ نہ بیٹھہ رہے تو سچا ہونا *
اِس لیئے کہ اگر جھوٹھہ بھی بولتا ہو تو اُسکی اور سچی
بات کا بھی اِعتبار نہ رہے * اور جب پیغمبری اُسکی خدا نے
معجزے سے ثابت کروائی تا کہ لوگ اُسکو سب بات میں
سچا جانیں اور اُسکا کہا مانیں * پھر وہ بولے جھوٹھہ تو گویا
اللہ تعالی جھوٹھے کو سچا کروایا * اور جھوٹھے کی بات ماننے
کا لوگوں کو حکم دیا * او یہہ بات اللہ تعالی سے محال اور غیر
ممکن ہی * اور معصوم ہونا اسواسطے پیغمبر خدا کا ضروری ہی
کہ اگر معاذ اللہ پیغمبر معصوم نہو تو اُس سے حرام اور مکروہ
صادر ہو تو وہ گنہگار ٹھہرا * اور سب لوگوں کو اُسکی پیروی
کا حکم ہی * پھر اُسکی جو کوئی پیروی کرے وہ بھی گنہگار ہو
تو ایسا جو پیغمبر ہو تو لوگ ہدایت پاویں * بلکہ گمراہ ہو

جاوین * اور رسول بھیجنے سے جو غرض ہی لوگون کی ہدایت سو حاصل نہو * بلکہ ضلالت حاصل ہو تو رسول کا معصوم ہونا بھی ضروری ہی اور پیغمبر کو حکم خدا کا پہنچانا سو اسطے ضروری ہی کہ اگر وہ حکم خدا کا چھپاوے تو اُسکے رسول کرنے سے جو غرض تھی وہ حاصل نہوئی اور اُسکا رسول ہونا لغو ہوا * اور خدا تعالی سے لغو کام ہونا غیر ممکن * اور یہہ بھی معلوم رہے کہ جو باتین بشریت اور آدمیت سے علاقہ رکھتی ہیں * جیسے کھانا پینا سونا جاگنا جاضرور پیشاب نکاح کرنا یہہ پیغمبر کے حق مین نقصان نہین * اگر یہہ باتین اُسمین نہوان تو وہ آدمی نہ ٹھہرے * اس سبب تقریر سے معلوم ہوا کہ جسنے یہہ بات کہی کہ اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ تو اوسنے یہہ اقرار کیا کہ مین یقین کامل سے بیشک و بیشبہہ جانتا ہون اور زبان سے اقرار کرتا ہون کہ محمد بندے اللہ کے تھے خدا کی عبادت اُن پر بھی واجب تھی اور سب مخلوقات سے افضل تھی عقلمند ہوشیار حلیم رحیم عاقبت اندیش خوش خلق بے طمع قانع صاحب مروت سخی شجاع * غرض کہ سب اوصاف جو کچھ آدمی کے حق مین اوصاف کمال کے ہیں اُنمین تھے سب سے

زیادہ جس قدر آدمی کے حق میں ممکن ہیں اور وہ سچے تھے سب گناہوں سے معصوم * اور خدا کے حکم بعینہ سب اُنہوں نے پہنچائے اور جو کچھ اُنہوں نے فرمایا وہ حکم خدا کا تھا اور اُنکے کام سب خدا کی مرضی موافق تھے * سو اُنکے فرمودہ کو اُنہوں نے سچا جانا اور اُنہیں کی راہ و روش میں نے اختیار کیا * اور اور وں کی راہ روش سے میں نے انکار کیا اسواسطے کہ ہمارے واسطے اور کوئی رسول نہیں * اور جو رسول نہیں وہ معصوم بھی نہیں * تو اُس سے گناہ ہونا بھی ممکن ہے * تو جب گناہ ہونا اُس سے ممکن ہوا تو اُسکی راہ و روش کا اعتبار بھی نہیں * اور اُسکی اطاعت ہم پر واجب نہیں مگر * ہاں جنکی راہ و روش کو خود رسول فرماویں کہ اختیار کرو اور فلانے کی اطاعت کرو تو یہہ رسول کے فرمودہ بموجب عمل ٹھہرا * پھر جو شخص بے حکم محمد ﷺ کے سبب ہی اور کی راہ اور روش اور اطاعت اختیار کرے یا اور راہ نئی نکالے تو اُس نے گویا محمد رسول اللہ کا انکار کیا * اور یہہ جو گواہی دیتا ہے کہ اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ تو اُسکی یہہ گواہی جھوٹھی ہے * یا اگر پیغمبر کی طرف معاذ اللہ جھوٹھ ٹھہراوے یا گناہ کرنے یا وحی

نہ پہنچاے یا بد خلقی یا طمع نفسانی * یا حب جاہ یا رذالت کی نیت کی تو بھی وہ مسلمان نہ ہوا اور اُسکا یہہ کلمہ کہنا صحیح نہ ٹھہرا * اور جو شخص صرف لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کا اعتقاد رکھے اور شریعت کو نمانے تو وہ بھی مسلمان نہیں * سو سب حکم شریعت کے دو طرح کے ہیں * ایک اِس طرح پر کہ فلانا کام نکرو * دوسری اس طرح پر کہ فلانا کام کرو * سو یہہ جسکے کرنے کا حکم ہی * اول اُسمین سے یہہ تہا کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمد اعبدہ و رسولہ کا دل سے یقین لانا اور زبان سے کہنا * اور دوسری اُسمین سے نماز ادا کرنا ہی کہ وہ سترہ رکعت ہیں ایکدن اور رات کے عرصہ مین پانچ وقت اُسکے معین ہیں کہ کمی بیشی کا اُسمین کسی کو اختیار نہین اُسکی مثال ایسی سمجہنا چاہیئے کہ ایک بادشاہ عظیم الشان نے سب اپنے رعایا سے چنکر ایک خاص چیلے کو حکم دربار داری پانچ وقت کا دیا * اور نہ حاضر ہونے پر سخت عذاب کا وعدہ دیا * پھر اگر وہ دربار داری اور حاضر باشی مین قصور کرے تو بادشاہ کی طرف سے سخت عذاب پاوے * اور مار کہاوے اور سب رعیت کی

نزدیک نمک حرام ٹھہرے اور اُسکا اعتبار جاوے * اور اگر بادشاہ کے حکم بموجب غسل کرکے خوشبو لگاکے سب اپنے کام چھوڑ کر اول وقت دربار کے نہایت شوق سے اور خوف سے جاکر دربار میں حاضر ہو * اداب مجرا بجالاوے اور بادشاہ کی ثنا اور صفت کرے اور بادشاہ کے احسان بیان کرے اور شکر ادا کرے * اور اپنی حاجتیں جو منظور ہوں سو بادشاہ سے عرض کرے * پھر بادشاہ کا جو حکم ہو اُس کو جان و دل سے قبول کرے اور اپنا فخر اور عزت سمجھے * اور اپنے اوپر بادشاہ کی عنایتیں دیکھکر اُسکو اداب و مجرا بجالاوے * پھر جب حکم ہو تب رخصت ہو تو اپنے چیلے کا سب رعیت کے نزدیک بڑا مرتبہ ثابت ہو * اور ہر بار دربار میں عنایتیں بادشاہی اُسکے حال پر متوجہ ہوں * اور اُسکو سب رعیت پر فخر ہو * اب اسطرح نماز کو سمجھا چاہیئے کہ اللہ تعالی نے سب مخلوق سے چنکر آدمی کو اپنا خاص چیلہ بنایا * اور اُسکو پانچ وقت اپنے دربار میں حاضر ہونے کا حکم دیا * پھر اگر یہہ پنجوقتہ نماز نہ ادا کرے تو سارے مخلوق کے نزدیک نہایت ناچیز اور نمک حرام ٹھہرے * اور غضب الہی

اُسکی طرف متوجہہ ہو * اور دوزخ مین ہر گز سخت عذاب پاوے * اور اگر بموجب حکم حضرت شاہنشاہ عالیجاہ خدا یتعالی کے یہہ بندہ نجاست ظاہری سے اپنا بدن غسل کر کے یا وضو سے پاک کرے * اور باطن اپنا نجاست باطنی یعنے شرک و بدعت کے گناہون سے طاہر کر کے اچھی پوشاک اُس دربار کے دستور موافق پہن کر دربار مین جاکر مصلی پر حاضر ہو اور کعبہ شریف کو اُسکی تخت گاہ خیال کر کے اُسکی طرف متوجہہ کرے * اور سوا اللہ تعالی کے سب سے دست بردار ہو کر دونون ہاتھہ کانون تک اُٹھا کر کہے اللہ اکبر * یعنے اللہ بہت بڑا ہی بڑی شان والا کہ مین نے دونون جہان مین آپنی کو ہرگز نہ جانا * پھر یہہ جانے کہ خدا کے دربار مین خدا کے روبرو کھڑا ہون * تو کہے کہ ای اللہ تو بہت پاک ہی اور سب خوبیان تجھہ مین ہین اور تیرا نام نہایت برکت کا ہی اور تیری شان بہت بڑی * اور سوا تیرے اور کوئی معبود نہین ہی اور مین کسی کی عبادت نہین کرتا * یا ور شیطان جو تیرے درگاہ سے راندہ گیا ہی اُس سے تو مجھکو بچا اور اُسکو مجھہ سے دفع کر * تاکہ میری عرض معروض مین خلل نہ ڈالے * اسمین اپنی عرض

یہہ رکھتا ہون اور تیرا ہی نام لیکر شروع کرتا ہون * کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم * یعنے شروع اللہ کے نام سے جو
بہت مہربان ہی نہایت رحم والا * سب تعریف اللہ ہی کو
ہی جو سارے جہان کا پرورش کرنے والا * بہت مہربان
نہایت رحم والا ہی * قیامت کے دن کا وہی مالک ہی جسکو
چاہے بخشے جسکو چاہے سزا دے * ہم ہین تیری ہی عبادت
اور بندگی کرتا ہون اور تجھی سے مدد مانگتا ہون * تیرے
سوا اور کی طرف رجوع نہین کرتا سو تو ہی دکھا دے مجھکو
سیدہی راہ * کہ مین تیری مرضی موافق کام کرون نبیون
ولیون کی راہ پر مجھکو چلا * اور جو لوگ اُن کی راہ چلنے کا
جھوٹھہ موٹ دعوی کرتے ہین وے تیرے غضب مین
گرفتار ہین * اور راہ سے بیزار ہین اُن کی راہ مجھکو نہ چلا *
اور یہہ میری دعا اور عرض قبول کر * پھر رکوع مین جاوے
تو یہہ خیال کرے کہ مین نے اپنی پیٹھہ تیرے سامہنے
جھکا دی * جو حکم تو ہمپر لا دے وہ ہمین قبول ہین * اور زبان
سے کہے کہ بہت پاک ہی میرا پروردگار بڑی شان والا *
پھر سر اُٹھا کر کھڑا ہو کہ مین اِس بات پر سیدہا اور
مضبوط ہون * اور زبان سے کہے کہ جو اللہ کی تعریف کرے

اُسکی اللہ سننا ہی * اور ای اللہ تو ہمارا پروردگار ہی اور تیرے ہی سب خوبیان ہین * پھر سجدہ کرے اور جانے کہ اُسکے روبرو مین نہایت ناچیز ہون خاک کے برابر * کہ اپنا اشرف اعضا جو سر تھا سو مین نے اُسکے سامھنے خاک مین ملا دیا اور وہی بہت بڑا ہی * اور کہے کہ بہت پاک ہی میرا رب بڑے مرتبے کا * پھر سر اُٹھاوے اور بیٹھے اور اُسکی شکر گذاری مین کہ مجھکو اِس مرتبے کو پہنچایا * کہ اُسکے دربار مین حاضر ہوا اور اپنی عرض معروض کرتا ہون * دوسرا سجدہ کرے پھر بیٹھے اور یہہ جانے کہ گویا اُس نے یہہ بندگی میری قبول کی * اور اپنے روبرو دربار مین بیٹھنے کا حکم دیا تو خالی بیٹھنا بھی بے ادبی ہی تو وہان ہر بیٹھہ کرکے بھی کہے * کہ سب عبادتین زبان کی اور سب بندگیان بدن کی اور سب عبادتین پاک مالکی اللہ ہی کے واسطے ہین * اور سلام نبی پر اور رحمت اللہ کی اور مہربانیان اللہ کی اُنپر * کہ اُنہیکے وسیلہ سے مین اِس دربار تک پہنچا * اور یہہ سب اُس بارگاہ کے چیلون پر اور اُس درگاہ کے بندون پر اور جتنے اللہ کے اچھے بندے ہین سب پر سلام کرتے ہین * اور مین گواہی دیتا ہون کہ کوئی سوا اللہ کے بندگی کے لایق نہین * اور محمد اُسکا بندہ ہی اور اُسیکا رسول *

پھر دربار سے رخصت ہو اور کہے کہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ * یعنے
ادھر اُدھر جو وہانکے اور درباری وغیرہ ہیں اُنکے واسطے
یہہ سلام ہوا * پھر جب یہہ اسطرح سے اداب اور مجرا اور
حاضری دربار کے بجا لاوے تو سب مخلوق کے نزدیک اسکا
یہ امر بہہ ٹھہرے * اور ہر وقت اسپر عنایت الٰہی نازل رہے *
جب حقیقت نماز کی معلوم ہو چکی * تو اب جانا چاہیے کہ تیسری
بات زکواۃ ہی تو اسکو یون سمجھا چاہیے * کہ جیسے بادشاہونکی
طرف سے رعایا پر کچھ کچھ حقوق بادشاہی بندھے ہوتے
ہیں * جیسے کھیتی والون پر محصول اور تجارون پر بیگار * اور
سپاہیون پر لڑائی کرے اوسکے وہ حقوق بادشاہی نہ
ادا کرین تو سزا پاوین * اور اُنکی کھیتی اور ملک معاش ضبط
ہو جاوے اور خالصہ مین لگ جاوے * یا کسی اور کے حوالہ
ہو جاوے * اور اگر حقوق بادشاہی ادا کرین تو بادشاہ کی
حمایت مین رہیں * اور کوئی اُن پر دست اندازی نکرنے
پاوے * ایسے ہی سمجھے کہ اللہ تعالی نے جنکو مال متاع
حاجت اصلی سے زیادہ دیا * اسکے اوپر حق اپنا مقرر کیا کہ سال
کے بعد اسقدر ہماری نذر گزرانا کرنے * اور محتاج لوگ
اپنی طرف سے اسکی لینے کو مقرر کیئے * گویا اُن محتاجون کی

تنخواہ اُن مالدار و نکے ذمہ پر ٹھہرا دی * پھر جو کوئی زکوٰۃ حق اللہ
نہ ادا کرے تو آخرت میں سزا پاوے اور دنیا میں بھی اُسکا مال متاع ضبط
ہو جاوے یا اور کسی حق گذار کے حوالے ہو * فرق اتنا ہی کہ دنیا کے
بادشاہ فوراً املاک معاش ضبط کر لیتے ہیں * اور اللہ تعالی تحمل
والا ہی تھوڑی دیر بعد کرتا ہی * اور اگر زکواۃ حق اللہ ہمیشہ
ادا کرے تو اللہ کی طرف سے اُس پر رحمت ہو اور اُسکا
مال متاع محفوظ رہے * اور روز بروز جس طور پر اُسکے حق
میں بہتر ہو زیادہ ہووے * اور چوتھی بات صحیح ہی تو اُسکو یوں معلوم
کیا چاہیے کہ جیسے بادشاہوں کا تخت گاہ مقرر ہوتا ہی اور
حکم ہوتا ہی کہ جو کوئی بادشاہ کی طرف سے کسی خدمت
اور منصب پر سرفراز ہووے * وہ پایہ تخت میں حاضر ہو کر
نذر گذرانے اور آداب اور مجرا بجا لاوے * اور سند
بادشاہی پاوے * اور اگر کوئی پیشتر سے پھرا ہوا باغی
ہو اور پھر اپنے قصور معاف کرنے کو آپ سے پایہ تخت میں
جا کر حضور میں حاضر ہو * تو پچھلے خطائیں اور قصور اُسکے معاف
ہوں * ویسے ہی اللہ تعالی نے باوجودیکہ وہ زمان اور مکان
سے پاک ہی * دنیا میں کعبہ شریف کو بمنزلہ اپنے
تخت گاہ اور پایہ تخت کے ٹھہرایا * اور حکم کیا کہ جسکو ہمنے

بہت منصب دی کہ سواری پر سوار ہوکر اپنے پاس سے
کھانا جاوے اور کھانا آوے * اور اپنے گھر والون کو جنکا
کھانا کپڑا اُس پر واجب ہی * اسقدر دیے جاوینے
کہ اُسکے آنے تک اُنکو کسی سے مانگنے کی احتیاج نہو * تو
وہ شخص کعبہ شریف مین ایک مرتبہ حاضر ہو * اور دربار
عام کے روز نذر گذرانین * اور اداب و مجرا بجالاوے اور
دست مبارک کو بوسہ دیے * پھر اگر اُس سے کوئی
قصور بھی ہو گیا ہوگا تو معاف ہو جاویگا * اور ہمارے حضور مین
وہ گنا جاویگا * پھر بڑی بد نصیبی اُسکی جو دنیا کے بادشاہونکے
بلکہ ادنے ادنے امیرون کے دربار مین حاضر ہونا اپنا فخر
جانے * اور خدائی دربار یعنے حج سے باوجود قدرت کے دل
چراوے * پانچوین بات رمضان مین مہینا بھر تک روزے
رکھنا ہی * تو اُسکو یون بوجھنا چاہیئے کہ جیسے صاحب
ملک صاحب ارادہ بادشاہ چار دن کے ایام کوچ اور سفر
اور دشمنون سے لڑائی کے واسطے اور ملک فتح کرنے کے
لئے مقرر کرتے ہین * اُن روزون دشمن زیر کئے جاتے
ہین اور اپنی فوج کو مہارت اور مشق سفر اور لڑائی کی
حاصل ہوتے ہین * تو شیطان اور نفس اِس نیک راہ کے

دشمن ہیں اور چاہتے ہیں کہ لوگوں پر ہماری ہی حکومت رہے * سو اللہ تعالی نے رمضان کا مہینا اسواسطے کہ سال بھر میں ایک مہینا بھر شیطان اور نفس سے خوبی لڑیں * اور نفس کی خواہشوں سے یعنی کھانے پینے جماع سے دن بھر اُسکو روکیں اور اُسکے مخالف کام کریں * اور عبادت خدا کی اور دنوں سے زیادہ اُس مہینے میں بجالاویں * قرآن کا ختم اور تراویح اور اعتکاف اور ذکر اور شغل کریں * تا کہ شیطان کو شکست ہو اور آیندہ کو بھی مسلمانوں کو خدا کی راہ میں محنت مشقت کرنا سہل ہوجاوے * اور پھر جو چیز خدا نے کھانا اور کرنا منع کیا جب سامنے آوے * یا ایسی چیز کو یا غیر مشروع کام کو جب جی چاہے اور شیطان اور نفس چاہیں کہ یہہ شخص یہہ کام کرے تو یہہ شخص جانے کہ اِس کام سے صبر اروزہ ہی * او جیسے روزہ میں کھانے پینے سے صبر ہوتا ہی اور باوجود حاجت اور خواہش کے کھاتے پیتے نہیں * ویسے ہی اُس غیر مشروع کام سے بھی اپنے آپ کو روکیں * غرضکہ یہہ پانچ کام ہیں خدا اور رسول کو برحق سمجھنا اور زبان سے اقرار کرنا اور نماز پڑھنا اور مال ہو تو زکوۃ دینا * اور حج کرنا اور رمضان کا مہینا بھر روزے رکھنا *

أَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وسلم اَلْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ شُعْبَةً فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ * ترجمہ مشکوٰۃ کے کتاب الایمان میں لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ ایمان کے ستر اور کئی شاخیں ہیں * افضل اُن شاخوں میں سے کہنا لا الہ الا اللہ کا ہی * اور ادنی شاخ ایما کی دور کرنا تکلیف کا راہ سے * اور شرم ڈالی ہی ایمان کی * ف * یعنے جیسے درخت میں بہت سی شاخیں ہوتی ہیں کہ اُس میں سبز پاسے اور رنگ برنگ پھول اور طرح طرحکے میوے بڑے دار لگتے ہیں ویسے ہی ایمان کو سمجھا چاہیے کہ اُسکی بھی بہت شاخیں ہیں ستر سے بھی زیادہ * اور سب سے بڑی شاخ کلمہ کہنا ہی گویا یہہ شاخ جڑ ہی اور چھوٹی ڈالی ایمان کی یہہ ہی کہ راہ میں کانٹا اینٹ پتھر دور کردے * اور اگر گڑہا ہو تو مقدور ہوتے بند کردے تاکہ کسی کو تکلیف نہو * اور ایک شاخ ایمانکی حیا شرم بھی ہی یعنے کلمہ پڑھنا اور حیا شرم کرنا اور مخلوق کی ایذا کے روادار نہونا ایمان کا مقتضا ہی * أَخْرَجَ الشَّيْخَانِ

عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ * ترجمہ * مشکواۃ کے کتاب الایمان مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ انس رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان نہین ہوتا کوئی تم مین سے * مگر جب کہ ہون مین دوست اُسکے نزدیک اُسکے باپ سے زیادہ اور بیٹے سے زیادہ اور سب لوگون سے زیادہ * ف * یعنے آدمی جب پیغمبر خدا ﷺ کو اپنے ماباپ سے اور اولاد سے اور تمام مخلوقات سے زیادہ دوست جانے * اور سبکی دوستی سے زیادہ اُنکی محبت دل مین رکھے تو سب کی مرضی سے زیادہ اُنکی مرضی کے کام مقدم کرے * اور حضرت کی حدیث کو سبکے قول سے زیادہ مقدم جانے * اور حضرت کے فرمانے کو سبکے کہنے پر زیادہ معتبر سمجھے تب مسلمان ٹھہرے اور نہین تو نہین * اور محبت اسیکا نام ہی کہ محبوب کی مرضی موافق کام کیجئے * اور اُسکا نام محبت نہین کہ صرف زبان سے کہہ دے کہ ہمکو محبت ہی * اور محبوب کا کہنا نہ مانے یا محبوب کی مرضی کے خلاف کام کرے * اس سے معلوم ہوا کہ اگر آدمی کو کسی پیر فقیر درویش عالم مولوی ماباپ امیر بادشاہ کا کام یا قول خلاف حدیث

کے معلوم ہو تو اُسکو رد کرے * اور اگر کوئی اُسکو مانے
اور حدیث کو نمانے تو وہ مسلمان نہین * اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ
عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ثَلٰثٌ مَنْ کُنَّ
فِیْہِ وَجَدَ بِھِنَّ حَلَاوَۃَ الْاِیْمَانِ مَنْ کَانَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ
اَحَبَّ اِلَیْہِ مِمَّا سِوَاھُمَا وَمَنْ اَحَبَّ عَبْدًا لَا یُحِبُّہٗ اِلَّا لِلّٰہِ
وَمَنْ یَّکْرَہُ اَنْ یَّعُوْدَ فِی الْکُفْرِ بَعْدَ اِنْ اَنْقَذَہُ اللّٰہُ مِنْہُ
کَمَا یَکْرَہُ اَنْ یُّلْقٰی فِی النَّارِ * ترجمہ مشکوٰۃ کے
کتاب الایمان مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ انس
رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ تین باتین جسمین
ہون اُسنے ایمان کا مزا پایا * جسکے نزدیک اللہ اور اللہ
کا رسول سب سے زیادہ دوست ہون * اور جو دوست رکھے
کسی بندے کو کہ نہ دوست رکھتا ہو اُسکو مگر اللہ کے واسطے
اور جسکو برا لگے یہہ کہ پھر جاوے کفر مین بعد اُسکے کہ صاف
کیا اُسکو اللہ نے کفر سے * جیسے برا لگتا ہی آگ مین پڑنا
* ف * یعنے جس مین یے تین خصلتین ہون کہ سب سے زیادہ
اللہ اور رسول کی محبت رکھے * دوسری یہہ کہ اللہ وفی اللہ
کے بندے سے محبت رکھنی * تیسری یہہ کہ جب اللہ نے کفر
سے بچا کر مسلمان کیا پھر کفر مین جانیکو یعنے کفر کے کام کرنے

کو ایسا برا جانے جیسا آگ میں گھسنے کو برا جانتا ہی تو اُس
شخص نے ایمان کا مزا پایا * یعنے تب اُسپر ایمان کی خوبیاں
کھلتی ہیں * اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رض
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ذَاقَ طَعْمَ الْاِيْمَانِ مَنْ رَضِيَ
بِاللهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا * ترجمہ مشکواۃ
کے کتاب الایمان میں لکھا ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ عبد المطلب
کے بیٹے عباس رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ
مزا ایمان کا اُسنے چکھا جو خوش ہو اللہ کے اپنا رب ہونے پر *
اور اسلام اپنا دین ہونے پر اور محمد ﷺ اپنا پیغمبر ہونے پر * ف *
یعنے جو شخص یہ بات سمجھ کر مطمئن اور خوش ہو * کہ اللہ
میرا رب ہی اور دین میرا اسلام ہی اور محمد ﷺ میرا
پیغمبر ہی تو اُسنے ایمان کا مزا پایا * اور مزا تبھی ملتا ہی جب
دل میں بات خوب مضبوطی سے سما جاوے * اور جسکے دل
میں یہ بات سمائی اور اُسکو اطمینان ہو گیا * اس بات پر کہ اللہ
ہی میرا پروردگار ہی تو ہرگز اور کی طرف اُسکے بے حکم رجوع
نکریگا * اور جسکے دل میں یہ بات سمائی اور اُسکو اس بات
پر اطمینان ہو گیا کہ میرا دین اسلام ہی ہی تو اور دینوں کی بات
پر ہرگز نہ چلیگا * اور جسکے دل میں یہ بات سما گئی اور

اطمینان ہو گیا کہ پیغمبر سچے محمد ﷺ ہیں * تو پھر وہ اُن کے سوا اور کسی کی راہ و روِیہ اور رسم پر ہرگز نہ چلیگا * اور کسیکا حکم خلاف اُن کے نہ مانیگا * اَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ عَنْ اَنَسٍ رض اَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ صَلَّى صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَكَلَ ذَبِيْحَتَنَا فَذَالِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِيْ لَهُ ذِمَّةُ اللهِ وَذِمَّةُ رَسُولِهِ فَلَا تُخْفِرُوا اللهَ فِيْ ذِمَّتِهِ * ترجمہ مشکوٰۃ کے کتاب الایمان میں لکھا ہی کہ بخاری نے ذکر کیا کہ انس رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ جسنے نماز کی ہماری طرح اور متوجہ ہوا ہمارے قبلہ کی طرف اور کھانا ہمارے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا تو وہ مسلمان ہی کہ خدا کے امان میں ہی * اور اُسکے رسول کے امان میں ہی سو عہد شکنی نکرو اللہ کی امان میں * ف * نماز ایمان کی نشانی ہی گویا اسلام کی وردی ہی کہ اُسکے بدون آدمی مسلمان نہیں معلوم ہوتا * اور یہودیون کے یہان نماز میں رکوع نہ تھا اور نصاری کی نماز میں سجدہ نہیں اور یہود نصاری بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے ہیں * سو فرمایا کہ جسنے ہماری طرح نماز کی ساتھہ رکوع و سجدے کے اور کعبہ کی طرف متوجہ ہوا تو معلوم ہو گیا کہ یہہ شخص دین محمدی میں ہی * اور جب

اُسنے اور مسلمانون کے ہاتھہ کا ذبح کیا ہوا حلال جانور کھایا تو معلوم ہوا کہ یہہ اور سب مسلمانون کو اپنا بھائی جانتا ہی * تو اُسکو بھی مسلمان جانو کہ اُسکو اللہ ورسول نے امان دی ہی * اُسکو ناحق مارنا اور اُسکا مال لینا حرام ہی * سو اُسکو امان دو اور اُسکا خون مت کرو اور اُسکا مال مت چھینو * کہ یہہ اللہ کی دی ہوئی امان مین رخنہ ہوتا ہی اور بدقولی ہی * اِس سے معلوم ہوا کہ کسی مسلمان کو جان ومال کی ایذا نہ دینا علامت اسلام کی ہی * اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ مسلمانون کی طرح نماز پڑھنا اور مسلمانونکے ہاتھہ کا حلال جانور ذبح کیا ہوا کھانا بھی علامت اور نشانی اسلام کی ہی * کہ جو شخص ایسا کرے اُسکو مسلمان کہنا چاہئے اور ایمان دار جاننا چاہئے * پھر اُسکے دل کا عالم اللہ ہی

اَخرَجَ اَبُوداوُدَ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ اَحَبَّ لِلّٰہِ وَاَبْغَضَ لِلّٰہِ وَاَعْطٰی لِلّٰہِ وَمَنَعَ لِلّٰہِ فَقَدِ اسْتَکْمَلَ الْاِيْمَانَ * ترجمہ مشکواۃ کے کتاب الایمان مین لکھا ہی کہ ابوداود نے ذکر کیا کہ ابوامامہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ جسنے کسی کو دوست رکھا اللہ کیواسطے اور دشمن رکھا اللہ کے واسطے * اور دیا اللہ کے واسطے

اور نہ یا اللہ کے واسطے * تو البتہ پورا کر لیا اپنا ایمان * ف *
یعنے جو کوئی کسی سے دوستی محبت رکھتا ہی تو کچھ سبب
سے رکھتا ہی * مثلا ماں باپ سے اسواسطے کہ اُنہوں نے
پرورش کیا * اور پیر اُستاد سے اسلئے کہ اُنہوں نے نیک
راہ بتائی * اور حاکم اور بادشاہ سے اسواسطے کہ اُن کی
حمایت اور رعایت میں ہر شخص رہتا ہی * اور کسی
سے اسواسطے کہ وہ سخی ہی * اور کسی سے اسواسطے
کہ اُسکی صورت اور وضع اچھی معلوم ہوتی ہی آدمی محبت
رکھتا ہی * اور کسی سے اسلئے محبت ہوتی ہی کہ دوست
کا دوست ہی * یا دوست کے دشمن ہی * پھر اسی طرح
حال بغض عداوت دشمنی کا بھی ہی * اور کسی سے
دشمنی اور بغض کچھ سبب سے رکھتا ہی * پھر اسی طرح
جو کوئی کسیکو کچھ دیتا ہی یا نہیں دیتا ہی تو بھی کچھ سبب
ہوتا ہی * پھر بعضے شخص ایسے ہیں جن سے محبت دوستی
رکھنے کو خدا نے حکم دیا ہی * جیسے پیغمبر اور اولیاء اللہ اور
شہدا اور عالم اور درویش اور کل مسلمان اور فرشتے *
اور بعضے وے ہیں جنسے بغض و عداوت رکھنے کا حکم دیا ہی *
مارے خدا کی درگاہ سے راندے گئے ہیں * جیسے شیطان اور

کافر آدمی اور کافر جن * تو جو شخص ایسا ہو کہ جسے اللہ نے
دوستی محبت کا حکم دیا ہی اُس سے محبت رکھے اللہ کا مقبول
سمجھ کر * یا کسی سے عداوت دشمنی رکھے * تو بھی
اس سبب سے کہ یہہ خدا کی مرضی کے خلاف کام کرتا ہی یا سبب
ضلالت کا ہی * اور اگر کچھ دیوے تو ایسی ہی جگہہ دیوے
جہان خدا نے دینے کا حکم دیا * اور نہ دیوے تو اس سبب سے
نہ دیوے کہ خدا نے اس جگہہ دینے کو منع کیا ہی * تو اُس
شخص کا ایمان کامل ہی * اس سے معلوم ہوا کہ اپنے حب
اور بغض کو اور سخاوت اور بخل کو خدا کی مرضی کے تابع
کر دینا موجب کمال ایمان کا ہی * أَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ وَ
النَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللهِ ﷺ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ
وَالْمُؤْمِنُ مَنْ أَمِنَهُ النَّاسُ عَلَى دِمَائِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ *
ترجمہ مشکوۃ کے کتاب الایمان میں لکھا ہی کہ ترمذی اور
نسائی اور بیہقی نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ رض سے نقل کیا
کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان کامل وہ ہی جسکی
زبان اور ہاتھہ سے اور مسلمان سلامت بچے رہیں * اور مومن
کامل وہ ہی جسکو امانت دار جانیں لوگ اپنے خونوں

پر بعض جانون پر اور اپنے مالون پر * ف * معنے جس مسلمان کی زبان سے اور ہاتھ سے کسی مسلمان کو ایذا نہ پہنچے * مثلا زبان سے کسی مسلمان کی غیبت نکرے چغلی نہ کھاوے تہمت جہان نکرے کسی مسلمان پر لعنت نکرے گالی نہ دے طعنہ نہ دے * کسی مسلمان سے جھگڑا نکرے کسی مسلمان کا چھپا بھید ناحق ولی سخت گوئی درشتی نکرے * کسی مسلمان کو بد دعا نہ دے کسی مسلمان کا برا نام نہ ٹھہراوے * کسی مسلمان کو نہ ڈراوے اور مسلمان کی بات نہ کاٹ دے * کسی مسلمان کو رستہ نہ بھلا دے کسی مسلمان کے حق میں جھوٹھی گواہی نہ دے * اور مثلا ہاتھ سے کسی مسلمان کو ناحق قتل نکرے زخمی نکرے مارے نہیں مال نہ لیلے * مسلمان کے گھر میں آگ نہ لگا دے تو وہ کامل مسلمان ہی * اور جس سے لوگونکو اپنی جان اور مال کا خوف نہو بلکہ لوگ اسکو اپنی جان اور مال کا آپنی نگہبان جانیں وہ مومن کامل ہی * اَخْرَج اَلْبَیْہَقِیُّ فِي شُعَبِ الْاِیْمَانِ عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ قَلَّمَا خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ اِلَّا قَالَ لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا اَمَانَةَ لَهُ وَلَا دِیْنَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهُ * ترجمہ مشکوۃ کے کتاب الایمان میں لکھا ہی کہ بیہقی نے اپنی کتاب شعب الایمان میں ذکر کیا کہ انس

رض نے کہا کہ کم ایسا ہوا کہ خطبہ پڑھا ہمارے واسطے پیغمبر خدا صلعم نے مگر یہی فرمایا کہ جسکو امانت نہین اُسکا ایمان نہین * اور جسکا قول و عہد مضبوط نہاین اُسکا دین نہین * ف * یعنے جو امانت دار نہین اور جسکو اپنے قول قرار نباہنے کا لحاظ نہین اُسکا ایمان اور دین بھی نہاین * یعنے ایمان اور دین مین اُسکے نقصان ہی کامل نہین * اس سے معلوم ہوا کہ امانت داری اور قول قرار نباہنا علامت کمال ایمان کی ہی * اَخْرَج مُسْلِمٌ عَنْ جَابِرٍ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہ صلعم ثِنْتَانِ مُوْجِبَتَانِ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُولَ اللّٰہ مَا الْمُوْجِبَتَانِ قَالَ مَنْ مَاتَ یُشْرِكُ بِاللّٰہ شَیْأً دَخَلَ النَّارَ وَمَنْ مَاتَ لَا یُشْرِكُ بِاللّٰہِ شَیْأً دَخَلَ الْجَنَّةَ * ترجمہ مشکوٰة کے کتاب الایمان مین لکھا ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ جابر رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ دو واجب کرنے والیان ہین * ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا دو واجب کرنے والیان ہین * فرمایا جو مرا کہ وہ شریک کرتا تھا اللہ کے ساتھہ کسی چیز کو وہ گیا دوزخ مین * اور جو مرا کہ نہاین شریک کرتا تھا ساتھہ اللہ کے کسی چیز کو داخل ہوا بہشت مین * ف * یعنے شرک کرنے سے دوزخ واجب ہوجاتا ہی

اور توحید بہشت واجب کرتی ہی * اَخرَجَ اَحمَدُ عَن اَبِی اُمَامَۃَ اَنَّ رَجُلاً سَاَلَ رَسُولَ اللہ ﷺ مَا الْاِیمَانُ قَالَ اِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ وَسَاءَتْكَ سَیِّئَتُكَ فَاَنتَ مُؤمِنٌ * ترجمہ مشکوٰۃ کے کتاب الایمان بیچ لکھا ہی کہ احمد نے ذکر کیا کہ ابو امامہ نے نقل کیا کہ ایک شخص نے عرض کیا رسول خدا ﷺ سے کہ کیا چیز ہی ایمان فرمایا کہ جب اچھی لگے تجھکو اپنی نیکی اور بری لگے تجھکو اپنی بدی تو تو مومن ہی * ف * یعنے جب اچھی بات اچھی لگے اور برا کام برا معلوم ہو * اور جب اچھی بری بات بیچ تمیز نرہے تو ایمان نہیں * اَخرَجَ اَحمَدُ عَن عَمرِو بنِ عَبَسَۃَ قَالَ اَتَیتُ رَسُولَ اللہ ﷺ فَقُلتُ یَا رَسُولَ اللہ مَن مَعَكَ عَلٰی هٰذَا الْاَمرِ قَالَ حُرٌّ وَعَبدٌ قُلتُ مَا الْاِسلَامُ قَالَ طِیبُ الْكَلَامِ وَاِطعَامُ الطَّعَامِ قُلتُ مَا الْاِیمَانُ قَالَ اَلصَّبرُ وَالسَّمَاحَۃُ * ترجمہ مشکوٰۃ کے کتاب الایمان بیچ لکھا ہی کہ امام احمد نے ذکر کیا کہ عبسہ کے بیٹے عمر نے نقل کیا کہ میں آیا پیغمبر خدا ﷺ کے پاس پھر عرض کیا میں نے یا رسول کون تمہارے ساتھ ہی اس کام پر فرمایا میان اور غلام * میں نے کہا اسلام کیا چیز ہی * فرمایا اچھی بات بولنی اور کھانا کھلانا * میں نے

کہا ایمان کیا چیز ہی * فرمایا صبر کرنا اور جوانمردی * ف * یعنے یہیں باتیں پوچھیں حضرت سے * ایک یہہ کہ تم کس پر پیغمبر ہو اور تمہارے حکم میں کون کون ہیں * حضرت نے فرمایا کہ خواہ بندہ ہو خواہ غلام سب پر میں پیغمبر ہوں * اور سب میرے ساتھ ہیں * دوسری یہہ کہ اسلام کیا چیز ہی فرمایا کہ ہر شخص سے اچھی بات بولنی نرمی ملا ئمت خوش خلقی سے اور نصیحت کردینی * سلام علیک کرنا اور لوگوں کو کھانا کھلانا * تیسری یہہ کہ ایمان کیا چیز ہی فرمایا کہ صبر کرنا اور دلیری مردانگی کرنی * سو اسمیں بہت باتیں آگئیں جیسے مشکل عبادت سے دل نہ چرانا اور مصیبت میں نہ گھبرانا * اور دینداری نہ چھوڑنا اور زنا لواطت سے بچنا * اور مکروہات اور شبہات سے پرہیز کرنا * اور کافروں کی لڑائی سے نہ بھاگنا * غصہ تھامنا برے برے کاموں میں تنگدل ہونا * لوگوں کے بھید نہ کھولنا امانت داری کرنی دنیا کی لذتوں میں مشغول نہونا * یہہ سب صبر اور دلیری سے متعلق ہی * خرج احمد وَاَبُوداؤُدَ وَالتِّرمِذِيُّ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَاَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ

فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ كَأَنَّ هٰذِهٖ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَأَوْصِنَا
فَقَالَ أُوْصِيكُمْ بِتَقْوَى اللهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ كَانَ عَبْدًا
حَبْشِيًّا فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِي فَسَيَرَى اخْتِلَافًا
كَثِيرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ
فَتَمَسَّكُوا بِهَا وَعَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ
الْأُمُورِ فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ *

ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ مین
لکھا ہی کہ امام احمد اور ابو داود نے ذکر کیا کہ ساریہ کے بیٹے
عرباض نے نقل کیا کہ نماز پڑھائی ہمکو یعنی امامت کی رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن پھر متوجہ ہوئے ہماری طرف اپنا منہ
کرکے تو نصیحت کی ہمکو خوب نصیحت کہ روئین اُس سے
آنکھین اور ڈر گئے اُس سے سب کے دل * سو کہا
ایک آدمی نے یا رسول اللہ گویا یہ نصیحت رخصت کرنیوالیکی ہی
تو وصیت کرو ہمکو تو فرمایا کہ مین تمکو وصیت کرتا ہون خدا سے
ڈرنے کی اور حاکمون کے حکم قبول کرنے کی اور فرمانبرداری
کرنے کی اگرچہ غلام حبشی حاکم ہو * پھر جو کوئی جیتا رہا تم مین
سے بعد میرے تو آخر کو دیکھیگا اختلاف بہت * تو لازم
پکڑو اپنے اوپر میرے روئیے کو اور میرے خلیفون کے روئیے کو کہ

ہوتے خوبیون والی نیک راہ پائے ہوئے ہین مضبوط پکڑیو
اُس روئے کو اور زور سے پکڑیو اُسکو دانتون سے * اور بچیو نئے
کامون سے اسواسطے کہ ہر نئی چیز بدعت گمراہی ہی * ف *
یعنے خدا کا خوف رکھیو نا کہ برے کام نہووین * اور اگر برا کام ہو بھی
جاوے تو بہ سبب خوف خدا کے توبہ نصیب ہو * اور
نہ اگر خدا کا خوف ہو تو نیک کام بھی ہون * اور وقت کے حاکم
کے حکم مانیو بغاوت مت کیجیو اور حاکم کے کم ذات ہونے
کا لحاظ نکیجیو اگرچہ غلام حبشی حاکم ہو تو بھی اُسکی
فرمابرداری اور اطاعت کیجیو * مگر اُسی امر مین جو خدا کی مرضی
کے خلاف نہو * اور اخیر زمانہ کے لوگون مین اختلاف بہت پڑیگا
تو تم میرا رویہ اور میرے اصحابون کا رویہ جو میرے نایب
ہونگے خوبیون والی نیک راہ پر * سو خوب مضبوط اختیار کیجیو
جیسے کوئی دانتون سے چیز مضبوط زور سے پکڑتا ہی * ویسے
میرے رویہ کو اور میرے یارونکے روئے کو اختیار کیجیو اور
کسیطرح نہ چھوڑیو * اور نئے نئے کامون سے ہر طرح بچیو
پرہیز کیجیو * اسواسطے کہ نئے کام کا نام بدعت ہی * اور جو
بدعت ہی وہ گمراہی ہی * تو نئے کامون کے سبب گمراہی
مین پڑ جاوگے * بدعت کا حال اور نئے کامونکی تفصیل پہلے معلوم

ہو جاوے گی * اس مقام پر اتنا معلوم رہے کہ اسلام کا یہہ لغمہ ہی
کہ خدا کا خوف رہے اور حاکم مسلمان سے بغاوت نکرنے * اور
حضرت کے اور اصحاب کی رسموں پر چلے اور نئی نئی یعنی
بدعت نکے کاموں سے پرہیز کیجئے * اور جو پرہیز نکرے
وہ ایک راہ گمراہی کی چلتا ہی * أخرج أحمد والنسائي
والدارمي عن عبد الله بن مسعود رض قال خط لنا
رسول الله ﷺ خطا ثم قال هذا سبيل الله ثم خط خطوطا عن
يمينه وعن شماله وقال هذه سبل على كل سبيل منها شيطان
يدعوا اليه وقرء وان هذا صراطي مستقيما فاتبعوه الآية *
ترجمہ مشکواۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ میں
لکھا ہی کہ امام احمد اور نسائی اور دارمی نے ذکر کیا کہ
عبد اللہ بن مسعود رض نے نقل کیا کہ ایک لکیر کھینچی
ہمارے سمجھانے کو پیغمبر خدا ﷺ نے * پھر فرمایا کہ یہہ
اللہ کی راہ ہی پھر اور لکیریں بنائیں اسکے داہنے اور بائیں
طرف * اور فرمایا کہ یہ کئی راہ ہیں کہ ہر راہ پر ایک
ایک شیطان ہی کہ اپنی طرف بلاتا ہی * اور پڑھی حضرت نے یہہ
آیت وان ہذا صراطی مستقیما فاتبعوہ آخیر آیت تک
* ف * یعنی اللہ تعالی فرماتا ہی کہ یہہ شریعت میری سیدھی ہی

راہ ہی اسپر چلو اور کئی راہین نہ چلو کہ وہ راہین تمکو سیدہی راہ سے
بہکا دینگی * سو حضرت نے اُسکی مثال بنا کر یہ سمجھایا کہ
شریعت کی راہ خدا کی طرف سیدہی گئی ہی * اور اس
راہ کے آس پاس لوگون نے بدعت کی راہین نکال کر اس
راہ مین ملا دین ہین * سو اُن راہون پر ایک ایک شیطان
بیٹہا ہی اور اپنی طرف بلاتا ہی اور اُس بدعت کی خوبیان
اور اُسمین توجیہین اور حیلے سوجہاتا ہی * سو تم اُن راہون
پر نہ چلو صرف اللہ کی بتائی شریعت کی سیدہی راہ پر چلو
جسکو اللہ نے اپنی سیدہی راہ فرمایا * اور جو اور راہین
چلوگے اور دین مین نئی نئی راہین رسمین نکالوگے اور
جاری کروگے تو سیدہی شریعت یعنے خدا کی راہ سے
بہٹک جاؤگے * اِس سے معلوم ہوا کہ ایمان کا مقتضا یہی ہی
کہ قرآن و حدیث ہی کی راہ سیدہی شریعت کو اختیار
کرے * اور راہین نہ چلے اور جو کوئی اور راہین چلے یا شریعت
مین کوئی نئی راہ نکالے تو وہ شیطان کی راہ پر جاتا ہی * اخرج
التِرمذی عن بِلال بنِ الحارِث المزنی قال قال رسول
اللہ ﷺ من احیی سنۃ من سنتی قد امیتت بعدی فان
لہ من الاجر مثل اجور من عمل بہا من غیر ان ینقص

مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئاً وَمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةً ضَلَالَةً لَا يَرْضَاهَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْئاً * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ میں لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ بلال ابن حارث المزنی نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے جلایا یعنے جاری کیا میری مسنونوں میں سے کسی سنت کو کہ وہ سنت میرے بعد متادی گئی ہو * تو اسکو ثواب ہوگا اسقدر جسقدر ثواب ہوگا سنت پر عمل کرنے والے کو * بے اسکے کہ کم کیا جاوے عمل کرنے والے کے ثوابوں سے کچھ * اور جس نے نئی نکالی بدعت گمراہی کہ راضی نہیں اس سے اللہ اور رسول اُسکے گناہ ہوگا عمل کرنے والوں کے گناہ برابر اور کم نہوگا اُنکے گناہوں سے کچھ * ف * جب دنیا میں کسی جگہہ نیک لوگ سنی زیادہ ہوجاتے ہیں تو گویا بدعت مرجاتی ہی * اور جب بد لوگ بدعتی زیادہ ہوتے ہیں تو سنت اُٹھہ جاتی ہی گویا مرجاتی ہی * پھر جو شخص اُس سنت کو پھر جلاوے زندہ کرے یعنے جاری اور رایج کرے اور لوگ اُس سنت پر عمل کریں * تو جتنا ثواب عمل کرنے والے کو ہو اُسے بقدر اُس

سنت کے جاری کرنے والے کو ہو * اور عمل کرنے والے کا ثواب
کم نہو بلکہ خود اللہ تعالی علیحدہ ثواب دے * پھر جب تک
جسقدر لوگ عمل کرتے جاوین اُسیقدر اُسکو ثواب
زیادہ ملتا جاوے * ایسا ہی جو شخص بنائی ہوئی بدعت پھر
جاری کردے اور لوگ اُسکے موافق عمل کرین تو جسقدر
اُس بدعت کرنے والے کو گناہ ہو اُسیقدر اُس جاری کرنے
والیکو ہوتا جاوے * پھر جسقدر لوگ اُس بدعت پر عمل
کرتے جاوین اُسیقدر اُس رایج کرنے والے پر گناہ ہوتا
جاوے * مثلاً تراویح کی نماز پڑھنے والے کو ثواب ہوتا ہی اُسقدر
اکیلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ہوتا جاتا ہی * اسواسطے کہ اُنہون
نے اِس سنت کو جاری اور رایج کیا ہی * اب بھی بہت
سنتین ہندوستان مین مٹ گئین ہین * جیسے بیوہ عورتونکا نکاح
ثانی اور ولیمہ کا کھانا اور اُونٹ اور خچر گدھے کی سواری
وغیرہ * تو جو کوئی اب ان سنتونکو جاری کردے تو جسقدر
اُس عمل کرنے والونکو ثواب ہو اُسیقدر اُس جاری
کرنے والے کو ہوتا جاوے * یا مثلاً جسقدر تعزیہ دارونکو ہر
سال ہمیشہ گناہ بڑھتا جاتا ہی اُسیقدر اُسکو گناہ بڑھتا
جاتا ہی جسنے پہلے تعزیہ داری محرم کی ایجاد کی * آخرج

الترمذي عن عمرو بن عوف قال قال رسول الله ﷺ
إن الدين ليأرز إلى الحجاز كما تأرز الحية إلى
جحرها وليعقلن الدين من الحجاز معقل الأروية
من رأس الجبل إن الدين بدأ غريبا وسيعود كما بدأ
فطوبى للغرباء وهم الذين يصلحون ما أفسد الناس
من بعدي من سنتي * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الاعتصام
بالکتاب والسنۃ میں لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ عمرو بن عوف
نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ دین گھسیگا حجاز کے ملک کی
طرف جیسے سانپ گھستا ہی اپنے بل کی طرف اور پناہ پکڑیگا
دین حجاز کے ملک میں جیسے پہاڑی بکری پناہ پکڑتی پہاڑ کی چوٹی میں *
بیشک دین ظاہر ہوا مسافر اور اب ہو جاویگا جیسا پہلے ظاہر ہوا تھا *
سو کیا اچھا حال ہی مسافروں کا اور وہ لوگ ہیں جو
سنوارتے ہیں جو بگاڑا لوگوں نے بعد میرے میری
عادت میں * ف * یعنی آخر زمانے میں اعمال اسلام اور دین
کی باتیں ایسی ہو جاوینگی جیسے مسافر ہوتا ہی کہ کوئی
اُسکو نہیں پہچانتا * اور لوگ اُسکو بیگانا جانتے ہیں * اور ابتدا
میں بھی اسلام کو کوئی نہیں جانتا تھا اور عرب کے کافر مسلمانوں کو
انگشت نما کرتے تھے * ویسے ہی آخر زمانے میں دین اسلام

کی اصل باتوں کو کوئی نہ پہچانیگا اور مسلمانوں کو لوگ انگشت نما کرینگے * تو کیا اچھا حال ہوگا اُن لوگوں کا جو بدعت کو مٹاویں اور سنت کو جاری کریں * اور جو سنت جاری نرہا اور بدعتی لوگ جو اسلام میں نئی نئی باتیں نکال کر دین کو بگاڑدیں اسکو سنوار کر درست کرتے ہیں * اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ آخر زمانے میں دین ملک عرب میں رہیگا اور اطراف سے جاتا رہیگا * غرض کہ جو لوگ سنت کو جاری کریں اور بدعت کو رد کریں اُنکا بڑا مرتبہ ہی * اور یہہ بات دینداری کی ہی

أَخْرَجَ أَحْمَدُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّهُ سَئَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ أَفْضَلِ الْإِيْمَانِ قَالَ أَنْ تُحِبَّ لِلّٰهِ وَتُبْغِضَ لِلّٰهِ وَتُعْمِلَ لِسَانَكَ فِي ذِكْرِ اللّٰهِ قَالَ وَمَاذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَأَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَتَكْرَهَ لَهُمْ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ

ترجمہ مشکواۃ کے کتاب الایمان میں لکھا ہی کہ امام احمد نے ذکر کیا کہ معاذ بن جبل نے نقل کیا کہ میں نے پوچھا پیغمبر خدا ﷺ سے کہ افضل ایمان کیا ہی فرمایا یہہ ہی کہ تو دوستی رکھے اللہ کے واسطے اور بغض رکھے اللہ کے واسطے * اور جاری رکھے اپنی زبان کو اللہ کے ذکر میں * عرض کیا معاذ نے کہ اور کیا ہی یا رسول اللہ فرمایا اور یہہ کہ اچھا جانے

تو لوگون کے لئے جو اچھا جانے اپنی جان کے لئے * اور برا جانے لوگون کے واسطے جو برا جانے اپنے لئے * ف * یعنے جسکی دوستی کو اللہ نے فرمایا اُس سے دوستی رکھے اور جس سے بغض رکھنے کو فرمایا اُس سے بغض رکھے * اور اللہ کے ذکر سے کبھی غافل نہووے * اور جو چیز اپنے حق مین اچھی جانے وہی چیز اور لوگون کے بھی حق مین اچھی جانے * اور جو چیز اپنے حق مین بری سمجھے وہ اورون کے حق مین بھی بری سمجھے * ان آیتون اور حدیثون سے معلوم ہوا کہ دین مسلمانی کے یہ کام ہین کہ اللہ تعالی کو ہر صفت مین واحد سمجھنا اُسکے سب اوصاف کسی اور مین نجاننا * محمد ﷺ کو اُسکا رسول مقبول جاننا اور سب رسولون کو برحق جاننا * اُنکی اور سب کا روبیہ اختیار نکرنا اور نماز دل لگاکر وقت پر پڑھنا زکوۃ دینا رمضان کے روزے رکھنا حج کرنا لغو کام بیہودہ نکرنا زنا سے بچنا امانت داری کرنی قول قرار نباہنا * جب اللہ کا ذکر آوے ڈرجانا * اور خدا کا خوف دل مین رکھنا اُسکے کلام کو شوق سے سننا * اُسپر یقین لانا لوگون کو کھانا کھلانا خیرات کرنا کافرون کے ملک سے نکل جانا * جہاد کرنا مہاجرون کی خاطرداری کرنی اپنے پاس اُنکو رکھنا اُنکی مدد کرنی جہاد کے کام مین اپنا مال خرچنا * سب

کام اپنے پیغمبر خدا ﷺ کی حدیث کے موافق کرنا * رستے سے تکلیف کی چیز دور کرنی شرم رکھنی * پیغمبر خدا ﷺ کو ماباپ اولاد وغیرہ تمام مخلوق سے زیادہ محبوب رکھنا * خدا کے محبوبوں سے محبت کرنی کفر کے کام سے بیزار رہنا * خدا تعالی پر بھروسا رکھنا دین اسلام میں شک نہ لانا مسلمان کے نقصان کا زمہ دار نہونا * حب اور بغض اور سخاوت اور بخل اپنا سب اللہ تعالی کی مرضی کے تابع رکھنا زبان اور ہاتھ سے کسی مسلمان کو ایذا نہ پہنچانی * نیک کام سے خوش ہونا بد کام سے ناخوش ہونا * لوگوں سے اچھی بات کہنی سلام علیک کرنا صبر اور مردانگی اختیار کرنا حاکم مسلمان کی تابعداری کرنی * حضرت کے اور حضرت کے اصحابوں کے رویہ کو خوب مضبوط پکڑنا * اور بدعت سے بچنا سنت کو کوشش کر کے جاری کرنی بدعت کو کوشش کر کے مٹادینی * سب آدمیوں کی خیر خواہی کرنی کہ یہ باتیں اصل دینداری کی ہیں * ان باتوں سے اور ہزاروں باتیں نکلتی ہیں * پھر جو باتیں اس کے برخلاف ہیں وہ باتیں بددینی کی ہیں * ان سے دین جاتا ہی اور کفر آتا ہی خدا محفوظ رکھے * آمین *

* الفصل الثالث في ذكر الايمان بالقدر *

ترجمہ تیسری فصل ایمان بالقدر کے ذکر میں * ف * یعنے اس فصل

میں اُن آیتوں اور حدیثوں کا ذکر ہی جس سے یہہ بات ثابت
ہوتی ہی کہ تقدیر پر یون یقین رکھنا چاہئے اور یون نہ رکھنا
چاہئے * سو جاننا چاہیے کہ خدا تعالی کے کام کرنے کو اور اندازہ
کرنے کو قضا اور قدر کہتے ہیں * یعنے اللہ تعالی سب مخلوق کے
پیدا کرنے سے پہلے ہر مخلوق کے حق میں اُسکا حال ٹھہرا دیا *
اور اندازہ کردیا گویا حکم کردیا کہ یہہ چیز ایسی ہوگی اور فلانے
فلانے کام کریگی اور ابتدا اور انجام اُسکا یون ہوگا اور
ہر چیز بے جان اور جاندار کو اللہ ہی نے پیدا کیا * اور جاندار
چیز سے جو کام ہوتے ہیں اور جو ارادہ دل میں پڑتا ہی وہ بھی
اللہ ہی پیدا کرتا ہی * اس بات کو ماننے اور اس بات پر یقین لانیکا نام
ایمان بالقدر ہی * پھر جو شخص اُسکے برخلاف جانے کہ بندہ اپنے کام آپ پیدا
کرتا ہی اور جو کچھ وہ بندہ کرتا ہی وہ خود کرتا ہی * یا بعضے بعضے کام اللہ
کے ارادے کے خلاف کرتا ہی * یا فلانی بات جو دنیا میں ہوئی
اُسکا حال آگے سے اللہ تعالی کو معلوم نتھا ایسے شخص
کو قدریہ کہتے ہیں یعنے تقدیر کا منکر * کہ وہ بندون میں صفت
خالقیت کی ثابت کرتا ہی * اور جو شخص یہہ بات جانے
کہ آدمی کو مطلق اپنے کام میں کچھ ذرہ بھی اختیار نہیں * جو کچھ
اس سے ہوتا ہی نیک و بد اللہ تعالی ہی کرتا ہی * اور آدمی

اور ہر جا نور محض مجبور اور بے اختیار محض ہی * یعنی کہ کفر اور
گناہ بھی اللہ ہی کراتا ہی ایسے شخص کو جبریہ کہتے ہیں یعنے
جبر کا اعتقاد رکھتا ہی * سو یہہ عقیدہ بھی غلط ہی اسواسطے
کہ یہہ بات بیشک ہی کہ آدمی میں کچھ فی الجملہ ارادہ
اور اختیار بھی ہی کہ اُسی کے سبب بعض کام کرنا اور
بعض کام نکرنا اُس سے ظاہر ہوتا ہی * آدمی کے چلنے میں اور
پتھر کے لڑکھنے میں فرق ہی * کہ آدمی خود چل سکتا ہی
اور پتھر نہ خود چل سکے نہ خود تھہر سکے اور آپ ہاتھ ہلانے والے
میں اور رعشے والے کے ہاتھ ہلنے میں تفاوت ہی * کہ رعشے
والا اپنا ہاتھ ہلنے سے تھام نہیں سکتا ہی اور وہ تھام سکتا
ہی * سو اسی اختیار کے اور اسقدر ارادے کے سبب
اللہ تعالی نے نیک کام کا حکم دیا اور بد کام سے منع کیا *
پھر جو کوئی بد کام کرے سزا پاوے * اور جو نیک کام کرے
جزا پاوے * اگر اسقدر بھی اختیار بندے کو نہوتا تو دنیا
میں حاکم اور عدالت چور خونی کو سزا کیون مقرر ہوتی * اور اللہ
تعالی کی طرف سے پیغمبر کیون آتے اور قرآن اور شریعت
کسواسطے اُترتے * اگرچہ نیک اور بد کام کا پیدا کرنا اللہ
ہی کا کام ہی مگر بد کام سے راضی نہیں * اور بندے کی نسبت

مین پہلے سے ہر کام کا لکھہ دینا اور بات ہی * اِس لکھہ دینے سے
یہہ نہ جانے کہ وہ بد کام سے راضی ہی * اسکی مثال ایسی ہی
جیسی بات یہہ ایک نجومی نے ایک لڑکے کا جنم پتر لکھہ
دیا * کہ یہہ لڑکا فلانے فلانے وقت مین فلانا فلانا کام کریگا اور چوری
مین پکڑا جائیگا اور قید ہوگا * پھر بعد اُسکے ایسا ہی ہوا تو اُس
چوری مین کچھہ نجومی کا قصور نہین * اُسنے تو اپنے علم کے موافق
ایک بات لکھہ دی تھی * ایسی ہی سمجھا چاہئے کہ اللہ تعالی
نے جو نصیب مین ہر ایک کے جو اُسسے ہونا تھا سو لکھہ دیا *
پھر نیکی بدی الگ الگ بتادی اور نیکی کرنے کا حکم دیا اور
بدی سے منع کیا * چنانچہ بکری کھانے کی اجازت دی اور سور
کھانے سے منع کیا * پھر بعد اسکے اگر کوئی سور کھاوے
تو اس مین اللہ تعالی پر کچھہ الزام نہین * اگرچہ اُسنے قدرت
اسکے کھانے کی بھی دی تھی پر اُس کھانے والے ہی کا
قصور ہی * اِسواسطے کہ اللہ تعالی نے اُس سے بچنے کا بھی اختیار
دیا تھا گو کہ اُسکے نصیب مین بھی لکھہ دیا تھا کہ یہہ شخص
سور کھائیگا مگر اجازت نہین دی تھی بلکہ منع کیا تھا * مگر ہان
وہ شخص سوتا ہوا اور اُسکے منہہ مین کوئی حرام چیز ڈال
دے تو البتہ وہ بے قصور مجبور ہی * سو اللہ تعالی نے مکروہ اور

بے ہوش ہوتے سوتے اور دیوانے پر حکم بھی جاری نکیا* پھر اگر
سب بکو یہہ شبہہ آوے کہ اللہ تعالی نے فلانے فلانے کو نیک
بخت مسلمان نیکوکار* اور فلانے فلانے کو کم بخت کافر بدکار
روز ازل مین کیون ٹھہرا دیا* اُسکا جواب یہہ ہے کہ اسبات کا
بھید دریافت ہونا انسان کی عقل سے باہر ہے جیسے اُسکی
جان کی حقیقت یا قبر کے عذاب کی حقیقت آدمی کی عقل کی
رسائی سے باہر ہے سمجھہ مین نہین آتی ویسے ہی یہہ بات
بھی ہے)* اور شریعت مین بھی ہمکو اسکے دریافت کرنے کا
حکم نہین ہوا* سو اسبات کے بھید کا دریافت ہونا ممکن نہین*
اور بالفرض اگر دریافت بھی ہو گیا تو دنیا اور دین کا اس
سے کچھ فائدہ نہ نکلا* بہشت کا ماننا اور دوزخ سے بچنا کچھ اسکے
دریافت پر موقوف نہین بلکہ شریعت مین ہمکو اسبات
مین گفتگو کرنے سے منع آیا ہے* پھر اسمین گفتگو اور جھگڑا
کرنا نادانی اور حماقت ہے* بلکہ جہالت اور ضلالت اور ایمان
جاتا ہے* مگر جسقدر قرآن وحدیث مین اسکا ذکر ہے اُسپر
ایمان لاوے اور چون وچرا نکرے سونپنا چاہیے* قال اللہ
تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ* ترجمہ فرمایا
اللہ صاحب نے یعنی سورہ قمر مین کہ ہم نے ہر چیز بنائی پہلے

ٹھہرا کر * ف * یعنی جو چیز ہی ظاہر اور چھپی عرش اور کرسی اور لوح اور قلم اور فرشتے اور بہشت اور دوزخ اور آسمان اور تارے اور آسمانونکی گردش اور زمین اور جو کچھ آسمان و زمین کے درمیان ہی آدمی اور جانور اور پہاڑ اور دریا اور ہوا اور آگ اور درخت جو کچھ ان چیزوں سے ملکر بنتا ہی * اور سوا اسکے جو وہم اور خیال میں آوے یا جو ہمکو معلوم نہیں سو سب اللہ تعالی نے پیدا کیا اور بنایا * اور اسکے پیدا کرنے سے پہلے اپنے نزدیک ٹھہرایا کہ یہہ چیز ایسی ہوگی اور فلانے فلانے کام اس سے ہونگے * اور فلانی فلانی برائیاں اور فلانی فلانی نیکیاں اس سے فلانے فلانے وقت وقوع میں آوینگی * اللہ تعالی حکیم مطلق ہی اور دانا * اور حکیم تب کام کرتا ہی جب اپنے نزدیک پہلے اس کام کا انجام سوچ لیتا ہی اور اول اپنے ذہن میں ٹھہرا لیتا ہی کہ اس کام کا انجام یوں ہوگا سو اللہ تعالی تو سب حکیموں کا حکیم اور سب داناؤں کا دانا ہی * اس نے جو چیز پیدا کی اسکے پیدا کرنے سے پہلے اسکا سب اندازہ ٹھہرا دیا سو اسکے موافق اس چیز سے ظہور میں آتا ہی * تو اب آدمی کو مناسب ہی کہ اگر کسی سے کچھ ضرر نقصان پہنچے تو اسکا شکوہ نکرے اور

جانے کہ اللہ تعالی نے پہلے سے یہہ بات مقدر کی تھی * اور اسمین
کچھ حکمت تھی وہ ہمارے خیال مین نہین آتا اور اگر کسی سے
کچھ فائدہ پہنچے تو شکر اعلی اللہ تعالی کا کرے کہ اُسنے ہمارے پیدا
ہونے سے پہلے ہی ہمارے واسطے یہہ فائدہ مقرر کیا تھا اور جسکے ہاتھہ سے وہ
فائدہ پہنچے اُسکو اللہ تعالی کی طرف سے اسباب ظاہری سمجھکر
اُسکا بھی احسان مانے اور شکر بھی بجالاوے اور کسیکی اگر
بری صورت دیکھے یا صورت مین کچھ نقصان دیکھے تو اُسپر
ہنسے نہین * اور یہہ جانے کہ اللہ تعالی نے اُس کو اسیطرح
پر پیدا کیا اُسمین کچھ حکمت تھی اُس شخص کا کچھ
قصور نہین * تو اُسپر ہنسنا اور طعن کرنا بھی اپنی طرف سے
نادانی ہی * پھر اگر کوئی ایسے مقام پر یون کہے کہ اللہ ہمسے
ہنسواتا ہی * تو بھی اللہ تعالی کے جناب مین سخت
بے ادبی ہی اور جہالت * اسواسطے کہ اُسنے جیسا ہنسنے کا
فی الجملہ اختیار دیا ہی ویسے ہی نہ ہنسنے کا بھی اختیار دیا
ہی * مگر ہان اعمال خالق سب چیز کا اللہ تعالی ہی * قال اللہ
تبارك وتعالى وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ * ترجمہ فرمایا
اللہ صاحب نے یعنی سورہ والصافات مین کہ اللہ ہی نے بنایا
تمکو اور جو تم کرتے ہو * ف * یعنی تمکو بھی اللہ ہی نے پیدا

کیا اور بنایا اور تم جو کام کرتے ہو وہ کام بھی اللہ ہی پیدا کرتا اگر
وہ پیدا نکرے اور روک لے تو تم سے ہرگز نہو سکے * چنانچہ
بہت کام آدمی کیا چاہتا ہی اور نہین ہو سکتے * اور بعضے کام
نہین کیا چاہتا ہی اور بے اختیاری مین ہو جاتے ہین * تو اس سے
معلوم ہوا کہ کام بھی جو آدمی کے ہاتھہ سے ہوتے ہین اُنکا
پیدا کرنے والا بھی اللہ ہی ہی * تو جو کام اپنے ہاتھہ سے اچھا
بن پڑے یا اور کسی سے اپنے حق مین اگر کچھہ سلوک ہو
تو اللہ تعالی کا شکر بجا لایا چاہیئے کہ باوجودیکہ وہی کام کا پیدا
کرنے والا ہی * اور پھر ہم کو جزائے نیک کا وعدہ دیا تو
اُسکا نہایت احسان ہی * اور جب یہہ معلوم ہو چکا کہ
ہمارے سبکے کام بھی اللہ تعالی ہی پیدا کرتا ہی * پھر ایک کو
دوسرے کی حرکات سکنات پر ہنسنا اور عیب پکڑنا اور
غیبت کرنی ہرگز نہ چاہیئے * مگر ہان جو پر اللہ تعالی نے ہم کو
حکم دیا وہ بات جدی مگر اپنی طرف سے بچا ہیئے * اور یہہ بھی دریافت
رہے کہ پیدا کرنا کام کا اور بات ہی * اور کام کے کسب کا
کچھہ فی الجملہ اختیار دینا بھی اور بات ہی * اگر کام کے کسب
کا اختیار نہو تو امر و نہی بے فائدہ ہو جاوے * اور بہشت اور دوزخ
کا بنانا اور دنیا مین پیغمبرون کا بھیجنا اور بادشاہ اور حاکم کا مقرر

کرنا لغو ٹھہرے ہو سو کام کے کسب کا تو کچھ البتہ آدمی کو اختیار دیا ہی مگر بالکل اختیار بھی نہیں دیے دیا اگر ایسا ہو تو بندہ مختار ٹھہر جاوے اور اللہ تعالی معاذ اللہ بیکار رہ جاوئے * قال اللہ تبارک وتعالی وَاعْلَمُوا اَنَّ اللّٰہَ یَحُوْلُ بَیْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِہٖ * ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورہ انفال میں کہ جان لو کہ اللہ روک لیتا ہی آدمی سے اُسکے دل کو * ف * ہر کام کا ارادہ پہلے آدمی کے دل میں ہرتا ہی * بعد اُسکے وہ کام آدمی کے ہاتھہ پانوں سے ظہور میں آتا ہی * پھر جس کام کو اللہ تعالی نہیں چاہتا ہی اُس کام سے آدمی کے دل کو روک لیتا ہی اور کرنے نہیں دیتا * چنانچہ ظاہر ہی کہ ہزاروں کام آدمی کیا چاہتا ہی یا بات کیا چاہتا ہی مگر اُس سے نہیں ہوسکتا تو اُس سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ جو کوئی آدمی کو روک لیتا ہی اور کرنے نہیں دیتا * اُسکی مثال ایسی ہی کہ جیسے کسی نے ایک جانور کے گلے میں رسی باندھی اور سرا اُس رسی کا اپنے ہاتھہ میں رکھا اور جانور کو دو کھیتوں کے بیچ میں چھوڑ دیا اور اُس کو بتا دیا کہ اِس کھیت میں سے کھائیو اور دوسری میں منہہ نہ ڈالیو * تو وہ جانور با وجودیکہ چھوٹا ہوا ہی مگر پھر بھی اُس شخص کے

اختیار میں ہی جہان میں چاہے کھانے دے جہان سے چاہے
رسی کھینچ لے اور نہ کھانے دے * ایسے ہی آدمی کا حال
سمجھنا چاہیے * اس سبب سے آدمی کا چاہنا بندگی چاہے
کے مقابل نہیں جانا * قال اللہ تبارک و تعالی وَمَا تَشَاؤُنَ
اِلَّا اَنْ یَّشَاءَ اللّٰہُ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ * ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے
سورۂ کورت میں کہ اور تم جبھی چاہو کہ چاہے اللہ سارے
جہان کا صاحب * ف * یعنے تمہارے دل میں کام کا ارادہ
ڈالنا بھی اللہ ہی کا کام ہی * جب وہ چاہے تو تمہارے بھی
دل میں وہ ارادہ ڈال دے * پھر تم اُس کام کو کرنے لگو اور
اگر وہ نچاہے تو تم ہزار چاہو کہ ہم فلانا کام کریں * مگر
تمہارے دل میں اُس کام کا ارادہ بھی مضبوط نہ بیٹھے *
پھر جب سارے مخلوق اُسی طرح پر ٹھہرے تو خدا ہی پر توکل
اور بھروسا مضبوط رکھنا چاہیے کہ سوا اُسکے نہ کوئی
سببی کا کچھ بگاڑ سکے نہ بنا سکے * پھر غیروں کی
طرف رجوع لے جانا اور غیروں کی خوشامد میں اپنے کو ذلیل
کرنا محض بے فایدہ ہی * جب وہ چاہیگا وہ لوگوں کے دل میں
ارادہ ڈال دیگا اُسکے بغیر چاہے کچھ نہیں ہوتا * اُسنے
ہی سب چیز کا اندازہ اپنے نزدیک ٹھہرا دیا پھر اُسی طرح

پیدا کیا * اور جو کام بندون سے ہوتے ہیں وہ کام بھی وہی پیدا کرتا ہی * اور جس کام سے چاہتا ہی وہی باز بھی رکھتا ہی اور جس کام کا چاہتا ہی وہی ارادہ بھی دل مین آدمی کے ڈال دیتا ہی * سو اسپر اسی طرح یقین رکھنا چاہیے * اور کچھ اپنی عقل ناقص کو دخل دینا چاہیے * اور نہین تو ایمان جاتا رہیگا * اَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُؤْمِنَ بِأَرْبَعٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ إِنِّي رَسُولُ اللهِ بَعَثَنِي بِالْحَقِّ وَيُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَيُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الایمان بالقدر مین لکھا ہی کہ ذکر کیا ترمذی نے کہ علی رضی اللہ تعالی عنہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ مومن نہیں ہوتا کوئی بندہ جب تک ایمان نہ لاوے چار چیزون پر * گواہی دیوے یہہ کہ نہین کوئی معبود سوا اللہ کے اور یہہ کہ مین اللہ کا رسول ہون اس نبی کیا مجھکو برحق اور یقین لاوے موت پر اور یقین لاوے کہ زندہ ہونا ہی بعد مرنے کے اور یقین لاوے تقدیر پر * ف * یعنی جیسے اللہ تعالی کو خدا اور رسول خدا ﷺ کو نبی برحق اور موت اور قیامت کو بیشک جاننا چاہیے ویسے ہی اسبات پر بھی یقین

صادق لانا چاہئے کہ تقدیر بھی برحق ہی جو ہونا تھا سو
اللہ تعالی نے ہر ایک کا حال پیدا کرنے سے پہلے مقدر کر دیا
اور ٹھہرا دیا * اور جو شخص اُس پر یقین نہ لاوے وہ مومن
نہین کافر ہی * أَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صِنْفَانِ مِنْ أُمَّتِي لَيْسَ لَهُمَا فِي
الْإِسْلَامِ نَصِيبٌ الْمُرْجِئَةُ وَالْقَدَرِيَّةُ * ترجمہ مشکوۃ کے
باب الایمان بالقدر مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ عبداللہ
بن عباس رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ دو قسم
کے لوگ ہین میری اُمت مین کہ اُنکو اسلام مین کچھ نصیبہ
نہین مرجیہ اور قدریہ * ف * یعنے جو شخص یہہ جانے کہ ہم کو
کچھ مطلق اختیار نہین ہی بالکل ہم محض مجبور اور بے اختیار
ہین جو کام ہم سے ہوتے ہین اللہ ہی کرواتا ہی * سو ہم سے
آخرت مین کچھ پرسش نہوگی * اگر شر بھی ہو تو ہم بخشے
جاوینگے * سو ایسے شخص کو جبری اور مرجی کہتے ہین کہ وہ یہہ
بات جانتا ہی کہ گویا اللہ تعالی ہم پر جبر کی راہ سے کام
کراتا ہی ہمارا کچھ قصور نہین * تو اِس عقیدہ سے یہہ بات نکلتی
ہی کہ گناہ بھی ہم سے اللہ ہی کرواتا ہی * پھر ہم کو گناہ سے
بچنے کا حکم کیون کیا * تو اس بات سے بشر بعثت کا انکار

ڈکاتا ہی * اور جو شخص جانے کہ ہم بالکل مختار ہیں اور جو کرتے ہیں ہم خود کرتے ہیں * اور جو کام ہم کرتے ہیں اُنکو کاموں کو ہم ہی پیدا کرتے ہیں اللہ تعالی کو اُسمیں کچھ دخل نہین * اور آگے بھی اُسنے کچھ ٹھہرا نہین دیا ایسے شخص کو قدریہ کہتے ہیں * یعنے قدر کا منکر وہ گویا اپنے تئین بھی ایک افعال کا مختار جانتا ہی سو ان دونوں طرح کے عقیدے والے لوگ مسلمان نہین ہیں * اور اسلام سے اُنکو کچھ حصہ اور نصیبہ نہین ہی اسلام سے بے نصیب ہیں * اگرچہ اپنے کو مسلمان کہین اور پیغمبر خدا صلعم کی امت مین شمار کرین * اَخرَجَ اَبُو دَاؤُدَ وَالتِّرمِذِيُّ عَن ابنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعتُ رَسُولَ اللهِ صلعم يَقُولُ يَكُونُ فِي اُمَّتِي خَسفٌ وَمَسخٌ وَذَالِكَ فِي المُكَذِّبِينَ بِالقَدَرِ * ترجمہ مشکوۃ کے باب الایمان بالقدر مین لکھا ہی کہ ابوداؤد اور ترمذی نے ذکر کیا کہ ابن عمر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم سے مین نے سنا کہ فرماتے تھے * کہ ہوگا میری امت میں لوگونکا زمین میں دھس جانا اور صورتین جانورونکی سی ہونی اور یہ اُنمین ہوگا جو جھٹلاتے ہیں تقدیر کو * ف * اور حدیثوں سے معلوم ہوا کہ حضرت نے فرمایا کہ میری امت میں لوگ زمین

میں نہ دھنس جاوینگے جیسے اگلی امتوں میں قارون وغیرہ دھنس
گئے * اور نہ میری امت کے لوگونکی صورتیں جانورونکی سی
ہو جاوینگی * جیسے اگلی امتوں میں یہود نصاری کی بندرون
سورونکی سی شکلیں ہو گئیں تھیں * سوا اس حدیث میں فرمایا
کہ جو لوگ میری امت کے یعنے کلمہ گو کہ اپنے کو مسلمان
جانتے تھے مگر تقدیر کے منکر تھے * سو اخیر وقت میں اُنکی صورتیں
بھی بعضونکی جانورونکی سی ہو جاوینگی * اور بعضے زمین میں
دھنس جاوینگے * یعنے اللہ تعالی کا اس عقیدے والے پر ایسا
غضب ہوتا ہی کہ دنیا میں بھی اُسکو عذاب شدید ہوگا *
اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ قدریہ اسی کام
کا نام ہی کہ تقدیر کا انکار کرے * اَخرجَ اَحمدُ و ابو داؤدَ
عَن ابنِ عُمَرَ قالَ قال رسولُ اللہ ﷺ القدریۃ مجوسُ
ھٰذہِ الاُمّۃِ اِن مَرِضُوا فلا تعودُوهم وان ماتُوا فلا تشهدُوهم *
ترجمہ مشکوۃ کے باب الایمان بالقدر میں لکھا ہی
کہ امام احمد اور ابو داؤد نے ذکر کیا کہ ابن عمر رض سے نقل
کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ قدریئے اس امت کے مجوس
ہیں * اگر بیمار پڑیں تو مت پوچھو اُنکو اور اگر مریں تو نماز
پڑھو اُنپر * ف * یعنے مجوس وہ ہوتا ہی جو سواے اور

آسیب کو پوجے اور بیانی اور نجومیوں کی تاثیر کا اعتقاد رکھے * اور جب آدمی تقدیر پر شاکر نہیں رہتا اور اللہ ہی پر بھروسا نہیں رکھتا * تو اُس کا دل ہر طرف بٹتا ہی اور ہر چیز کو پوجنے لگتا ہی * کبھی بھوانی کو مانتا ہی کبھی قبروں کو پوجتا ہی کبھی سید کی درگاہ کے چراغ کو پوجتا ہی کبھی دن رات کی نحوست سعادت کے پیچھے پڑتا ہی حالانکہ کچھ ہوتا نہیں * ہوتا وہی ہی جو اللہ نے تقدیر میں لکھ دیا * سو ایسا شخص مسلمان نہیں رہتا ہی مجوسی سا ہو جاتا ہی * سو حضرت نے فرمایا کہ جو شخص اپنے کو مسلمان کہے اور پھر تقدیر کا ہو منکر تو وہ اِس اُمت میں گویا مجوس ہی * سو ایسا شخص اگر بیمار پڑے تو اُس کا حال نہ پوچھو اور اگر مر جاے تو جنازے کی نماز نہ پڑھو * اِسواسطے کہ یہہ معاملہ مسلمانوں کے ساتھہ کرنا چاہیے کافر کے ساتھہ ایسا معاملہ ماں باپ اور دوستی کا اور اُنکی مغفرت کی دعا مانگنی نہ چاہیے * اور اِسواسطے کہ اور لوگ یہہ عقیدہ نہ اختیار کریں * أَخْرَجَ أَحْمَدُ وَأَبُودَاوُدَ عَنْ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تُجَالِسُوا أَهْلَ الْقَدَرِ وَلَا تُفَاتِحُوهُمْ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الایمان بالقدر میں لکھا ہی کہ ابوداؤد نے ذکر کیا کہ عمر رض نے نقل کیا کہ

پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ اپنے ساتھ نہ بٹھاؤ اہل قدر کو
اور نہ اول بات کہو اُن سے * ف * یعنے جو شخص تقدیر
کا منکر ہو اُس شخص سے محبت اور ملاقات نہ کہو *
بلکہ اپنے ساتھ برابر نہ بٹھاؤ اور نہ تم اُسکے پاس بیٹھو
اور اپنی طرف سے پہلے اُس سے بات بھی نہ کہو * ہان اگر
وہ کچھ پوچھے تو بقدر ضرورت اُسکا جواب دینا مضایقہ
نہین گویا وہ شخص اہلسنت سے خارج ہی ہو گنہگار کی طرح
پر اُس سے معاملہ کرو بلکہ کافرون سے بھی وہ بدتر ہی *
اسواسطے کہ کافر کو ہر مسلمان کافر جانتا ہی اور اُسکی
بات نہین مانتا * اور یہہ قدری تو اپنے کو مسلمان کہیگا اور
بعض آیتین اور بعض حدیثین اور کچھ قول اور اشعار
کے معنے اُلٹے طور پر نکال کر جاہلون کو گمراہ کریگا * تو
ایسے شخص سے ترک محبت کرنی اور علیحدہ رہنا بہتر
ہی تا کہ لوگون کو گمراہ نکرے * اور شاید اپنے عقیدے کو
برا سمجھ کر ترک کرے * أَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ وَالرَّزِينُ
عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سِتَّةٌ لَعَنْتُهُمْ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ
وَكُلُّ نَبِيٍّ يُجَابُ الزَّائِدُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَالْمُكَذِّبُ
بِقَدَرِ اللّٰهِ وَالْمُتَسَلِّطُ بِالْجَبَرُوتِ لِيُعِزَّ مَنْ أَذَلَّهُ اللّٰهُ وَيُذِلَّ

مَنْ اَعَزَّهُ اللّٰهُ وَالْمُسْتَحِلُّ لِحَرَمِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِيْ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَالتَّارِكُ لِسُنَّتِيْ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الایمان بالقدر مین لکھا ہی کہ ذکر کیا بیہقی اور رزین نے کہ بی بی عایشہ رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ چہہ شخص پر لعنت کی مین نے اور لعنت کی اللہ نے اور ہر نبی کی دعا قبول ہوتی ہی بڑہانے والا اللہ کی کتاب مین اور جہٹلانے والا اللہ کی تقدیر کا * اور زبردستی سے حاکم بن جانے والا * اسواسطے کہ عزت دیوے جسکو ذلیل کیا اللہ نے اور ذلیل کرے جسکو عزت دی اللہ نے * اور حلال کرنے والا اللہ کے حرم کا اور حلال کرنے والا میرے رشتہ دارون سے وہ چیز جو حرام کی اللہ نے اور چہوڑ دینے والا میری سنت کا * ف * یعنے جو شخص حضرت کی سنت کو بلے عذر شرعی ترک کرے اور چہوڑ دے تو اُسکو حضرت پر ایمان نہین * اور جو سید ہو حضرت کے آل مین * اور اللہ کے حرام کئے ہوئے کامونکو حلال کرے یعنے گناہ کرے * اور اللہ تعالی کے منع کرنے کا لحاظ نکرے تو اُسنے بڑا قصور کیا * جیسے بادشاہ وزیر کا بیٹا بادشاہ کی چوری کرے اور بادشاہ کی آئین کی قدر نکرے اور برخلاف آئین کے کام کرے تو اُسکو دہکہ

گراور رعایا بہک جاویں تو اُس کی سزا بھی زیادہ چاہیے
جس پر عنایت اور مہربانی زیادہ اُسکی تقصیر پر عتاب
بھی زیادہ * اور جو شخص اللہ کے کعبہ کے حرم کی تعظیم
نرکھے * اور جنہیں کام کا وہاں کرنا حرام ہے سو وہاں کرے *
تو اُسنے گویا ایسا کیا کہ خود بادشاہ کے مکان پر دربار میں
بے ادبی اور عدول حکمی کی * اور جو شخص لوگوں پر زبردستی
حاکم بن جاوے تاکہ اشرافوں کو ذلیل کرے اور کمینوں کو
زبردست کرے * اور جو شخص تقدیر کے برحق ہونے کو
کہ اوے اور تقدیر کے قایل کو جھٹلاوے * اور جو شخص
قرآن میں کچھ اپنی طرف سے بڑھاوے کوئی لفظ یا کوئی حرف
یا کوئی مطلب یا کوئی سورت * سوان چھؤں قسم کے لوگ
ملعون ہیں * کہ اللہ نے اُنکو پھٹکار دی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
اُنکو بد دعا دی * کہ اللہ نے اپنی مہر اُن سے اُٹھالی سو
حضرت کی بد دعا قبول ہوئی * اسواسطے کہ حضرت نبی تھے
اور ہر نبی کی دعا قبول ہوتی ہے * اس حدیث سے معلوم ہوا
قدرئے تقدیر کے منکر ہیں اللہ اور رسول کی طرف سے
لعنت اور پھٹکار پڑتی ہے * اخرج احمد وابوداؤد
وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ لَوْ اَنَّ

الله عذب اهل سمواته واهل ارضه عذبهم وهو غير ظالم لهم ولو رحمهم كانت رحمته خيرا لهم من اعمالهم ولو انفقت مثل احد ذهبا في سبيل الله ما قبله الله تعالى منك حتى تؤمن بالقدر وتعلم ان ما اصابك لم يكن ليخطئك وان ما اخطأك لم يكن ليصيبك وان مت على غير هذا لدخلت النار * ترجمہ مشکوۃ کے باب الایمان بالقدر میں لکھا ہی کہ امام احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ زید بن ثابت نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ اگر ایسا ہو کہ اللہ عذاب کرے اپنے آسمانوں والوں پر اور اپنی زمین والوں پر * تو عذاب کرے اور وہ ظالم نہ ٹھہرے اُنکے حق میں * اور اگر مہر کرے اُنپر تو ہووے مہر اُسکی بہتر اُنکے لئے اُنکے کاموں سے * اور اگر تو خرچ کرے اُحد برابر سونا اللہ کی راہ میں قبول نکرے اللہ تجھہ سے مگر جب تو ایمان لاوے تقدیر پر * اور جان لیوے یہہ کہ جو تجھکو پہنچا تجھہ سے چوکنے والا نہ تھا * اور جو تجھہ سے چوکا وہ تجھکو پہنچنے والا نہ تھا * اور اگر تو مرے اسکے برخلاف اور عقیدے پر تو ضرور داخل ہووے تو دوزخ میں * ف * یعنے جو کچھ اللہ نے قسمت میں لکھہ دیا اور مقرر کر دیا وہ ضرور پہنچیگا ممکن

نہین کہ چوک جاوے اور نہ پہنچے * سو جو کچھ آدمی کو رنج
اور تکلیف اور بیماری اور راحت اور خوشی اور صحت
اور فتح اور شکست اور مفلسی اور امیری پہنچتی ہین *
یہ سب تقدیر کے لکھے موافق پہنچتی ہین اور کسی سبب
سے نہین * پھر اگر سب مخلوق چاہے کہ نہ پہنچے تو ممکن نہین
کہ نہ پہنچے اور تقدیر خطا کرے * اور جو آدمی کو نہ پہنچا * مثلاً چاہا کہ
مین تندرست ہو جاؤن اور نہوا یا چاہا کہ امیر ہو جاؤن اور نہوا * یا چاہا کہ
فتح ہو اور نہوئی یا سانپ ہاتھہ پر گیا یا سانپ ہاتھہ پر چڑہا اور نہ
کاٹا یا کاٹا اور نہ مرا تو تقدیر ہی مین یون لکھا تھا ممکن نتھا
کہ اسکے برخلاف ہو * اگرچہ سارے مخلوق ملکر چاہے کہ
اسکے برخلاف ہو مگر ہونا ممکن نہین * پھر اب اسکے سوا
اور طرح پر جو شخص سمجھے کہ فلانے سبب سے تقدیر
پھر گئی اور تقدیر کا لکھا مٹ گیا اور تدبیر چل گئی * پھر وہ
شخص بے توبہ مر جاوے تو دوزخی ہی اور صدقہ خیرات
بندگی اسکی کچھ قبول نہین ہوتی * اگرچہ پہاڑ برابر سونا
خدا کی راہ مین خرچ کیا ہو تو بھی قبول نہو * اسواسطے کہ
اسنے اللہ کی تقدیر کا انکار کیا اور اللہ کے بنائے کے
خلاف نہین ہو سکتا * وہ مالک الملک شاہنشاہ بے پروا

ہی جیسا اُسنے چاہا ویساہر ایک کی قسمت میں لکھ دیا وہ ہر صورت مالک ہی * اگر سب فرشتوں اور آدمیونکو دوزخ میں ڈالدے تو بھی وہ ظالم نہ ٹھہرے * اسواسطے کہ سارے مخلوق اُسی کے ہیں اور سب اُسکے ہیں * اور اگر وہ خلق پر مہربانی کرے تو مہربانی اُسکی خلق کے حق میں ہنر ہی مگر اُسپر کچھ بندوں کا حق نہیں * أخرج الترمذي عن أبي هريرة رض قال خرج علينا رسول الله ﷺ ونحن نتنازع في القدر فغضب حتى احمر وجهه حتى كأنما فقئ في وجهه حب الرمان فقال أبهذا أمرتم أم بهذا أرسلت إليكم انما هلك من كان قبلكم حين تنازعوا في هذا الأمر عزمت عليكم عزمت عليكم الا تنازعوا فيه * ترجمہ مشکواۃ کے باب الایمان بالقدر میں لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ رض نے نقل کیا کہ نکل آئے ہم پاس پیغمبر خدا ﷺ اور ہم جھگڑ رہے تھے قدر کے مسئلہ میں * سو غصے ہوئے ایسا کہ سرخ ہو گیا چہرہ اُنکا گویا نچوڑے گئے تھے اُنکے چہرے پر انار کے دانے * پھر فرمایا کہ کیا اس بات کا تمکو حکم ہوا کیا اسواسطے میں بھیجا گیا تمہاری طرف * تباہی ہوا سب ہوئے وے جو تم سے پہلے

تھے جب جھگڑا کیا اُنھوں نے اِس بات میں تقلید کرتا ہوں میں تمہیں
تقلید کرتا ہوں میں تمہیں کہ نہ جھگڑو اُسمیں * ف * جو باتیں
کہ بندوں کے حق میں فائدے کی تھیں سو اللہ تعالیٰ نے بتا دی کہ
اللہ کو ایک سمجھو اور رسول کو یوں جانو * اور بندگی اللہ کی
اِس طرح کرو اور دنیا کا کام یوں چلاؤ اور جو بات بندوں کے کام
کی نہ تھی کہ جس سے کچھ دنیا اور دین کا فائدہ نہ تھا اُس کا مفصل
بیان نکیا * یا وہ بات جو آدمیوں کی بوجھ اور سمجھ سے زیادہ
اُس کا بھی بیان نکیا * تا کہ آدمی لایعنی باتوں میں مشغول
نہو جاوے * مثلاً یہہ نہ بیان کیا کہ چاند اور سورج فلانی چیز سے بنے
اور عرش فلانی چیز سے اور زمین اور پانی اور آگ فلانی فلانی
چیز سے * اور روح کی حقیقت یہہ ہی اسواسطے کہ اِن باتوں کے
دریافت ہونے نہونے سے کچھ فائدہ نقصان نہیں * یا مثلاً
شریعت میں وحدت وجود اور شہود اور اللہ تعالیٰ کی
ذات اور متشابہات آیتوں کی تاویلیں اور ہر عبادت کی وضع
مخصوص کے مامور ہونے کا بھید دریافت کرنے کا حکم نہوا *
اِسواسطے کہ یہہ باتیں اکثر آدمی کی عقل کی رسائی سے
زیادہ ہیں کہ اکثر لوگ اُسکی حقیقت کو دریافت نکر سکینگے *
بعضے مطلق انکار کرینگے اور بعضے اُسمیں زیادتی کرینگے * تو

دونون گمراہ ہونگے * چنانچہ اگلی اُمتون کے لوگ اکثر اِسی سبب سے گمراہ ہوئے وےسا ہی جبر اور اختیار * اور تقدیر کا مسئلہ ہی کہ اسمین گفتگو اور بحث کرنا اور اُسکی حقیقت کے دریافت کی فکر مین رہنا نہ چاہیے * اِسواسطے کہ آدمی کی عقل سے یہہ بات زیادہ ہی * پھر بہت آدمی جاہل گمراہ ہوجاوینگے چنانچہ وےسا ہی ہوا * اِسیواسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھا کہ حضرت ابوہریرہ وغیرہ اصحاب بیٹھے ہوئے اِس جبر اور تقدیر کے مسئلہ مین بحث کرتے ہیٔن * تو نہایت ناخوش ہوئے اِسقدر کہ چہرہ آپکا انار کے عرق کی طرح سرخ ہوگیا * اور فرمایا کہ کیا تمکو اللہ ورسول نے اِس مسئلہ مین گفتگو کرنے کا حکم کیا ہی * اور یا مین اِس مسئلہ مین جھگڑا ڈالنے کو آیا ہون رسول ہوکر * سو یون تو نہین ہی جو تمکو عبادت کا حکم ہوا ہی سو کئے جاؤ کچھ چون وچرا مت کرو * اور اگلی اُمتون کے لوگ اِسی طرح مشکل مسئلہ مین بحث کرکے گمراہ ہوگئے * کہ اللہ تعالی نے اُن کو ہلاک کیا * سو مین تمکو تقید کرتا ہون کہ اِس مسئلہ مین ہرگز گفتگو نہ کیجو * اَخْرَجَ ابْنُ مَاجَۃَ عَنْ عَایِشَۃَ رض قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ مَنْ تَکَلَّمَ فِیْ شَیْءٍ مِنَ الْقَدَرِ یُسْئَلُ عَنْہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَمَنْ لَمْ یَتَکَلَّمْ فِیْہِ

لَمْ يُسْئَلْ عَنْهُ * ترجمہ مشکواۃ کے باب الایمان بالقدر میں لکھا ہے کہ ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ بی بی عایشہ رض نے نقل کیا کہ میں نے سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جس نے کلام کیا کسی چیز میں قدر کے مسئلہ کے تو پوچھا جائیگا اس سے وہ کلام قیامت کے دن * اور جس نے نہ کلام کیا اسمیں اس سے پرسش نہوگی اسکی * ف * یعنے قیامت کے روز اسبات کا بھی حساب ہوگا * تو جو شخص اس مسئلہ میں گفتگو کریگا قیامت کو اس سے محاسبہ لیا جائیگا کہ تو نے اسمیں کیوں گفتگو کی اور بحث کیا * اور جو شخص اسمیں گفتگو اور بحث بھی نکریگا اسے پوچھا بھی نجاوے گا * اس سے معلوم ہوا کہ مسلمان کو اس مسئلہ میں گفتگو بھی کرنا نچاہیے * اسقدر سمجھ لے کہ اللہ تعالی نے روز ازل میں تقدیر میں لکھدیا وہ ضرور ہوگا اور اللہ تعالی نے بندوں کو فی الجملہ کام کرنے کا اختیار دیا ہی * اور کام کا پیدا کرنا اور ارادہ دل میں ڈال دینا یہہ اللہ ہی کا کام ہی * جسقدر قرآن و حدیث میں ذکور ہی اسپر ایمان لاوے اور یقین رکھے زیادہ دم نہ رے * اَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اَوَّلَ

مَا خَلَقَ اللّٰہُ الْقَلَمَ فَقَالَ لَہٗ اُکْتُبْ قَالَ مَا اَکْتُبُ قَالَ اُکْتُبِ الْقَدَرَ فَکَتَبَ مَا کَانَ وَمَا ھُوَ کَائِنٌ اِلَی الْاَبَدِ * ترجمہ مشکواۃ کے باب الایمان بالقدر میں لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ عبادہ بن صامت رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ پہلے پیدا کیا اللہ نے قلم کو * تو فرمایا اُسکو کہ لکھہ اُس نے کہا کیا لکھوں فرمایا لکھہ تقدیر * سو اُس نے لکھا جو ہوا اور جو ہونے والا ہی ہمیشہ تک * اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ کَتَبَ اللّٰہُ مَقَادِیْرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِخَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَۃٍ وَکَانَ عَرْشُہٗ عَلَی الْمَاءِ * ترجمہ مشکواۃ کے باب الایمان بالقدر میں لکھا ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ عبد اللہ بن عمر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے لکھیں تقدیریں خلائق کی آسمانوں اور زمین کے پیدا ہونے سے پچاس ہزار برس پہلے * حالانکہ اُسکا عرش پانی پر تھا * اَخْرَجَ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ اٰدَمَ مِنْ قُبْضَۃٍ قَبَضَھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَرْضِ فَجَاءَ بَنُوْ اٰدَمَ عَلٰی قَدْرِ الْاَرْضِ مِنْھُمُ الْاَحْمَرُ وَالْاَبْیَضُ وَالْاَسْوَدُ وَبَیْنَ ذٰلِکَ

وَالسَّهْلُ وَالْحَزْنُ وَالْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ * ترجمہ مشکوٰۃ
کے باب الایمان بالقدر مین لکھا ہی کہ امام احمد اور ابوداوٗد
نے ذکر کیا کہ ابو موسیٰ نے نقل کیا کہ مین نے سنا پیغمبر خدا
صلعم سے کہ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا آدم علیہ
السلام کو ایک مٹھی خاک سے کہ وہ لی تھی سب زمین
سے سو ہوئی اولاد آدم علیہ السلام کی اندازے پر زمین کے * کوئی سرخ
کوئی سفید کوئی کالی کوئی درمیان اسکے کوئی نرم کوئی کڑی کوئی
ناپاک کوئی ستھری * ف * یعنے یہہ جو آدمیون مین تفاوت
ہی کہ بعضے سرخ سفید ہوتے ہین اور بعضے سیاہ رنگ ہوتے
ہین * اور ایسی کیسکی خو نرم ہوتی ہی اور کوئی سخت ہوتا ہی
اور کوئی نیک بخت پاک صاف ہی * اور کوئی خبیث
ناپاک کافر ہی * سو پہلے ہی سے اللہ تعالیٰ نے انکی اصل ہی ایسی
پیدا کی کہ حضرت آدم کو سارے جہان کی طرح طرح کی زمینون
مین سے تھوڑی مٹی لیکر اُسے بنایا کہ بعض جگہہ کی مٹی سرخ اور بعض
جگہہ کی سفید * اور کہین کی سیاہ اور کہین ملی ہوئی اور کہین کی نرم
اور کہین کی سخت تھی * تو یہہ سب باتین حضرت آدم مین
جمع تھین * ویسا ہی اُسکا ظہور اُنکی اولاد مین ہوا * اسواسطے
کہ پہلے سے اللہ تعالیٰ نے آدمیونکی تقدیر مین یون ٹھہرا دیا تھا

* اخرج احمد والترمذی عن عبد اللہ بن عمرو رض قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول ان اللہ تعالی خلق خلقہ فی ظلمۃ فالقی علیہم من نورہ فمن اصابہ من ذالک النور اھتدی ومن اخطاءہ ضل فلذالک اقول جف القلم علی علم اللہ تعالی * ترجمہ مشکوۃ کے باب الایمان بالقدر مین لکھا ہی کہ امام احمد اور ترمذی نے ذکر کیا کہ عبد اللہ بن عمرو رض نے نقل کیا کہ مین نے سنا پیغمبر خدا ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ اللہ تعالی نے پیدا کیا خلق کو اندھیری مین پھر ڈالا انپر کچھ اپنا نور * سو جسکو پہنچا کچھ اُس نور مین سے اُس نے سیدھی راہ پائی * اور جسکو نہ پہنچا وہ نور وہ گمراہ ہوا تو اسی واسطے مین کہتا ہون کہ سوکھ گیا قلم اللہ کے علم پر * ف * یعنے اللہ تعالی نے اپنے علم کے موافق لکھنے کا قلم کو حکم دیا سو اُسنے لکھدیا * پھر وہ خشک ہوگیا کہ اب نہین وہ لکھتا * اور کفر اور اسلام جو ہی سو ہی اللہ تعالی کے نور کے سبب ہی جسپر اللہ تعالی کا نور روز ازل مین پڑا وہ نیک راہ پر مسلمان ہوا * اور جسپر وہ نور نہ پڑا وہ گمراہ ہوا کافر * اخرج احمد عن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ ﷺ ان اللہ عزوجل فرغ الی کل عبد من خلقہ من خمس

مِنْ اَجَلِهٖ وَعَمَلِهٖ وَمَضْجَعِهٖ وَاٰثَرِهٖ وَرِزْقِهٖ * ترجمہ امام احمد
نے ذکر کیا کو ابو درداؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے
فرمایا کہ اللہ تعالی فارغ ہوچکا اپنے مخلوق مین ہر بندے کی
پانچ چیز سے اُسکے اجل سے اور اُسکے عمل سے
اور اُسکے رہنے کی جگہہ سے اور اُسکی چال سے اور
اُسکی روزی سے * ف * یعنے ہر مخلوق کے حق مین یہہ
باتین کہ یہہ فلانے وقت پر فلانی جگہہ اسطور پر مریگا
اور زندگی مین فلانے فلانے عمل کریگا اور فلانی فلانی جگہہ رہیگا
اور فلانی فلانی چال اور روش اختیار کریگا اور فلانی فلانی وجہ
سے اسکو اسقدر روزی رزق ملیگا اور یہہ کہاویگا * اللہ تعالی
نے مقرر کردی ہین اور ٹھہرا دی ہین ویسا ہی ہوتا ہی اُس سے
کم وبیش نہین ہوتا اس سبب سے معلوم ہوا کہ آدمی کو چاہئے کہ
توکل ہی پر رکھے اسباب پر بہت بھروسا نکرے اور دنیا
داری کے امور مین بہت کوشش اور سرگردانی نکرے جو
قسمت مین لکھا ہی وہ آگہی سے مقرر ہوچکا اُسمین کمی
بیشی نہین * اَخْرَجَ اَحْمَدُ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِیِّ
ﷺ قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ حِیْنَ خَلَقَهٗ فَضَرَبَ کَتِفَهُ الْیُمْنٰی
فَاَخْرَجَ ذُرِّیَّةً بَیْضَاءَ کَاَنَّهُمُ الذَّرُّ فَضَرَبَ کَتِفَهُ الْیُسْرٰی

فَأَخْرَجَ ذُرِّيَّةً سَوْدَاءَ كَأَنَّهُمُ الْحُمَمُ فَقَالَ لِلَّذِي فِي يَمِينِهِ إِلَى الْجَنَّةِ وَلَا أُبَالِي وَقَالَ لِلَّذِي فِي كَتِفِهِ الْيُسْرَى إِلَى النَّارِ وَلَا أُبَالِي * ترجمہ امام احمد نے ذکر کیا کہ ابو درداء رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے پیدا کیا آدم کو انکی پیدایش کے وقت پھر مارا انکا داہنا مونڈھا سو نکالی انکی اولاد سفید جیسی چیونٹیان اور مارا انکا بایان مونڈھا سو نکالی انکی اولاد کالی جیسے کوئلے * پھر فرمایا انکو جو داہنے تھی طرف بہشت کے اور کچھ پروا نہین مجھکو * اور فرمایا انکو جو انکے بائین مونڈھے مین تھی طرف دوزخ کے اور کچھ پروا نہین مجھکو * ف * یعنے اور خلقت کے پیدا ہونے سے پہلے ہی حضرت آدم کے پیدا کرنے کے وقت اللہ تعالی نے حکم کردیا * اور ٹھہرادیا کچھ لوگون کے حق مین کہ یے بہشتی ہین * اور کچھ لوگون کے حق مین کہ یے دوزخی ہین * اور فرمایا کہ مجھکو کچھ پروا نہین جو چاہون سو کرون مین مالک ہون * أَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ اللهَ خَلَقَ لِلْجَنَّةِ أَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ وَخَلَقَ لِلنَّارِ أَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ * ترجمہ مسلم نے ذکر کیا کہ بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا نے نقل کیا

کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے پیدا کیا جنت کی
لیاقت والون کو * بنایا انکو بہشت کے واسطے اور وے
اپنے باپون کی پیٹھہ مین تھے * اور پیدا کیا دوزخ کے سزاوار
لوگونکو بنایا انکو اور وے اپنے باپون کی پیٹھہ مین تھے * ف * یعنے
دنیا مین پیدا ہونے سے پہلے ہی اللہ تعالی نے ہر ایک کو جس
لایق وہ شخص تھا ویسا ٹھہرا دیا * سو اسی موافق دنیا
مین اس شخص سے کام ہوتے ہین بہشتی سے اچھے کام
اور دوزخی سے برے کام * اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنِ ابْنِ
مَسْعُودٍ رض قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم وَھُوَ الصَّادِقُ
الْمَصْدُوْقُ اِنَّ خَلْقَ اَحَدِکُمْ یُجْمَعُ فِیْ بَطْنِ اُمِّہٖ اَرْبَعِیْنَ
یَوْمًا نُطْفَۃً ثُمَّ یَکُوْنُ عَلَقَۃً مِثْلَ ذَالِکَ ثُمَّ یَکُوْنُ مُضْغَۃً
مِثْلَ ذَالِکَ ثُمَّ یَبْعَثُ اللّٰہُ اِلَیْہِ مَلَکًا بِاَرْبَعِ کَلِمَاتٍ فَیَکْتُبُ
عَمَلَہٗ وَاَجَلَہٗ وَرِزْقَہٗ وَشَقِیٌّ اَوْ سَعِیْدٌ ثُمَّ یَنْفُخُ فِیْہِ الرُّوْحَ
فَوَالَّذِیْ لَا اِلٰہَ غَیْرُہٗ اِنَّ اَحَدَکُمْ لَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ
حَتّٰی مَا یَکُوْنُ بَیْنَہٗ وَ بَیْنَھَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَیَسْبِقُ عَلَیْہِ
الْکِتَابُ فَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَھْلِ النَّارِ فَیَدْخُلُھَا وَاِنَّ اَحَدَکُمْ
لَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَھْلِ النَّارِ حَتّٰی مَا یَکُوْنُ بَیْنَہٗ وَ بَیْنَھَا اِلَّا
ذِرَاعٌ فَیَسْبِقُ عَلَیْہِ الْکِتَابُ فَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَیَدْخُلُھَا

* ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابن مسعود رض
نے نقل کیا کہ حدیث فرمائی ہم سے پیغمبر خدا ﷺ نے اور وہ
سچے سچائے تھے * فرمایا کہ پیدایش ہر کسی کی اکٹھا کی جاتی
ہی اُسکی ماں کی پیت مین چالیس دن تک نطفہ پھر
ہوتا ہی خون چالیس دن تک پھر ہوتا ہی لوتھڑا
چالیس دن تک پھر بھیجتا ہی اُسکے واسطے
اللہ تعالی اُسکی طرف ایک فرشتہ چار باتون کے لئے سو
وہ لکھہ دیتا ہی اُسکا عمل اور اُسکی اجل اور اُسکی روزی
اور بد بخت یا نیک بخت پھر پھونکتا ہی اُسمین روح تو
قسم ہی اُسکی کہ نہین کوئی معبود سوا اُسکے کہ بیشک
کوئی تم مین کا کئے جاتا ہی کام بہشتیون کے یہان تک کہ
نہین رہتا اُسکے اور بہشت کے درمیان مین فرق * سوا ایک
ہاتھہ بھر کے پھر بڑھ نکلتی ہی اُسپر لکھت تو کرنے
لگتا ہی کام دوزخیون کے تو پھر داخل ہوتا ہی دوزخ
مین اور بعضے شخص تم مین کا کئے جاتا ہی کام دوزخیون
کے اسقدر کہ نہین رہتا اُسکے اور دوزخ کے درمیان
مین فرق سوا ایک ہاتھہ بھر کے پھر بڑھ نکلتی اُسپر لکھت
سو کرنے لگتا ہی کام بہشتیون کے تو داخل ہوتا ہی بہشت

مین * ف * یعنے حضرت رسول خدا ﷺ خود بھی سچے تھے
اور اللہ تعالی نے بھی اُنکو سچا کیا تھا * سو اُنھون نے
یون حدیث فرمائی کہ ایک سو بیس دن مین آدمی کی صورت
بنکر مان کے پیٹ مین درست ہوتی ہی * پھر اللہ تعالی
ایک فرشتہ بھیجتا ہی کہ وہ فرشتہ اُسکے حق مین لکھہ
دیتا ہی کہ یہہ شخص فلانے فلانے کام کریگا اور فلانے
سال اور سن مین فلانے وقت اور فلانے دن فلانی جگھہ مریگا *
اور زندگی مین فلانی فلانی چیز اسقدر کھاویگا اور بدبخت
ہوگا یا نیک بخت ہوگا * بعد اُسکے اُسمین جان ڈالتا
ہی * سو اُسکے لکھے کے موافق اُسکا کام اور انجام دنیا
مین ہوتا ہی * پھر اگر اُسکی قسمت مین انجام دوزخ لکھا ہی
تو دنیا مین اگرچہ پہلے وہ کام بہشتیون کے کرتا رہے اسقدر
کہ بہشت سے نہایت نزدیک ہو جاوے ایک ہاتھہ بھر پر
پھر لگایک تقدیر کا لکھا زور مارتا ہی تو وہ شخص آخر
کو کام دوزخیون کے کرنے لگتا ہی اور دوزخ کو جاتا ہی *
اِسی طرح جسکی تقدیر مین بہشت لکھی ہی وہ اگرچہ
کام دوزخیون کے سے کرتا رہے یہانتک کہ دوزخ سے
نزدیک ہوجاتا ہی ہاتھہ بھر پر پھر اُسکی تقدیر کا لکھا

زور مارتا ہی * تو وہ بہشتیون کے کام کرنے لگتا ہی تو آخر کو
بہشت مین جاتا ہی * المقصود آدمی اپنے عملون پر مغرور
ہو اور اعتماد نرکھے اللہ ہی کے کرم اور فضل کا بھروسا رکھے *
اور اُسی سے امیدوار رہے اور خاتمہ سے ڈرتا رہے اگر
خاتمہ اچھا ہوا تو اچھا ہی * اور برا ہوا تو برا ہی * اخرج
مُسْلِمٌ عَنْ اَبِي مُوْسَى قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَطَبَ
بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنَامُ وَلَا يَنْبَغِي لَهُ اَنْ
يَنَامَ يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُهُ يُرْفَعُ اِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ
عَمَلِ النَّهَارِ وَعَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّيْلِ حِجَابُهُ النُّوْرُ
لَوْ كَشَفَهُ لَاَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهِ مَا انْتَهَى اِلَيْهِ بَصَرُهُ مِنْ خَلْقِهِ
ترجمہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابو موسی نے نقل کیا کہ کھڑے
ہوئے ہمارے بیچ مین رسول خدا ﷺ خطبہ پڑھا پانچ باتون کا
سو فرمایا کہ بے شک اللہ نہین سوتا اور لائق نہین اُسکو کہ
سووے * جھکا دیتا ہی پلہ اور اونچا کر دیتا ہی اُسکو * عرض
کیا جاتا ہی اُسپر رات کا کام دن کے کام سے پہلے اور دن
کا کام رات کے کام سے پہلے پردہ اُسکا نور ہی * اگر کھولدے
اُسکو تو جلا وے اُسکا نور ہر چیز کو خلق مین سے جہان تک
ہو پہنچے اُسکی نگاہ * ف * نبی صاحب نے خطبہ مین پانچ باتین

فرمائیں اور لوگوں کو سمجھایا یہ جان لو کہ اللہ تعالی کو نیند
نہیں آتی اسواسطے کہ سونا غفلت ہی اور غفلت
نقصان ہی * اور اللہ تعالی نقصان سے بری ہی تو ہرگز
نہیں ہوسکتا کہ اللہ تعالی سووے * اور تیسری یہ
سمجھلو کہ مقبول کرنا اور مردود کرنا اور روزی کی کشایش
اور تنگی اللہ ہی کے اختیار مین ہی کہ ترازو اُسکے پاس ہی
جسکے لئے چاہے پلہ جھکادیتا ہی اور جسکے واسطے چاہتا ہی
پلہ اونچا کردیتا ہی * اور چوتھی یہ بات جان رکھو کہ جو کام بندے
دن کو کرینگے اُس کام کی خبر اُسکو رات کے کام سے پہلے
رہتی ہی * اور جو کام بندے رات کو کرینگے اُسکی خبر دن
کے کام سے پہلے اُسکو پہنچتی ہی آگے سے * اور پانچوین یہ
کہ اللہ تعالی کی بہت بڑی شان ہی رعب اور دبدبہ
اُسکا بڑا ہی * ایسا کہ پردہ اُسکا نور ہی اگر وہ پردہ
اُٹھاوے تو سارے مخلوق جل جاوے کسی کو طاقت اُسکے
برداشت کی نہو * اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ باوجودیکہ اللہ تعالی
نے جو ہوا اور ہوگا اور جو ہوتا ہی سب پہلے تقدیر مین لکھہ
دیا * مگر پھر بھی اللہ تعالی غافل نہیں اُسکو اب بھی
اختیار ہی جو چاہے سو کرے قسمت کی ترازو اُسکے

ہاتھ میں ہی جسکا چاہتا ہی پہلے اونچا کرتا ہی جسکا چاہتا ہی نیچا کرتا ہی اور ہر ایک کے کام کی خبر رکھتا ہی آگے سے یعنی آگے سے ہر ایک کام ہر ایک کے واسطے اُس نے مقرر کر دیا ہی وہ سب اُس سے ہوتا ہی * اَخرَجَ التِّرمِذِیُّ وَابنُ مَاجَۃَ عَن اَنَسٍ رض قَالَ کَانَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ یُکثِرُ اَن یَّقُولَ یَا مُقَلِّبَ القُلُوبِ ثَبِّت قَلبِی عَلٰی دِینِکَ فَقُلتُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اٰمَنَّا بِکَ وَبِمَا جِئتَ بِہٖ فَہَل تَخَافُ عَلَینَا قَالَ نَعَم اِنَّ القُلُوبَ بَینَ اِصبَعَینِ مِن اَصَابِعِ اللّٰہِ یُقَلِّبُہَا کَیفَ یَشَآءُ * ترجمہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ انس رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ اکثر کہا کرتے تھے کہ ای پھیرنے والے دلونکے ثابت رکھہ میرا دل اپنے دین پر تو کہا میں نے کہ ای نبی اللہ کے ہم نے مانا تمکو اور جو کچھ تم لائے سو کیا تم ڈرتے ہو ہم پر فرمایا ہاں اسواسطے کہ دل اللہ کی دو انگلیونمیں ہیں انگلیون میں سے پھیر دیتا ہی دلونکو جیسے چاہتا ہی * ف * یعنی یہہ بات ثابت ہی کہ سب پیغمبر بہشتی ہیں اور پیغمبرون سے پیغمبری جاتی نہین * اور سب پیغمبر دنیا سے ایمان کے ساتھہ جاتے ہیں پیغمبرونکو اپنے ایمان کے جاتے رہنے کا خوف نہین تو حضرت کی زبان سے جو یہہ دعا اکثر نکلتی تھی کہ ای

اللہ تیرا دل اپنے دین پر ثابت رکھے تو حضرت انس سمجھے
کہ اس دعا سے حضرت کا مطلب یہ ہی کہ میری امت کا دل
ایمان پر ثابت رکھے * تو عرض کیا کہ ای نبی اللہ کے کیا
تم کو ہمپر خوف ہی اثبات کا کہ ہم دین اسلام سے پھر جاین وتم یہ دعا
مانگتے ہو * تو حضرت نے فرمایا کہ ہان مجھکو البتہ خوف ہی * اسواسطے
کہ آدمیکا دل اللہ کی انگلیون میں سے دو انگلیون مین ہی یعنے
اللہ کے قابو مین ہی جدھر چاہے پھیر دے * اس سے معلوم
ہوا کہ نیک راہ اور بد راہ پر لگا دینا اللہ ہی کا کام ہی جس
دل کو جدھر چاہے پھیر دے * جسکے دل مین چاہے ارادہ
نیکی اور سلوک کا ڈال دے اور جسے چاہے برا کرا دے *
آدمی کو چاہیے کہ اپنے دل پر اعتماد نرکھے ہر وقت اللہ کی درگاہ
سے یہی التجا کرے کہ نیکی کے رویے پر دل کو ثابت رکھے
*اخرج الترمذي عن عبد الله بن عمرو قال خرج رسول
الله ﷺ وفي يده كتابان فقال أتدرون ما هذان
الكتابان قلنا لا يا رسول الله إلا أن تخبرنا فقال للذي
في يده اليمنى هذا كتاب من رب العالمين فيه أسماء
أهل الجنة وأسماء آبائهم وقبائلهم ثم أجمل على
آخرهم فلا يزاد فيهم ولا ينقص منهم أبدا ثم قال

لِلَّذِي فِي شِمَالِهِ هٰذَا كِتَابٌ مِّنْ رَّبِّ الْعَالَمِيْنَ فِيْهِ اَسْمَاءُ اَهْلِ النَّارِ وَاَسْمَاءُ اٰبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰى اٰخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيْهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ اَبَدًا فَقَالَ اَصْحَابُهُ فَفِيْمَ الْعَمَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كَانَ اَمْرٌ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ فَقَالَ سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا فَاِنَّ صَاحِبَ الْجَنَّةِ يُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ عَمِلَ اَيَّ عَمَلٍ وَاَنَّ صَاحِبَ النَّارِ يُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ وَاِنْ عَمِلَ اَيَّ عَمَلٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدَيْهِ فَنَبَذَهُمَا ثُمَّ قَالَ قَدْ فَرَغَ رَبُّكُمْ مِنَ الْعِبَادِ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ * ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ عبد اللہ بن عمرو رض نے نقل کیا کہ باہر آئے رسول خدا ﷺ اور اُنکے دونوں ہاتھوں میں دو کتابیں تھیں * سو فرمایا کہ بھلا تم جانتے ہو کیا ہیں یہہ دونوں کتابیں * ہم نے عرض کیا ہم نہیں جانتے یارسول اللہ مگر تم بتلاؤ ہمکو تو بتایا اُسکو جو داہنے ہاتھہ میں تھی کہ یہہ کتاب رب العالمین کی طرف سے آئی ہی * اِسمیں نام لکھے ہیں بہشتیونکے اور نام اُنکے باپوں کے اور کنبوں کے پھر جملہ کیا ہوا ہی اُنکے آخر پر * سو زیادہ نہیں ہوتا اُنمیں اور نہ کم ہوتا اُن سے کبھی * پھر فرمایا اُسکو جو بائیں ہاتھہ میں تھی کہ یہہ کتاب ہی رب العالمین

کی طرف سے اسمین دوزخیونکے نام ہین اور نام اُنکے باپونکے ہین اور اُنکے
کنبونکے پھر جمع کیا ہوا ہی اُنکے آخر پر تو بڑھتا ہی نہین اُن مین اور
نہ اُنسے کم ہوتا ہی کبھی * پھر عرض کیا اُن کے یارون نے
کہ تو کس واسطے ہی عمل یا رسول اللہ اگر ایسی بات ہی
کہ اُس سے فراغت ہو چکی * تو فرمایا کہ سیدھی راہ چلو اور
بندگی کرو اسواسطے کہ بہشتی کے واسطے ختم کیا
جاتا ہی بہشتیون کے کام پر اگرچہ وہ کچھ کام کرے * اور دوزخی
کے واسطے خاتمہ ہوتا ہی دوزخیون کے کام پر اگرچہ وہ
کچھ کام کرے * پھر اشارہ کیا پیغمبر خدا ﷺ نے اپنے دونون
ہاتھون کی طرف اور پھینک دیا اُن دونون کتابون کو اپنے
پیچھے * پھر فرمایا فارغ ہو گیا تمھارا رب بندون سے ایک
گروہ جنت مین اور ایک گروہ دوزخ مین * ف * یعنے
جب حضرت نے یہہ فرمایا کہ اللہ تعالی نے دوزخیون اور
بہشتیون کے نام مع ولدیت ذات پات کے نشان
سمیت الگ الگ لکھہ دئیے ہین * پھر اُن نامون کے آخر
مین میزان دیکر جمع کر دیا ہی کہ اُس مین کمی بیشی
نہین ہوتی * اللہ تعالی نے آگے ہی سے ہر یک شخص
کے حق مین بہشتی ہونا یا دوزخی ہونا ٹھہرا دیا ہی * یہہ بات

سنکر یاروں نے عرض کیا کہ اگر اب یہی کہ دوزخ یا
بہشت آگے ہی سے ہر ایک کے واسطے ٹھہر گیا اور
اب اُسمیں کمی بیشی نہیں ہوتی * تو پھر اب عمل نیک
کرنا اور محنت اُٹھانا کیا ضرور جسکی قسمت میں جو لکھا ہی
وہ تو آخر ہو ہی رہیگا * اُسکے جواب میں حضرت نے فرمایا
کہ جسکی قسمت میں بہشت ہی اُس سے مرنے کے قریب
بہشتیوں کے سے کام ہونے لگتے ہیں اور اُسکا خاتمہ بخیر
ہوتا ہی اگرچہ پہلے برے کام کرتا رہا ہو * اور جسکی قسمت
میں دوزخ لکھا ہی اُس سے مرنے کے قریب برے کام
ہونے لگتے ہیں اور اُسکا خاتمہ بد کاموں پر ہوتا ہی اگرچہ
وہ پہلے نیک کام کرتا رہا ہو * سو تم نیک کام کیے جاؤ اور
اپنی طرف سے بد کام کا ارادہ نکرو پھر آگے قسمت ہی *
اور اللہ کو تو جو کرنا تھا کر ایک گروہ کے واسطے بہشت
اور ایک فرقے کے لیے دوزخ سب وہ کر چکا * أَخْرَجَ أَحْمَدُ
وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي خُزَامَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ رُقًى نَسْتَرْقِيهَا وَدَوَاءً نَتَدَاوَى
بِهِ وَتُقَاةً نَتَّقِيهَا هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللهِ شَيْئًا قَالَ هِيَ مِنْ
قَدَرِ اللهِ * ترجمہ امام احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ذکر

کیا کہ ابو خزامہ نے نقل کیا کہ میرے باپ نے بیان کیا کہ
مین نے عرض کیا یا رسول اللہ بتلاؤ حال دم کرنے کا کہ ہم دم
کرتے ہین اور دوا کا کہ ہم علاج کرتے ہین اس سے اور حال
بچاؤ کا کہ ہم پناہ پکڑتے ہین اُس سے کیا لوٹا دیتی ہین
یہہ چیزین اللہ کی تقدیر مین سے کچھ * فرمایا کہ یہہ چیزین بھی
تقدیر مین سے ہین * یعنے اس بات کے سننے سے کہ اللہ
تعالی نے جو تقدیر مین لکھا وہی ہوگا یہہ خیال آتا ہی کہ بیمار
پر کچھ پڑھکر دم کر دینا یا علاج کرنا یا دعا صدقہ خیرات کرنا لاحاصل
بے فائدہ ہی اُس سے کچھ نہین ہوتا * سو یہی بات ابو خزامہ
کے باپ نے حضرت سے پوچھی کہ اگر تقدیر ہی کا لکھا
ہوتا ہی تو پھر ہم لوگ جو بیمارون کے واسطے کچھ پڑھکر
دم کرتے ہین اور دوا سے علاج کرتے ہین اور مشکل مین
دعا تعویذ صدقہ خیرات وغیرہ کرتے ہین اور لوگونکو فائدہ بھی
ظاہر مین معلوم ہوتا ہی تو کیا یہہ چیزین اللہ کی تقدیر کے
لکھے ہوئے کو پھیر دیتی ہی * سو حضرت نے فرمایا کہ یون سمجھو
کہ فایدہ جو ہوتا ہی سو یہہ بھی تقدیر ہی مین لکھا ہی کہ یہہ شخص
یون کریگا تو یون اُسکو فائدہ ہوگا سو ویسا ہی ہوتا
ہی یہہ تقدیر کے برخلاف نہین * اس مقام پر معلوم

کہا جاتا ہے کہ عالمون نے لکھا ہی کہ تقدیر دو قسم ہی * ایک
وہ ہی کہ جیسا مقرر کر دیا ویسا ہی ہو اُسکو مبرم کہتے ہین *
اور ایک تقدیر معلق ہی کہ اگر فلانا شخص یون کرے
تو ایسا ہو اور یون نکرے تو ایسا ہو * یعنے مثلاً دعا مانگے تو
بیمار اچھا ہو اور نہ مانگے تو نہو * تو یہہ دعا تعویذ صدقہ خیرات دوا
علاج کا اثر اُسی تقدیر معلق کے سبب ہوتا ہی * اگرچہ
یہہ اثر ہونا بھی اُسکی تقدیر مین لکھا ہی * مگر اصل یہہ ہی
کہ اس مقام پر آدمی تردد نکرے اور اپنی عقل ناقص کو
بیہودہ دوڑ گھوڑے کی طرح اس میدان مین نہ دوڑاوے جسطرح
فرمادیا اُسپر یقین لاوے چون و چرا نکرے * بڑے آدمیون
کے حکمون اور کامون کے بھید دیہاتی گنوارونکو معلوم ہونا
مشکل ہوتا ہی اور اُنکی سمجھہ مین نہین آتا * چہ جاے الله
تعالی کے حکمون اور کامون کا بھید بندونکو عقل سے دریافت
ہونا * اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ عَلِیٍّ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ
ﷺ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَجَلٍ اِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ وَ
مَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ اَفَلَا نَتَّكِلُ عَلٰى
كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ قَالَ اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ
اَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ

وَاَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَرَءَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى الْاٰيَةَ *

ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ علی رضی اللہ تعالی عنہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ ہر ایک شخص کی تم مین سے لکھی گئی جگہہ دوزخ مین اور جگہہ بہشت مین اضی اون نے عرض کیا یا رسول اللہ بھلا پھر ہم بھروسا نہ کرین اپنے لکھے ہوئے پر اور چھوڑ دین عمل * فرمایا کہ عمل کئے جاؤ اسواسطے کہ ہر شخص کے واسطے میسر ہو جاتی ہی وہی جسکے واسطے وہ پیدا ہوا * سو جو شخص ہوا نیک بختون مین تو موجود کیا جاتا ہی اسکو نیک بختی کے کام کے لئے اور جو ہوا بد بختون مین تو میسر ہوتا ہی اسکو کام بد بختی کا * پھر پڑھی حضرت نے یہہ آیت کہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ جسنے بخشش کی اور پرہیزگار ہوا اور سچ جانا قرآن کو تو اب ہم آسان کر دینگے اسکو آسانی کی راہ * اور جس نے بخل کیا اور اپنے کو بے پروا جانا اور جھوٹھہ بتایا قرآن کو تو اب ہم آسان کرینگے اسکو سختی کی راہ * ف * یعنے نیک بخت کے واسطے اسباب بھی وے ہی نیکی کے جمع ہو جاتے ہین اور بد کے لئے اسباب بھی وے ہی بد کے موجود ہو جاتے ہین * اور نیک کو

نیکی کرنی آسان ہو جاتی ہی اور بد کو بدی کرنی سہل ہو جاتی
ہی * آدمی کو چاہیے کہ جب اُس سے نیکی ہونے لگے اور نیکی
کے اسباب جمع ہو جاوین تو شکر کرے اور نیکی کیے جاوے اور جب
معاذ اللہ بدی کے اسباب جمع ہو جاوین اور بدی ہونے
لگے اور بدی مین مزا ملے تو خوف کرے اور جلدی سے اُسکو ترک
کرے * اور اسبات پر بھروسا نکرے کہ بہشت دوزخ جو ہماری
قسمت مین لکھا ہی وہ بپا ہی ہو گا ہم بندگی کیون کرین *
أَخرَجَ الشَّيخَانِ عَن سَهلِ بنِ سَعدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ
صلى الله عليه وسلم إِنَّ العَبدَ لَيَعمَلُ عَمَلَ أَهلِ النَّارِ وَإِنَّهُ مِن أَهلِ الجَنَّةِ
وَيَعمَلُ عَمَلَ أَهلِ الجَنَّةِ وَإِنَّهُ مِن أَهلِ النَّارِ وَإِنَّمَا
الأَعمَالُ بِالخَوَاتِيمِ * ترجمہ * بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ
سعد کے بیٹے سہل نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ بندہ کرتا ہی کام دوزخیونکے سے حالانکہ وہ ہوتا ہی بہشتیون
مین سے * اور بندہ کرتا ہی کام بہشتیون کے سے حالانکہ
وہ ہوتا ہی دوزخیون مین سے اور اعتبار کامونکا خاتمہ پر ہی
* ف * یہہ حدیث اور جتنی حدیثین اوپر اس فصل مین
گذرین سب مشکوۃ کے باب الایمان بالقدر مین لکھی ہین *
سو اس حدیث کا مطلب یہہ ہی کہ بعضے آدمی

حقیقت مین تقدیر کے بموجب بہشتی ہوتا ہی * اگر پہلے کام اُس سے دوزخیون کے سے ہوتے ہین مگر آخر اُس سے بہشتیون کے سے کام ہونے لگتے ہین تو وہ بہشت ہی کو جاتا ہی * اور بعضے شخص تقدیر کے بموجب دوزخی ہوتا ہی مگر کام بہشتیون کی طرح کرتا ہی * پھر آخر کو اُس سے کام دوزخیون کے سے ہونے لگتے ہین تو وہ دوزخ پاتا ہی * تو حقیقت یہہ ہی کہ کہ اعتبار انجام کے کامون کا ہی کہ آخر کو مرنے کے نزدیک جیسے کام ہون ویسا وہ شخص ہی * تو کسی شخص کو جب تک وہ جیتا رہے بہشتی یا دوزخی نہ کہنا چاہئے * ہان اگر نیک کام کرتے کرتے اُسی نیکی کی حالت مین مرجاوے تو یہہ جاننا چاہئے کہ ظن غالب یہہ ہی کہ یہہ بہشتی تھا * اور معاذ اللہ اگر کفر کے کامونکی حالت مین مرجاوے تو جاننا چاہئے کہ ظاہر مین اُسکے کام دوزخیون کے سے تھے انجام اللہ کو معلوم * اور جسکا کفر پر مرنا یقینی معلوم ہوا اُسکو دوزخی جاننا یا کہنا مضایقہ نہین * غرضکہ تقدیر پر ایمان رکھنا فرض ہی اور اُسمین چون و چرا کرنا بد ہی * اور جسکو اللہ نے نیک بنادیا وہ نیک ہی اور جسکو بد فرمادیا وہ بد

ہی اور خاتمہ کا اعتبار ہی * اللہ تعالی خاتمہ سب کا بخیر کرے
اور اپنے نیک بندون کی راہ پر لگاوے اور نیکونکی محبت دے
* * آمین یارب العالمین * *

* اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِي ذِكْرِ اَصْحَابِهٖ وَاَهْلِ الْبَيْتِ *

ترجمہ * چوتھی فصل ہی پیغمبر خدا ﷺ کے یارون کے اور حضرت کے اہل بیت کے ذکر مین یعنے اِس فصل مین اُن آیتون اور حدیثون کا ذکر ہی جس سے حضرت کے یارون کی اور اہل بیت کی بزرگی اور فضیلت ثابت ہوتی ہی * تو جاننا چاہئے کہ اصحاب اُسکو کہتے ہین جسنے حضرت سے ملاقات کی اور وہ مسلمان تھا * پھر جب مرا تب بھی مسلمان تھا * پھر اگر بہت روزون صحبت مین رہا تو زیادہ افضل اُنسے جو کم صحبت مین رہے * اور اہل بیت کہتے ہین گھروالین کو جیسے بی بیان اور لڑکے اور لڑکیان اور بہ سبب لڑکیون کے داماد اور نانی اور نتیین سب اہل بیت مین داخل ہین بالخصوص اور باندی اور غلام اور وہ جسکو بیٹا کرکے پالا بلکہ سارا کنبہ جو اپنے طریق پر ہو اور اُنکی اولاد بھی مطابق اہل بیت مین شامل ہی چنانچہ ابو بکر صدیق اور عمر فاروق اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور عبد الرحمن اور سعد اور سعید اور ابو عبیدہ اور ابو ہریرہ اور انس

اور بلال اور معاویہ * اور سوا اُن کے سب مہاجر مکے کے
اور انصار مدینے کے اور جہاد کرنے والے حضرت کے ساتھ ملکر
جو اُحد اور بدر اور حدیبیہ اور خیبر وغیرہ لڑائیوں میں حضرت
کے شریک تھے بالخصوص * اور جس مسلمان نے حضرت
سے ملاقات کی اور اُسی مسلمان کے عقیدے پر موت
پائی وہ سب اصحاب ہیں رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین * کہ
اُنکی ثنا اور صفت اور خوبیاں قرآن وحدیث سے ثابت ہیں
اُن سے محبت رکھنی اور اُنکی راہ پر چلنی ایمان کی علامت
اور نشانی ہے * پھر جو کوئی اُنکو برا جانے یا اُنکو ستانے تو
اُس نے گویا قرآن وحدیث کا انکار کیا اُسکا ٹھکانا دوزخ ہے *
اور بی بی خدیجہ اور بی بی عایشہ اور بی بی حفصہ اور بی بی زینب اور
بی بی ام سلمہ اور بی بی ام حبیبہ اور بی بی جویریہ اور بی بی میمونہ
اور بی بی ریحان زید کی بیٹی اور بی بی ریحان شمعون کی بیٹی اور بی بی
ماریہ قبطیہ وغیرہ بی بیاں اور بی بی فاطمہ اور بی بی رقیہ اور بی بی ام
کلثوم حضرت کی بیٹیاں اور علی مرتضی اور عثمان باحیا حضرت
کے داماد اور عمر فاروق حضرت کے نت داماد اور حسن
اور حسین نواسے اُمامہ اور ام کلثوم وغیرہ نواسیاں اور
زید جنکو بیٹا کر کے پالا تھا حضرت نے * اور اُسامہ انکی بیٹی

وغیرہ اور انکی اولاد یہ سب رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین *
حضرت کے اہلبیت اور عترت مین داخل ہین * انکی محبت
رکھنی اور انکی راہ اور روبہ اختیار کرنا اسلام و ایمان کی
علامت کامل ہی * پھر جو شخص ان سے محبت نہ رکھے
یا ان پر طعن کرے اسکے ایمان مین نقصان ہی * اسواسطے
کہ انکی تعریف اور مدح خصوصاً اور عموماً قرآن و حدیث میں
ثابت ہی * تو جو شخص انکو معاذ اللہ برا جانے اسنے گویا
قرآن و حدیث کا انکار کیا * پھر اسکا سواے دوزخ کے کہان
ٹھکانا * اور ظاہر ہی کہ اللہ تعالی سب کا مالک خالق ہی
اسکی محبت رکھنی اور اسکے حکم پر چلنا فرض ہی * اور
اسکا حکم ہی کہ میرے محبوب رسول مقبول کی محبت
رکھو اور اسکے کہنے پر چلو * تو حضرت رسول خدا ﷺ کی
محبت اور اطاعت فرض عین ہوئی * سو قطع نظر اور دلیلون
کے جسکو پیغمبر خدا ﷺ سے سچی محبت ہوگی تو وہ شخص
اس سے بھی محبت رکھیگا جس سے پیغمبر خدا ﷺ محبت
رکھتے تھے * اور یہ بے شک و شبہہ یقینی بات ہی کہ
جو مسلمان حضرت کے ساتھ رہتے تھے اور ہر صلاح و مشورہ مین
شریک ہوتے تھے * اور دین مسلمانی کا انہین کی کوشش

سے جاری ہوا * حضرت کے وقت میں اور بعد حضرت کے گویا وہ لوگ پیغمبر کی پیغمبری کے کام میں مددگار تھے * اور جو شخص حضرت کے گھر کے تھے بی بیاں اور اولاد اور نواسے وغیرہ انکا اوپر مذکور ہوا ان سب سے حضرت کو محبت تھی * بلکہ سارے مکے اور مدینے کے مسلمانوں سے بلکہ بالکل ملک عرب سے محبت تھی * تو جسکو حضرت سے محبت ہوگی وہ اُن سب کی بھی محبت رکھیگا * اور اصحاب و اہلبیت کی بھی تعظیم کریگا اور راہ و روش اُنکا اختیار کریگا * پھر جسقدر اُسکو حضرت سے محبت زیادہ ہوگی اُسیقدر اُن سب سے بھی اُسکو محبت زیادہ ہوگی * اور جاننا چاہیے کہ حضرت کے اصحاب یا اہلبیت اگر برے ٹھہریں تو مسلمانی کا دین بھی جھوٹھا ٹھہرے * اسواسطے کہ قرآن و حدیث مسلمان کی بنیاد اُنہیں کے واسطہ سے پچھلے لوگوں کو پہنچی * پھر اگر وہ برے تھے تو اُنکے بنائیے ہوئے قرآن و حدیث کا کیا اعتبار اور جب قرآن و حدیث بے اعتبار ہو تو دین مسلمانی سب جھوٹھہ ٹھہرے * تو جو شخص اُنکو برا جانے وہ گویا اپنے کو مسلمان نہیں جانتا اور اپنے ایمان کا انکار کرتا ہے * بلکہ دین اسلام کا انکار کرتا ہے * اور اصحاب اور

اہلبیت کی خوبیان اور بزرگیان قرآن و حدیث مین بہت
مذکور ہیں * اس مقام پر کئی آیتین اور حدیثین مذکور ہوتی
ہیں * سب مسلمانوں کو عقیدہ درست کرنے کے واسطے
اسیقدر کافی ہی سناچاہیے * قال اللہ تبارک وتعالی
ورحمتی وسعت کل شیءٍ فساکتبھا للذین یتقون ویؤتون
الزکوۃ والذین ھم بایتنا یؤمنون * الذین یتبعون
الرسول النبی الامی الذی یجدونہ مکتوبا عندھم
فی التورٰۃ والانجیل یامرھم بالمعروف وینھٰھم عن
المنکر ویحل لھم الطیبات ویحرم علیھم الخبائث
ویضع عنھم اصرھم والاغلال التی کانت علیھم
فالذین امنوا بہ وعزروہ ونصروہ واتبعوا النور الذی
انزل معہ اولئک ھم المفلحون * ترجمہ فرمایا اللہ
صاحب نے یعنے سورہ اعراف مین کہ میری رحمت شامل
ہی ہر چیز کو سو وہ لکھ دونگا انکو جو ڈر رکھتے ہیں اور دیتے
ہیں زکوۃ * اور جو ہماری باتین یقین کرتے ہیں * جو تابع ہوتے
ہیں اس رسول کے جو نبی ہی امی جسکو پاتے ہیں اپنے
پاس لکھا ہوا توراۃ اور انجیل مین بتاتا ہی انکو نیک کام
اور منع کرتا ہی برے کام سے اور حلال کرتا ہی انکے واسطے

سب پاک چیزین اور حرام کرتا ہی اُن پر ناپاک * اور
اُتارتا ہی اُن سے بوجھہ اُنکی اور پہانسیان جو اُن پر
تھین * سو جو اُسپر یقین لائے اور اُسکی رفاقت کی اور
مدد کی اور تابع ہوئے اُس نور کے جو اُسکے ساتھہ اُترا ہی وہی
لوگ پہنچے مراد کو * ف * یعنے اللہ تعالی فرماتا ہی کہ ہرچند
میری رحمت سب چیز کو شامل ہی * مگر خاص کرکے اُن
لوگونکے واسطے وہ رحمت لکھہ دونگا * جو لوگ اُمی نبی پر یعنے محمد
صلی اللہ علیہ وسلم پر یقین لائے اور اُنکی رفاقت کی کہ ہجرت مین اُنکا ساتھہ دیا
کہ مکے سے اپنے گھر چھوڑ کر حضرت کے ساتھہ مدینے کو گئے *
اور وہ لوگ جنہون نے مدینے مین پیغمبر کو جگہہ دی اور
مدد کی اور قرآن نورانی جو پیغمبر کے ساتھہ نازل ہوا اُسکے
تابع ہوئے * اور اللہ سے ڈرتے ہیئن اور زکوٰۃ دیتے ہیئن اور خدا
کے حکم پر یقین کرتے ہیئن اور نبی کا حال توراۃ اور انجیل
مین لکھا ہوا دیکھہ کر نبی پر ایمان لائے * کہ وہ نبی اُنکو نیک کام
بتاتا ہی اور برے کامون سے منع کرتا ہی * اور پاک چیزین
حلال بتاتا ہی اور ناپاک چیزین حرام کہتا ہی * اور گناہونکی
بوجھہ جو اُن پر لدی ہوئی تھی اور باپ دادے کے رسوم
کی پہانسیان جو اُن کے گلون مین تھین * سو اُتارتا ہی سو

اُسی مراد کو پہنچے کہ جنتی ہوئے * یہ جو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
یاروں کا حال ہی کہ وے سب لوگ خصوصاً چار یار ہمیشہ پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق رہتے تھے * اور مدد کرتے تھے اور دین اسلام
اُنسے جاری ہوا اور وے خدا سے ڈرتے تھے اور متقی
پرہیزگار تھے اور زکواة دیتے تھے * اور ہر حکم مین قرآن کی
پابروی کرتے تھے * سو وے سب اصحاب ایمان دار تھے اور اللہ
نے اپنی خاص رحمت اُنکے واسطے لکھ دی * اور وے مراد
کو پہنچے کہ بیشک جنتی ہوئے * پھر اب جو کوئی اُنکو برا کہے اور
اُنپر طعن کرے تو گویا اللہ کی رحمت پر طعن کرتا ہی * اور اِس
آیت کا منکر * قال اللہ تبارک وتعالی ولقد كتبنا فی
الزبور من بعد الذكر ان الارض یرثها عبادی
الصالحون * ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورہ انبیا
مین کہ اور ہم نے لکھ دیا ہی زبور مین نصیحت کے بعد کہ آخر
زمین پر مالک ہونگے میرے نیک بندے * ف * یہ آیت بھی
حضرت کے اصحابونکے حق مین ہی اللہ تعالی فرماتا ہی کہ پہلے
ہم توراة حضرت موسی پر نازل کی * اُسکے بعد زبور حضرت
داؤد پر اُتاری * سو پہلے توراة مین اور اُسکے بعد زبور مین
ہم نے لکھ دیا تھا آگے سے * کہ ہمارے اچھے بندے زمین کے

وارث اور مالک ہو جاوینگے * سو جب حضرت ابوبکر اور
حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی خلیفہ ہوئے
تب یہہ وعدہ پورا ہوا * کہ پورب پچھم تک اُنہوں کا حکم جاری
زمین کے لوگوں پر ظاہرا اور باطنا جاری ہوا اور آخر وقت
میں حضرت امام محمد مہدی کا بھی یہی دور ہوگا * اِس سے معلوم
ہوا کہ یہ خلیفے اللہ کے خاص بندے عالم تھے * پھر جو کوئی
اُنکو فاسق اور منافق جانے وہ اِس آیت کا منکر ہی * قال
اللہ تبارك وتعالي اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ
اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا
عَنِ الْمُنْكَرِ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ * ترجمہ فرمایا اللہ صاحب
نے بیچ سورہ حج میں کہ وے لوگ کہ اگر ہم اُنکو مقدور دیں
ملک میں تو وے قایم کریں نماز اور دیں زکواۃ اور حکم کریں
بھلے کام کا منع کویں برے کام سے اور اللہ کے اختیار ہی
آخر ہر کام کا * ف * اِس آیت سے پہلی آیت میں قرآن
میں اللہ صاحب نے اصحابوں کا ذکر کیا کہ صرف ایمان کے سبب
سے اُنکو کافروں نے گھر سے نکالا * سو اُن اصحابوں کی اللہ
مدد کریگا پھر اِس آیت میں اُنکی تعریف کی * کہ وے ایسے
لوگ ہیں کہ اگر وے زمین پر حاکم ہوں تو نماز قایم کریں

اور زکواۃ دین یعنے نماز اور زکوۃ کو رواج کردین اور بھلے
کام کا لوگونکو حکم کرین اور برے کام سے منع کرین* پھر اُنکی
نیکی کا دنیا مین جاری رہنا یا نرہنا یہہ انجام اللہ کے اختیار ہی*
اس آیت سے معلوم ہوا کہ پیغمبر خدا ﷺ کے یار مہاجرین
خصوصا چارون خلیفے جو کام کرتے تھے اور جو لوگون کو کہتے تھے وہ
کام اللہ تعالی کے نزدیک مقبول تھے* اور یہہ جو وعدہ کے
طور پر اللہ تعالی نے فرمایا تھا سو پورا کیا کہ زمین پر اُنکو حاکم
کیا اور پیغمبر کا خلیفہ بنایا* پھر اُنہون نے جو کام کرنے کو کہا وہ
کام نیک تھا* اور جس کام سے منع کیا وہ کام برا تھا*
پھر اب جو کوئی اُن کے کامون کو اور حکمون کو برا جانے وہ
اس آیت کا انکار رکھتا ہی* قال اللہ تبارک وتعالی
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ
رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ تَرٰھُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ
وَرِضْوَانًا* سِیْمَاھُمْ فِیْ وُجُوْھِھِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ* ذٰلِکَ
مَثَلُھُمْ فِی التَّوْرٰىۃِ وَمَثَلُھُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ* کَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْأَہٗ
فَاٰزَرَہٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِہٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِھِمُ
الْکُفَّارَ* وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْھُمْ مَّغْفِرَۃً
وَّاَجْرًا عَظِیْمًا* ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورہ

فتح ہین کہ محمد رسول اللہ کا اور جو اُسکے ساتھہ ہین زور آور
ہین کافرون پر * نرم دل ہین آپس مین تو دیکھے اُنکو رکوع
مین اور سجدے مین ڈھونڈھتے ہین اللہ کا فضل اور اُسکی
خوشی نشانی اُنکی اُنکے منہہ پر ہی سجدے کی اثر سے *
یہہ مثال ہی اُن کی توراۃ مین اور مثال اُن کی انجیل
مین جیسی کھیتی نے نکالا اپنا پٹھا * پھر اُسکی کمر مضبوط
کی پھر موٹا ہوا پھر کھڑا ہوا اپنے نال پر خوش لگتا ہی
کھیتی والون کو تا کہ جلاوے اُن سے جی کافرون کا * وعدہ
دیا ہی اللہ نے اُنمین سے جو یقین لائے اور کئے بھلے کام
مغفرت کا اور بڑے ثواب کا * ف * یہہ آیت اللہ صاحب
نے حضرت کی مدح مین نازل کی اور اُسمین حضرت کے
یارون کے ظاہر اور باطن کی خوبیان بیان کین تا کہ مخالفون
پر حجت ہو * کہ ایسے خدا پرست لوگ پیغمبر کے رفیق
ہین اور جسکے رفیق ہمصاحب یار ایسے ہون گے وہ شخص
خود اعلی درجہ کا خدا پرست اور نیکوکار ہوگا * اور یہہ بھی
معلوم ہو کہ پیغمبر کی صحبت ایسی خوب ہی کہ اُسکے
سبب اوگن ایسی نیک ہوگئے * سو اس آیت مین حضرت
اکے اصحابون کی خوبیان ظاہر کی یہہ بیان کین کروے حضرت کے رفیق

ہیں اور ساتھ موجود رہتے ہیں * اور کافرون پر زور آور سخت ہیں * اور آپس میں مسلمانون پر نرم دل رحیم ہیں * اور ہمیشہ نماز میں مشغول رہتے ہیں اور اُنکے چہرون پر اللہ کا نور ہی سجدے کے سبب سے کہ ہزارون میں پہچان پرتے ہیں * اور باطن کی خوبی یہہ ہی کہ پیغمبر کے جو ساتھہ رہتے ہیں اور کافرون پر سختی کرتے ہیں اور مسلمانون پر رحم کرتے ہیں اور سجدے اور رکوع کرتے ہیں سو صرف اللہ کی رضامندی کے واسطے * اور اللہ کا فضل چاہتے ہیں مال دولت دنیا نہیں چاہتے یعنے نیت اُنکی للہ ہی * ریاکار اور تقیہ شعار نہیں اور نفاق نہیں رکھتے * اور سابق سے اللہ تعالیٰ نے توراۃ اور انجیل میں اُنکی مثال لکھی کہ جیسے بیج بویا جاتا ہی جب اُس سے کھیتی جمتی ہی اور درخت اُسکے بڑے اور موٹے ہوتے ہیں تو کھیتی والے دیکھہ کر خوش ہوتے ہیں اور اُنکے دشمن ناخوش ہوتے ہیں * اسیطرح پر پہلے ایک دو مسلمان تھے پھر زیادہ ہوتے گئے اور اسلام کو اصحابون سے قوت بڑھتی گئی * پھر جب اسلام کو قوت ہوئی تب اللہ و رسول خوش ہوئے اور کافر ناخوش ہوئے اور غصہ میں آئے * سو یہہ حضرت کے اصحاب کو

اللہ نے اسواسطے ایسے ظاہر اور باطن کے خوبیون
والے بنائے تاکہ اونکو دیکھکر کافرونکا جی جلے * اور اگر ان
اصحابون سے کچھ گناہ بھی ہوا ہو تو آخرت مین گناہ معاف ہوکر
ثواب عظیم انکو ملیگا * تو وہان اور بھی زیادہ کافرونکا جی
جلیگا کہ انکے دشمن اصحابونکو انعام و اکرام ہوگا اور خود وے
کافر دوزخ مین جاتے ہونگے * ہرچند اس آیت مین سب اصحابونکی
تعریف ہے مگر یہہ چار باتین جو بیان کین کہ الذین معہ
یعنے پیغمبر کے ساتھہ رہنا اور اشداء علی الکفار یعنے
کافرون پر سخت اور زبردست * اور رحماء بینہم یعنے
آپس مین رحمدل اور تراھم رکعا سجدا یعنے نماز مین مشغول
رہنا * سو یہ چارون باتین چارون خلیفون مین بالخصوص بھی
مخصوص ہین * چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق نے حضرت کے
ساتھہ رہے خصوصا غار مین ساتھہ دیا اور ہجرت مین رفاقت
کی * اور بعد مرنے کے بھی حضرت کے پاس ایکہی جگہہ
پر مدفون ہوئے تو الذین معہ کی صفت ان پر خوب ثابت ہوئی *
اور کافرون پر سخت ہونا حضرت عمر کا مشہور و معروف
ہے * جس روز یہہ مسلمان ہوئے اس روز جماعت کے
ساتھہ سب مسلمانون نے باہر نکلکر نماز پڑھی اس سے پہلے

کافرون کے خوف سے نماز چھپ کر مسلمان پڑھتے تھے اُنکے مسلمان ہوئے سے مسلمانونکی قوت ہوئی اور کافر دب گئے * ور اُنکی خلافت کے وقت مین کافرون کے ہزار شہرون مین مسلمانون کا عمل ہوا اور دین اسلام جاری ہو گیا * تو اشداء علی الکفار کا مطلب حضرت عمر مین خوب پایا گیا * اور مسلمانون پر رحم دلی حضرت عثمان کی ظاہر ہی * کہ جب اُن پر لوگون نے بلوا کیا تو اُس وقت کم و بیش دو ہزار غلام مسلح حضرت عثمان کے موجود تھے * حضرت عثمان نے اُس وقت اُنکو ازاد کیا اور فرمایا کہ مین نہین چاہتا کہ مسلمانون پر کوئی شخص میرے سبب سے تلوار کھینچے اگرچہ مین جان سے مارا جاؤن * چنانچہ وہ سب غلام چلے گئے اور بلوائیون نے حضرت عثمان کو شہید کیا اور حضرت عثمان نے اُن سے مقابلہ نکیا رحماء بینھم کا وصف اُنمین خوب ظاہر ہوا * اور نماز مین مشغول رہنا حضرت علی کا کمال کے درجے کو پہنچا کہ عین سجدے ہی کی حالت مین شہید ہوئے تو تراھم رکعا سجدا اُنکا بیان ہوا * پھر اگر غور کیجئے تو ہر ایک مین یہ چار صفتین بخوبی تھین * اور نیت سب کی للہ اور رضی اللہ تھی * غرض کہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضرت کے

اصحابون کا ظاہر اور باطن دونون نیک تھا * اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ ہمت سے اُن پر اللہ تعالی کا فضل متوجہ تھا کہ توراۃ اور انجیل مین بھی اُنکی خوبیان اور اُنکا ذکر بیان کیا تھا * اور یہہ جو فرمایا کہ اللہ تعالی نے اُن اصحابون کو ایسے خوبیون والا اسواسطے بنایا تا کہ اُنکے سبب سے کافرون کا جی جلے اور کافر غصہ مین آوین * تو اِس سے معلوم ہوا کہ جو شخص حضرت کے اصحابون کی خوبیان اور نیکیان اور تعریفین سنکر ناخوش ہووے کافر ہی اللہ کے درگاہ سے راندا گیا مردود * سبحان اللہ جو شیطان اللہ کے پیغمبر محبوب کے دوستون یارون سے دشمنی رکھے وہ کیون نہ اللہ کی درگاہ سے راندہ جاوے * اور یہہ بھی اِس آیت سے معلوم ہوا کہ اصحاب سے اگر کچھ گناہ کے کام بھی ہو گیا تو وہ معاف ہی * اسواسطے کہ خدا نے وعدہ کیا ہی معاف کرنے کا * قال اللہ تبارك وتعالی لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا وَيَنصُرُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِن قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ

حَاجَةً مِّمَّا أُوتُوا وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ *
وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ *

ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ حشر مین کہ غنیمت
کا مال ہی واسطے اُن مفلسون وطن چھوڑنے والونکے
جو نکالے گئے اپنے گھرون سے اور مالون سے ڈھونڈتے
آئے ہین اللہ کا فضل اور اُسکی رضامندی اور مدد کرنے کو
اللہ کی اور اُسکے رسول کی وہی لوگ وے ہین سچے *
اور جو لوگ جگہہ پکڑ رہے ہین اُس گھر مین اور ایمان مین
یعنی مدینے مین * اُنسے آگے بھی محبت کرتے ہین اُس سے
جو وطن چھوڑ آئے اُنکے پاس اور نہین پاتے اپنے دل
مین غرض اُس چیز سے جو اُنکو ملی * اور اول رکھتے ہین انکو اپنی
جانون سے اور اگرچہ ہو اُنکو حاجت * اور جو شخص بچا
اپنے جی کی لالچ سے تو وہی لوگ ہین مراد پانے والے *
* ف * حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ایک وہ
لوگ تھے مہاجر جو مکے سے اپنے گھر چھوڑ کر اور مال اور
دنیاداری سب ترک کرکے صرف اللہ کی رضامندی کے
واسطے فضل خدا کے طالب حضرت کے ساتھ مدینہ کو چلے
آئے تھے کہ جہاد کرینگے * اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مددگار رہینگے *

ہو اُنکو اللہ تعالی نے فرمایا کہ وے سچے مسلمان ہین *
اور ایک اصحاب حضرت کے انصار تھے یعنے وے لوگ
جو مدینے مین رہتے تھے آگے سے جب حضرت اور حضرت
کے یار مکے سے نکل کر مدینے کو گئے * تب اُنھون نے سب
کو اپنے گھرون مین رکھا اور کھانا کپڑا دیا اور نہایت
خاطر کی اور کمال محبت کی * یہان تک کہ اپنی جان پر بھی
اُنکو مقدم رکھا کہ آپ بھوکھے رہتے اور اُنکو کھلاتے اور
اپنی حاجت بند کرتے اور اُنکو خرچ دیتے اور وے مہاجر مکے والے
کھانے سے کچھ بعد اکرلاتے تو یے انصار مدینے کے خوش ہوتے.
اور لالچ نکرتے * چنانچہ بنو نضیر کے یہودیون کی غنیمت کا مال
جب حضرت کے پاس آیا تو حضرت نے مدینے والے انصار سے
فرمایا کہ اگر چاہو تو یہ مال تم لیو اور خرچ کرو * اور یے مکے
کے مہاجرین جو تمھارے گھرون مین چار برس سے رہتے ہین
اور تمھارے پاس سے کھاتے ہین اُنکو اسیطرح اپنے پاس
رہنے دو اور کھلاؤ * اور یا صلاح ہو تو یہ مال مین اُن مہاجرین
کو دون کہ یے تم سے الگ اپنے پاس سے کھاوین * اُسکے
جواب مین اُن انصارون نے عرض کیا کہ حضرت یہ مال
اُنھین مہاجرین کو دیجئے * اور یے جب سے آگے سے ہمارے

پاس رہتے اور کھاتے ہیں وے سے رہا کریں اور ہمارا کھایا کریں *
سو اللہ تعالی نے ان دونوں آیتوں میں ان مہاجرین اور
انصار کی خوبیاں بیان کیں اور تعریف کی * اور مہاجرون کے
دل کا حال بیان فرمایا کہ وے لوگ صرف اللہ و رسول کی
مدد کرنے کو اپنا گھر بار مال متاع چھوڑ کر رسول کے ساتھ
آئے ہیں اُنکو اسمیں کچھ دنیا کا فائدہ منظور نہیں * سو وہی لوگ
سچے مسلمان ہیں * اور انصاروں کا ظاہر باطن دونوں کا ذکر
کیا کہ وے مہاجرون سے محبت کرتے ہیں اور باوجود اپنی
حاجت کے مہاجرون پر اپنا مال متاع خرچ کرتے ہیں * اور
حسد نہیں کرتے اور اُن سے لالچ نہیں رکھتے * اور جو شخص
ایسا ہو کہ اُسکو اللہ نے لالچ سے بچا دیا ہو کر اپنی جان
کے واسطے لالچ نکرے وہ مراد کو پہنچا اور دین و دنیا کی اُسنے
فلاح پائی * اور یہی انصار لالچ سے بچے ہیں سو اُنہوں نے
فلاح پائی اور مراد کو پہنچے * قال اللہ تبارک و تعالی
لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ * أُولَئِكَ
أَعْظَمُ دَرَجَةً مِنَ الَّذِينَ أَنْفَقُوا مِنْ بَعْدُ وَقَاتَلُوا *
وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَى * وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ * ترجمہ فرمایا اللہ
صاحب نے یعنے سورہ حدید میں کہ برابر نہیں تم میں جس نے

خرچ کیا فتح سے پہلے اور لڑائی کی * اُنلوگونکا درجہ بڑا ہی اُن سے جو خرچ کرین اُس سے پیچھے اور لڑین اور سبکو وعدہ دیا ہی اللہ نے خوبی کا اور اللہ کو خبر ہی جو تم کرتے ہو * ف * مکے کی فتح ہونے سے پہلے اکثر مسلمان محتاج اور کم زور تھے اُس وقت مال خرچنے اور جہاد کرنے مین بڑا فائدہ ہوا کہ مسلمان کی حاجت روا ہوئی اور کافرون پر دین کا غلبہ ہوا * اسواسطے اللہ کے نزدیک اُن مال خرچنے والونکا اور جہاد کرنے والونکا درجہ بڑا ہی * یہہ آیت حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کے حال کے مطابق ہی * چنانچہ اکثر مفسرون نے لکھا ہی کہ یہہ آیت حضرت ابو بکر ہی کے حق مین نازل ہوئی تھی * اور جن لوگون نے بعد فتح مکہ کے مال خرچا اور جہاد کیا وے کم درجے والے ہین اُن پہلون سے * اور بہشتی دونون ہین کہ اللہ نے خوبی کا دونون سے وعدہ کیا * اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضرت کے بعضے اصحاب بعضون سے افضل ہین سب کا مرتبہ برابر نہین * مگر بہشتی جنتی ہونے مین سب برابر ہین * اگرچہ بہشت کے اعلی درجے مین کوئی ہو اور کوئی اُس سے نیچے درجے مین * جیسے بادشاہ کے وزیر ہوتے ہین کوئی فقط وزیر کوئی وزیر اعظم مگر مقرب بادشاہ کے دونون

ہوئے ہیں * تو اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضرت ابو بکر
صدیق کے درجے کے برابر سبھی اصحاب کا مرتبہ نہین *
قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی وَالسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ
الْمُھَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْھُمْ بِاِحْسَانٍ * رَضِيَ اللّٰہُ
عَنْھُمْ وَ رَضُوْا عَنْہُ * وَاَعَدَّ لَھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَھَا
الْاَنْھَارُ خَالِدِیْنَ فِیْھَا اَبَدًا * ذٰلِکَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ * ترجمہ
فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورہ توبہ مین کہ اور جو لوگ
قدیم ہیں پہلے وطن چھوڑنے والے اور مدد کرنے والے اور جو
اُنکے پیچھے آئے نیکی سے * اللہ راضی ہوا اُنسے اور وے
راضی ہوئے اُس سے * اور طیار رکھے ہیں اُنکے واسطے باغ کہ
اُنکے نیچے بہتی نہرین رہا کرین اُنمین ہمیشہ * یہی ہی بڑی مراد
ملنی * ف * بدر کی لڑائی تک جو لوگ مسلمان ہوئے وے
قدیم ہیں اور جو لوگ بدر کی لڑائی کے بعد مسلمان ہوئے وے
اُنکے تابع ہیں * اور مہاجر وے کہ حضرت کے ساتھ مکے سے نکل
آئے تھے مدینے کو * اور انصار وے کہ مدینے کے رہنے والے تھے اور
اُنہون نے اپنے یہان جگہہ دی تھی اور خاطر داری کر کے
رکھا تھا * سو اللہ تعالی نے فرمایا کہ وے قدیمی مہاجر اور
انصار * اور جو پیچھے مسلمان ہوئے اور اُن قدیمی اصحابونکی

نیک راہ پر چلے اُن سب سے اللہ راضی ہوا اور وے اللہ
سے راضی ہوئے * اور اللہ نے اُن سب کے واسطے بہشت
طیار کر رکھی ہی * کہ اُسکے باغون کے نیچے نہرین جاری
ہونگی اور وے اُس بہشت مین ہمیشہ ہمیشہ کو رہینگے *
اور یہی بڑی مراد ملنی ہی کہ اللہ راضی ہوا اور بہشت ملے اِس
سے زیادہ اور کیا ہو * سبحان اللہ کیا بڑا مرتبہ ہی حضرت
کے یارون کا کہ اللہ تعالی خود قرآن مین خبر دیتا ہی کہ مین اُن
سے راضی اور خوش ہوا * اور اُنکے واسطے آگے ہی سے
بہشت طیار کر رکھی * پھر عجب خبیث وہ فرقہ ہی جو اُن
مقبول لوگون سے ناراض اور ناخوش ہو * اور بغض وعداوت
رکھے اور پھر بے حیائی سے دعوی کرے کہ قرآن پر ایمان
رکھتا ہون * قَالَ اللہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی لَقَدْ رَضِیَ اللہُ عَنِ
الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِیْ قُلُوْبِهِمْ
فَاَنْزَلَ السَّکِیْنَةَ عَلَیْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِیْبًا *
ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورۂ فتح مین کہ اللہ خوش
ہوا ایمانوالون سے جب وہ بیعت کرنے لگے تجھہ سے اُس
درخت کے نیچے * پھر جانا جو اُنکے دلون مین تھا پھر اُتارا اُن
پر چین اور انعام دیا اُنکو ایک فتح نزدیک * ف * ایک

بار پیغمبر خدا ﷺ عمرہ کرنے کے واسطے مکے کو چلے نزدیک
پہنچکر ایک اصحاب کو بھیجا کہ مکے کے لوگون سے کہہ آوین
کہ ہم لڑنے کو نہین آئے عمرہ کرنے کو آئے ہین* کافرون نے اُنکو
مکے مین نہ جانے دیا* تب پیغمبر خدا ﷺ نے عثمان رضی اللہ عنہ
کو بھیجا وہان خبر اُڑی کہ حضرت کہ عثمان کو شہید کیا* تب حضرت
نے اصحابون سے کہا کہ اب اِن مکے والون پر جہاد کرو*
تو وہان پر ایک درخت کے نیچے حضرت سے ایک ہزار پان
سو بیس اصحابون نے بیعت کی کہ ہم مکے والون سے لڑینگے اگرچہ
مارے جاوین* سو اللہ تعالی نے یہہ آیت اُنکے حق مین بھیجی*
فرمایا کہ اُنسے جنہون نے درخت کے نیچے بیعت کی اللہ
راضی ہوا اور اُنکے دل کا حال صاف معلوم ہو گیا* کہ یہ سچے
مسلمان ہین* کہ رسول کے حکم بموجب جان دینے کو موجود
ہو گئے* سو اللہ نے اُنکو چین اور خاطر جمعی دی کہ اُنکو ایمان
جانے کا خوف نرہا اور دین مین نہایت مضبوطی اُنکو ہوئی* اور
آیندہ کو اُنکو اب اور ایک فتح ملیگی چنانچہ اِس وعدہ کے
بموجب خیبر فتح ہوا* اِس آیت سے معلوم ہوا کہ اُن
اصحابون سے اللہ راضی ہوا اور اُنکے باطن کی صفائی کا حال
معلوم کرکے اُنکے واسطے چین نازل کیا* پھر اُنکے برابر اور

کسی آدمی کا مرتبہ کاہے کو ہوگا * کہ اُنکے واسطے خود اللہ تعالی
اپنے کلام مجید میں فرماتا ہے کہ میں اُن سے راضی ہوا اور اُنکو
چین دیا * اور رہے وہ اُنسے * اور سبھوں کا حال یقینی معلوم نہیں
کہ اللہ اُن سے راضی ہے یا نہیں * قال اللہ تبارک و تعالی
وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ
فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ
لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ * مِنْ بَعْدِ
خَوْفِهِمْ أَمْنًا * يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي
شَيْئًا * وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ *

ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورۂ نور میں کہ وعدہ دیا
اللہ نے اُنکو جو ایمان لائے تم میں سے اور کئے ہیں نیک کام
کہ البتہ پیچھے حاکم کرے گا اُنکو ملک میں جیسا حاکم کیا تھا
اُن سے اگلوں کو * اور جما دیگا اُنکو دین اُنکا جو پسند کر دیگا
اُنکے واسطے * اور دیگا اُنکو اُنکے ڈر کے بدلے میں امن * میری
بندگی کرینگے نہ شریک کرینگے میرا کسی کو * اور جو کوئی
ناشکری کرے اِس پیچھے سو وہی لوگ ہیں بے حکم *
* ف * یعنے جو لوگ کہ خدا اور رسول پر ایمان لائے تھے اور
اُنھوں نے روزہ نماز وغیرہ نیک کام کئے تھے * اِس سورہ کے

نازل ہونے تب اُنکو اِس آیت مین اللہ صاحب نے وعدہ کیا کہ آیندہ کئی آدمیون کو اُنمین سے خلیفہ کرے گا اور زمین پر حاکم بنا دیگا * جیسے حضرت داؤد وغیرہ اگلے لوگونکو بنی اسرائیل مین زمین کا خلیفہ اور حاکم کیا تھا * اور یہہ وعدہ کیا کہ اُنکا دین جو اللہ کو پسند ہی زمین مین البتہ رائج اور جاری کرے گا اور جما دیگا * اور یہہ وعدہ کیا کہ اُس وقت مین کافرون سے جو خوف تھا اُس خوف کے بدلے مین امن امان ہوگی کہ چین سے اللہ کی بندگی کرینگے بے شرک وریا * سو یہہ وعدہ اللہ تعالی کا حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہم کے حق مین پورا ہوا * اور یے سب باتین اُنمین پائی گئین کہ یے لوگ مسلمان تھے * جب یہہ سورہ نور نازل ہوئی تو یے بھی اِس وعدہ مین شامل تھے * اور یہہ کہ اللہ تعالی نے جو وعدہ کیا تھا کہ کئی شخصون کو خلیفہ کریگا سو اُنکو کیا * جیسے سابق مین حضرت داؤدکو بنی اسرائیل مین کیا تھا * اور اُنہین خلیفون کے رویے اور طریقے کو اللہ تعالی نے رائج اور جاری کیا اور کافرون اور منافقون کے خوف سے بالکل امن اُنہین کے وقت مین ہوئی * اور سب لوگ بے خوف و خطر بے شرک وریا اور بے تقیہ خدا کی عبادت کرتے تھے *

اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ یہہ اُنکا رویہ اور دین اللہ کو پسند اور
مرضی موافق تھا * پھر اب کے بعد اگر کوئی ناشکری کرے کہ
ایسے شخصونکے خلیفہ ہونے پر اللہ کا احسان نمانے اور اُنکی
خلافت کے حق ہونیکا منکر ہو تو وہ فاسق ہی بے حکم کہ خدا
کا حکم نہین مانتا * کہ جب کو خدا نے اپنی طرف سے خلیفہ بنایا اُسکو
خلیفہ برحق نہین سمجھتا * پھر اس مقام پر اگر کوئی فاسق کہے
کہ اِس آیت سے حضرت امام مہدی کی خلافت مراد ہی
اسواسطے کہ وہ ساری زمین پر خلیفہ اور حاکم ہونگے * اور مسلمان
اُنکے وقت مین بے خوف وخطر اللہ کی عبادت کرینگے * تو
اُسکا جواب یہہ ہی کہ اس آیت مین خطاب اُن سے ہی *
جو اس آیت کے نازل ہوتے وقت موجود تھے * اور حضرت
امام مہدی اُسوقت موجود نہ تھے * اور سوا اِسکے اللہ تعالی
نے فرمایا کہ کئی شخص کو خلیفہ کرے گا اور امام مہدی ایک
شخص ہین * تو اس آیت سے مراد نہین ہو سکتی * پھر
اگر کوئی شیعہ کہے کہ اِس آیت سے صرف حضرت علی مرتضی
رضی اللہ عنہ کی خلافت مراد ہی کہ وہ اس آیت کے نازل
ہونے کے وقت موجود تھے * اُسکا جواب یہہ ہی کہ حضرت
علی مرتضی ایک شخص تھے اور یہان وعدہ ہی کہ کئی خلیفہ

ہونگے * تو صرف حضرت علی اس آیت سے مراد نہین ہوسکتی * اور سوا اسکے شیعہ کے نزدیک اس آیت سے حضرت علی کی خلافت ہرگز مراد نہین ہوسکتی * اسواسطے کہ شیعہ کہتے ہین کہ حضرت علی اپنی خلافت کے وقت مین ہمیشہ خارجیون کے ڈر کے مارے تقیہ کرکے اپنا مذہب چھپاتے رہے * اور دین خدا کی مرضی موافق جیسا اُنکو منظور تھا ویسا اُنکی خلافت مین رایج اور جاری نہوا * اور اس آیت مین وعدہ یہہ ہی دین خدا کی مرضی موافق اُن خلیفونکی خلافت مین جاری ہوگا * اور یہہ تحقیق ہی کہ اللہ کا وعدہ جھوٹھا نہین تو اس صورت مین حضرت علی کی خلافت مراد نہین ہوسکتی ہی * یا یہہ کہ حضرت علی نے جو کام اپنی خلافت مین کیا وہی اُنکا مذہب اور دین تھا * اور اللہ کو پسند وہی رویہ تھا پھر تقیہ کہان رہا * تو معلوم ہوا کہ حضرت علی تقیہ نہین کرتے تھے * اور علاوہ اسکے حضرت علی کی خلافت کے وقت مین ہمیشہ مخالفون کا خوف رہا * اور شام اور مصر اور مغرب کے لوگ اُنکے منکر تھے اُنسے خوف رہا * اور اس آیت مین وعدہ امن کا ہی * قال اللہ تبارک و تعالی وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّى * وَمَا لِأَحَدٍ عِندَهُ مِن

نِعْمَةٍ تُجْزٰي * اِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى وَلَسَوْفَ يَرْضٰى *

ترجمہ۔ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورہ والیل مین اور اب بچا دیا جاویگا دوزخ سے اُس بڑے پرہیزگار کو جو دیتا ہی اپنا مال پاک کرنے کو اور نہین کسی کا اُسپر احسان جسکا بدلہ دے * مگر چاہکر رضامندی اپنے رب کی جو سب سے اعلی ہی * اور البتہ آیندہ کو وہ راضی ہوگا * یہہ آیت حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ کے حق مین اُتری * اور سبب اُسکا یہہ تھا کہ حضرت ابوبکر مالدار تھے * سو اُنہون نے سب اپنا مال خدا کی راہ مین خرچ کر ڈالا اور فقیر محتاج ہو گئے * چنانچہ چالیس ہزار درم اُنہون نے ضعیف مسلمانون کی حاجت براری مین اور مسجد کے واسطے زمین مول لینے مین خرچ کیا * اور کافرونکے جو غلام لونڈیان مسلمان ہو گئے تھے اور وے کافر اُنکو نہایت تکلیف دیتے تھے * سو اُنہون نے سات لونڈی غلام مسلمان کافرون سے مول لیکر خدا کی راہ پر ازاد کر دئیے * اور حضرت بلال ایک کافر کے غلام تھے یہہ بھی مسلما ہو گئے * وہ مردود اُنکو دن بھر دھوپ مین پڑا رہنے دیتا اور آس پاس سے اُنکے آگ جلواتا اور رات بھر اُن پر مار پڑتی * اور یہہ چلا چلا کر رونے اور یہی کہے جاتے تھے کہ خدا میرا ایک ہی * حضرت ابوبکر یہہ بات

سنی اُس کافر کے پاس تشریف لیگئے * اور اُسکو سمجھایا وہ عذاب کرنے سے باز نہ آیا * اور حضرت ابو بکر سے اُسنے کہا کہ اگر تمہارا دل اِس غلام پر جلتا ہی تو مجھہ سے اِسکو اپنے غلام قسطاس رومی کے بدلے مکہ اُسکے پاس دو ہزار اشرفی ہیں مول لے لو * حضرت ابو بکر رض نے اپنے غلام قسطاس رومی کو اور وہ دو ہزار اشرفیاں اور چالیس اوقیہ اور زیادہ اُس کافر کو دیکر حضرت بلال کو مول لیا * اور اُسیوقت پیغمبر خدا ﷺ کے سامہنے لاکر آزاد کیا * تب اُنکے حق مین یہہ آیت نازل ہوئی اللہ تعالی نے فرمایا کہ یہہ شخص یعنے ابو بکر جو بڑا متقی پرہیزگار خدا سے ڈرنے والا ہی * جو اپنا مال صرف اللہ کی رضامندی کے واسطے اپنا دل پاک کرنے کو لِوَجْہِ اللّٰہِ وَفِی سَبِیْلِ اللّٰہِ دیتا ہی * اور کسی مخلوق کے احسان کے بدلے مین اپنا مال نہین دیتا اِسلئے کہ کسیکا اُس پر احسان نہین * سو اِس شخص کو ہم دوزخ سے بچادینگے اور آیندہ کو یہہ اللہ سے راضی ہوگا * اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضرت ابو بکر کا اللہ تعالی کے نزدیک نہایت بڑا مرتبہ ہی کہ اللہ تعالی خود بیان کرتا ہی * کہ یہہ شخص اپنا مال صرف اللہ کی رضامندی کے لئے خرچتا ہی *

اور جیسے اللہ تعالی نے پیغمبر خدا ﷺ کے حق مین فرمایا تھا
کہ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى * یعنے اب دیگا تجھکو
تیرا رب تو تو راضی ہوگا * ویسے ہی حضرت ابو بکر کے حق مین
فرمایا کہ وَلَسَوْفَ يَرْضَى * یعنے اور اب راضی ہوگا ابو بکر * اور
اسیطرح ایک اور آیت مین اللہ تعالی نے فرمایا کہ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ
عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاكُمْ * یعنے برا بزرگ اللہ کے نزدیک
تم مین سے وہی جو برا پرہیزگار متقی ہو * اور اس آیت
مین حضرت ابو بکر کو فرمایا کہ اتقی یعنے برا پرہیزگار متقی *
تو ان دونون آیتون کے ماننے سے معلوم ہوا کہ حضرت ابو بکر
اللہ کے نزدیک برے مرتبے والے اور نہایت مکرم اور
بزرگ ہیں * کہ بعد پیغمبر خدا ﷺ کے انکے برابر اور کسی کا یہہ مرتبہ نہین
قال اللہ تبارک وتعالی وَمَنْ يَقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُولِهٖ
وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُؤْتِهَا اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ * وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا
كَرِيمًا * يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِنَ النِّسَاءِ * اِنِ
اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهٖ مَرَضٌ
وَقُلْنَ قَوْلًا مَعْرُوفًا * وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ
الْجَاهِلِيَّةِ الْاُولٰى وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِينَ الزَّكٰوةَ
وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ اِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ

أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا * وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ * إِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيفًا خَبِيرًا *

ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورہ احزاب مین کہ اور جو کوئی
تم مین اطاعت کرے اللہ کی اور رسول کی اور کرے کام نیک
ہم اُسکو دیوین اُسکا اجر دو بار اور رکھی ہم نے اُسکے
واسطے روزی عزت کی * اے نبی کی عورتو تم نہین ہو
جیسی ہر کوئی عورتین اگر تم ڈر رکھو * سو تم دب کر نہ کہو بات
پھر لالچ کرے کوئی جسکے دل مین آزار ہے * اور کہو بات
معقول اور قرار پکڑو اپنے گھرون مین * اور دکھاتی نہ پھرو
جیسا دکھانا دستور تھا پہلے وقت نادانی کے * اور قایم رکھو
نماز اور دیتی رہو زکوٰۃ * اور اطاعت مین رہو اللہ کی اور رسول
کی * اللہ چاہتا ہی کہ دور کرے تمسے گندی باتین اس گھر والون
سے اور ستھرا کرے تمکو ستھرائی سے * اور یاد کرو
جو پڑھی جاتی ہین تمہارے گھرون مین اللہ کی باتین اور
عقلمندی مقرر اللہ ہی بھید جانتا خبردار * ف * اللہ صاحب
نے نبی صاحب کی بی بیونکو فرمایا کہ تم مین سے جو اللہ اور
رسول کی تابعداری کرے اور نماز روزہ نیک کام کرتے *
تو اُسکو دونا ثواب ملے اور ہمنے اُسکے واسطے دنیا و آخرت

مین عزت کی روزی رکھی ہی تم کھانے پینے کی فکر نکرو* اور
اللہ تعالی نے اُن بی بیون کی نہایت بزرگی کی کہ خود اُنکو
خطاب کرکے فرمایا کہ ای نبی کی عورتو* اور فرمایا کہ کسی
مرد سے اگر بات کہو تو اسطرح کہو جیسے مان بیتون کو
کہے دب کر نکہو* تا کہ منافق اور فاسق اوسکے کچھ اور نہ سمجھین*
اور بات معقول اصحبت کی کہو* اور عزت اور وقار سے
اپنے گھرون مین بیٹھی رہو اور سابق کفر کے وقت مین جیسے
عورتین اپنے کو دکھاتی پھرتی تھین ویسے تم گھر سے نہ نکلو*
اور نماز پر مستعد رہو اور زکواة دیا کرو اور جو حکم اللہ ورسول
کا ہو وہ مانتی رہو* اور اللہ کو بھی منظور ہی کہ نبی کے گھر
بھر سے بری باتین دور ہو جاوین* اور تم پاک صاف رہو
کوئی عیب ظاہر و باطن کا تم مین نرہے* اور جو آیتین قرآن کی
تمھارے گھرون مین پڑھی جاتی ہیں اور جو حدیثین بیان
ہوتی ہیں سو یاد کرو* اور یہہ جان لو کہ سب بھید اور چھپی
باتین اللہ کو معلوم ہیں* اِس آیت سے معلوم ہوا کہ حضرت کی
بی بیونکے واسطے ہر نیکی کا دونا ثواب ہی اور دوسری بی بیان اور
عورتین ہرگز برابر نہین* اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ خود
اللہ تعالی کو یہہ منظور تھا کہ اُنمین کوئی عیب کی بات

تر ہے اور ظاہر و باطن اُنکا صاف رہے پھر جب اللہ تعالی کو
یون منظور ہو* پھر کیون نہ اُنکا ظاہر باطن صاف ہو* اور یہہ بھی
ظاہر ہی کہ خود اللہ تعالی اُنکے ادب سکھانے کو اور تربیت
کرنے کو متوجہ تھا کہ خود اُن بی بیونکو خطاب کرکے ادب کی
باتین بتائین* اور اِس آیت مین یہہ لفظ جو فرمایا کہ ای
گھر والو تو اِس لفظ مین سب گھر کے لوگ بیبیان اور بیٹے
اور نواسی اور نواسین اور دایا وغیرہ سب گھر کے لوگ شامل
ہین* قال اللہ تبارک وتعالی اَلنَّبِیُّ اَولٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ
مِنْ اَنْفُسِہِمْ وَاَزْوَاجُہٗ اُمَّہَاتُہُمْ* ترجمہ فرمایا اللہ صاحب
نے یعنے سورہ احزاب مین کہ نبی سے لگاو ہی ایمان والونکو
زیادہ اپنی جان سے اور اُسکی عورتین اُنکی مائین ہین
* ف* یعنے جو لوگ مومن ہین وہ اپنی جان سے زیادہ نبی
کو دوست رکھتے ہین* اسواسطے کہ نبی اللہ کا نایب ہی*
اپنی جان ومال مین اپنا تصرف نہین چلتا* جتنا نبی کا تصرف چلتا ہی
اپنی جان دیکھتی آگ مین ڈالنی درست نہین* اور نبی حکم کرے
تو فرض ہی* اور نبی کی عورتین حرمت مین اور پردے مین سب
مومنون کی مائین ہین* اسی سبب سے حضرت کی بی بیون سے
نکاح درست نہین اور اُنکا ادب سب سے زیادہ چاہیے*

أَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ مِنْ أَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبُوبَكْرٍ *

ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب ابوبکر رض میں لکھا ہے کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابوسعید خدری سے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ مقرر زیادہ احسان کرنے والا مجھ پر سب آدمیون سے ساتھہ رہنے مین اور اپنا مال خرچنے مین ابوبکر ہے * ف * یعنے سب آدمیون سے زیادہ احسان ابوبکر کا مجھہ پر ہے کہ وہ ہمیشہ میرے ساتھہ اور برابر شریک اور مصاحب رہا * اور اُس نے سب اپنا مال میرے حکم بموجب اور میری مرضی کی جگہہ خرچ کر ڈالا * تو جب پیغمبر خدا ﷺ سب مسلمانون کے سردار حضرت ابوبکر کے احسان مند ہوئے تو اُن سے زیادہ اور کس کا مرتبہ ہے * کہ خود پیغمبر خدا ﷺ اُن کے شکر گذار تھے تو سب مسلمانون پر اُن کا احسان ہوا * اور سب کو اُنکی شکر گذاری کرنی چاہیے *

أَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَا لِأَحَدٍ عِنْدَنَا يَدٌ إِلَّا وَقَدْ كَافَيْنَاهُ مَا خَلَا أَبِي بَكْرٍ فَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا يَدًا يُكَافِيْهِ اللهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَا نَفَعَنِي مَالُ أَحَدٍ قَطُّ مَا نَفَعَنِي مَالُ أَبِي بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا غَيْرَ رَبِّي

لَا تَّخَذْتُ اَبَابَكْرٍ خَلِيْلًا اَلَا وَاِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلُ اللّٰهِ

* ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب ابوبکر رض مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ نہین ہمپر کسیکا احسان مگر ہم نے بدلہ کردیا اُسکو سوا ابوبکر کے کہ مقرر اُسکا ہمپر احسان ہی کہ بدلہ دیگا اُسکو اللہ قیامت کے دن *اور نہ فائدہ کیا مجکو کسی کے مال نے کبھی جو کچھ فائدہ دیا مجکو ابوبکر کے مال نے *اور اگر مین اختیار کرتا کوئی دوست جانی اپنے رب کے سوا تو البتہ اختیار کرتا مین ابوبکر ہی کو دوست جانی * تم جان لو کہ رفیق تمھارا دوست جانی اللہ کا ہی

ف یعنے حضرت کی عادت شریف یون تھی کہ اگر کوئی شخص کچھ احسان کرتا تو اُس سے زیادہ اُسکا بدلہ اُسکے ساتھہ کردیتے *سو فرمایا کہ ابوبکر نے جو ہمپر سے ساتھہ احسان کیا اُسکا بدلا مجھسے نہوسکا *اِسواسطے کہ دنیا مین جتنی نعمتین ہین سو سب فانیان اور فانی ہین *مگر ہان قیامت کے روز اللہ تعالی اُسکو بدلا دیگا کہ اُسکے پاس کچھ کمی نہین *اور ابوبکر نے احسان بھی ایسا ہی کیا کہ کسی سے ایسا کام نہوسکا *کہ اُس نے اپنا سب مال دین کے کامون مین ہمری مرضی موافق خرچ کرڈالا اور محتاج ہوگیا *سو

جیسا اُس کے مال سے مجھکو فائدہ ہوا ویسا کسی کے مال
سے نہوا * اور خلت اُس محبت کو کہتے ہیں جو دل کے تہہ
میں گڑی ہوئی ہو * سو فرمایا کہ ایسی محبت مجھکو اللہ ہی کی
ہی کہ اُسمیں کسی کی گنجایش نہیں * اگر کچھ بھی گنجایش
ہوتی تو ایسی محبت میں ابوبکر ہی سے رکھتا * اِس حدیث سے
معلوم ہوا کہ اللہ تعالی کی محبت کے بعد حضرت ابوبکر کی
محبت جسقدر حضرت کو تھی اُتنی کسی کی محبت نہ تھی * تو ہر
مسلمان کو چاہئے کہ اللہ و رسول کی محبت کے سوا حضرت
ابوبکر کی محبت جسقدر رکھے اُتنی کسی کی محبت نرکھے *
اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت ابوبکر کے برابر کسیکو روز
قیامت میں ثواب نہ ملا نہ ملیگا کہ حضرت نے اُن کا
احسان اللہ کو سونپا اور اللہ کے یہاں کچھ کمی نہیں *
اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ عُمَرَ رض قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ سَیِّدُنَا
وَخَیْرُنَا وَاَحَبُّنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ * ترجمہ مشکوٰۃ کے
باب مناقب ابوبکر میں لکھا ہی کہ ذکر کیا ترمذی نے کہ کہا عمر
رضی اللہ تعالی عنہ نے کہ ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ سردار ہم
سب کے اور بہتر ہم سب سے اور ہم سب سے زیادہ
دوست ہیں رسول خدا ﷺ کے نزدیک * ف * حضرت عمر

رضی خود حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے وقت
مین لوگون کی ترغیب دلانے کو فرماتے تھے کہ پیغمبر خدا ﷺ
جسقدر ابوبکر کو چاہتے ہین اتنا کسی کو نہین چاہتے * تو ابوبکر ہم
سب کے سردار ہین اور سب سے بہتر ہین * تو اس سے
دریافت ہوا کہ حضرت ابوبکر سب امت کے سردار اور
سب سے بہتر تھے * أَخْرَجَ رَزِيْنٌ عَنْ عَائِشَةَ رض
قَالَتْ بَيْنَمَا رَأْسُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حُجْرِيْ فِيْ لَيْلَةٍ
ضَاحِيَةٍ إِذْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ يَكُوْنُ لِأَحَدٍ مِنَ
الْحَسَنَاتِ عَدَدُ نُجُوْمِ السَّمَاءِ قَالَ نَعَمْ عُمَرُ قُلْتُ فَأَيْنَ
حَسَنَاتُ أَبِيْ بَكْرٍ قَالَ إِنَّمَا جَمِيْعُ حَسَنَاتِ عُمَرَ كَحَسَنَةٍ
وَاحِدَةٍ مِنْ حَسَنَاتِ أَبِيْ بَكْرٍ * ترجمہ مشکوۃ کے باب
مناقب ابوبکر و عمر مین لکھا ہی کہ ذکر کیا رزین نے کہ نقل کیا
بی بی عایشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہ ایسا اتفاق تھا کہ سر
پیغمبر خدا ﷺ کا میرے گود مین تھا چاندنی رات مین ناگاہ
مین نے کہا ای رسول خدا بھلا ہووینگی کسی کی نیکیان
آسمان کے تارون کی گنتی برابر فرمایا ہان عمر کی * مین نے
کہا کہان گئین نیکیان ابوبکر کی فرمایا سب نیکیان عمر کی
جیسی ایک نیکی ابوبکر کی نیکیون مین سے * أَخْرَجَ الشَّيْخَانِ

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَقَدْ كَانَ فِيْمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الْاُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ فَاِنْ يَكُ فِيْ اُمَّتِيْ اَحَدٌ فَاِنَّهُ عُمَرُ * ترجمہ مشکواۃ کے باب مناقب عمر میں لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ رض سے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ البتہ تھے تم سے پہلی اُمتوں میں ایسے لوگ جنکو اللہ کی طرف سے الہام ہوتا تھا اور نیک بات اُنکے دل میں پڑ جاتی تھی سو اگر ہوگا میری اُمت میں کوئی بھی تو وہ عمر ہی * ف * یعنے حضرت عمر کا یہ مرتبہ ہی کہ اللہ کی طرف سے اُنکے دل میں نیک بات پڑ جاتی ہی * اَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ كَانَ بَعْدِيْ نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ * ترجمہ مشکواۃ کے باب مناقب عمر رض میں لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ عقبہ بن عامر رض سے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ اگر ہوتا بعد میرے کوئی پیغمبر تو خطاب کا بیٹا عمر ہی ہوتا * اَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِاَبِيْ بَكْرٍ يَا خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَمَا اِنَّكَ اِنْ قُلْتَ ذٰلِكَ فَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلٰى رَجُلٍ خَيْرٍ مِنْ عُمَرَ * ترجمہ مشکواۃ کے باب مناقب عمر

مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ جابر نے نقل کیا کہ عمر رض نے کہا ابوبکر رض کو کہ ای سب سے بہتر بعد رسول خدا ﷺ کے تو فرمایا ابوبکر رض نے سن رکھو کہ تم نے تو ایسا کہا البتہ مین نے سنا رسول خدا ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ نہ چمکا سورج کسی آدمی پر جو بہتر ہووے عمر سے * ف * یعنے حضرت عمر نے حضرت ابوبکر رض کو کہا کہ سوائے رسول خدا ﷺ کے تم سب سے بہتر ہو * تب ابوبکر رض نے حضرت عمر رض کو کہا کہ تم مجھکو سب سے اچھا بتاتے ہو * اور مین نے پیغمبر خدا ﷺ سے سنا کہ وہ فرماتے تھے کہ جس آدمی پر کہ سورج چمکتا یعنے جو آدمی دنیا مین پیدا ہوا عمر سے کوئی بہتر نہوا یعنے حضرت عمر رض تمام دنیا کے لوگون سے بہتر ہین سوائے پیغمبرون کے * أَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ بَيْنَمَا اَنَا نَائِمٌ اُوْتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ حَتّٰى اِنِّي لَاَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ فِي اَظْفَارِي ثُمَّ اَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوا فَمَا اَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الْعِلْمَ * ترجمہ مشکواۃ کے باب مناقب عمر مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابن عمر نے نقل کیا کہ مین نے سنا

رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ اُس حال مین کہ مین
سوتا تھا مجھکو ملا ایک قدح دودھ کا سو مین نے اتنا پیا کہ مجھکو معلوم
ہوا کہ اُسکی تازگی نکلتی ہی میرے ناخونون مین سے پھر
مین نے دیا اپنا بچا ہوا خطاب کے بیٹے عمر کو* اصحابون نے عرض
کیا تو کیا تعبیر کی تم نے اُسکی یا رسول اللہ فرمایا کہ علم *
* ف * یعنے حضرت نے خواب مین دیکھا کہ ایک قدح بھر
دودھ تھا کہ اُسمین سے حضرت نے خوب پیا اور باقی رہا
سو عمر رض کو دیا* اصحابون نے اس خواب کی تعبیر پوچھی
تو حضرت نے فرمایا کہ دودھ جو تھا سو علم تھا کہ جو مجھ سے
بچا وہ عمر کو ملا* اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعد پیغمبر
خدا ﷺ کے جسقدر علم دینی حضرت عمر کو تھا اُسقدر
کسی کو نتھا* اَخرَجَ التِّرمِذِیُّ عَنِ ابنِ عُمَرَ رض قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ اللّٰہَ جَعَلَ الحَقَّ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ وَقَلبِہٖ*
ترجمہ* مشکواۃ کے باب مناقب عمر مین لکھا ہی کہ ترمذی
نے ذکر کیا کہ ابن عمر رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ فرمایا
کہ مقرر اللہ تعالی نے حق رکھا ہی عمر کے زبان پر اور دل
پر* ف* یعنے حضرت عمر رض کی زبان سے جو بات نکلتی ہی
وہ حق ہی ہوتی ہی* اور جو بات اُنکے دل مین آتی ہی وہ بھی

حق ہی ہوتی ہی * اللہ ورسول کی مرضی کے خلاف نہ اُنکی
زبان سے نکلتی نہ اُنکے دل میں پڑتی * خرج فی شرح السنۃ
واخرج ابوداؤد والترمذی وابن ماجۃ عن ابی سعید
الخدری ان النبی صلعم قال ان اھل الجنۃ لیترؤن
اھل علیین کما ترون الکوکب الدری فی افق السماء
وان ابابکر وعمر منھم وانعما * ترجمہ مشکواۃ کے
باب مناقب ابوبکر و عمر رض میں لکھا ہی کہ شرح السنہ
میں اور ابوداؤد ترمذی اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ ابو سعید
خدری رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ بے شبہہ
بہشت والے لوگ البتہ دیکھینگے علیین والون کو جیسے تم
دیکھتے ہو نہایت چمکتے ہوئے سے جھلکتے تارے کو آسمان کے
کنارے میں * اور مقرر ابوبکر اور عمر علیین والون میں سے ہیں
ور زیادہ ہوئے ہیں * ف * یعنے حضرت ابوبکر اور حضرت
عمر کا بہشت میں ایسا مرتبہ ہوگا کہ اور بہشت والے اُنکی
اُنکو وہان ایسا دیکھینگے جیسے چمکتے روشن تارے کو سر
زمین والے دیکھتے ہیں * بلکہ اُس سے بھی زیادہ اُنکا مرتبہ بہشت
میں ہوگا * ۲ اخرج ابن ماجۃ عن علی واخرج الترمذی
عن انس رض قالا قال رسول اللہ صلعم ابوبکر وعمر

سَيِّدَا كُهُولِ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ اِلَّا النَّبِيِّيْنَ
وَالْمُرْسَلِيْنَ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب ابو بکر و
عمر مین لکھا ہی کہ ذکر کیا ابن ماجہ نے کہ علی رض نے نقل کیا اور
ترمذی نے ذکر کیا کہ انس رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے
فرمایا کہ ابو بکر اور عمر دونون سردار ہونگے عمر رسیدہ
بہشتیونکے اگلون اور پچھلونکے سوا نبیون اور پیغمبرونکے
ف * یعنے جو شخص دنیا مین عمر رسیدہ ہوکر مرا اور وہ بہشتی ہوگا
تو بہشت مین اُن سب کے سردار حضرت ابو بکر اور
حضرت عمر ہونگے * تو جب عمر رسیدہ لوگونکے سردار ہوئے
تو جوانونکے سردار بدرجہ اولی بہی ہونگے * غرضکہ مطلب
یہ ہی کہ سب بہشتیون کے سردار بہی دونون ہونگے سواے
پیغمبرون کے * اِس سے معلوم ہوا کہ سواے پیغمبرون
کے حضرت ابو بکر اور عمر رض کے برابر کسی کا مرتبہ نہین نہ
دنیا مین نہ آخرت مین * اَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ حُذَيْفَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّيْ لَا اَدْرِيْ مَا بَقَائِيْ فِيْكُمْ
فَاقْتَدُوْا بِالَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِيْ اَبِيْ بَكْرٍ وَّ عُمَرَ * ترجمہ
مشکوٰۃ کے باب مناقب ابو بکر و عمر مین لکھا ہی کہ ترمذی نے
ذکر کیا کہ حذیفہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ مین

نہین جانتا کہ کب تک میری زندگی ہی تم بین * تو تابعت کیجو اُنکی جو میرے بعد ہونگے ابوبکر اور عمر * ف * یہ جو حضرت نے لوگون سے فرمایا کہ میرے بعد ابوبکر اور عمر کی راہ پر چلیو اور اُن کا کہا مانیو * تو اسسے معلوم ہو کہ حضرت دین کے کام مین اور بندوبست کے مقدمہ مین اور رایت کی خیر خواہی اور اصلاح کے مقدمہ مین * اور اللہ کا مقبول بندہ جیسا اُن دونون کو جانتے تھے ویسا اور کسیکو نہین جانتے تھے * أَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيقٌ وَرَفِيقِي يَعْنِي فِي الْجَنَّةِ عُثْمَانُ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب عثمان رض مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ عبید اللہ کے بیٹے طلحہ رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ ہر پیغمبر کا کوئی رفیق ہوتا ہی اور میرا رفیق یعنے جنت مین عثمان ہی * ف * یعنے ہر پیغمبر کے ساتھہ رفیق ہوا کرتے ہین کہ دنیا اور آخرت مین ساتھہ ہوتے ہین * سو ایسا رفیق میرا عثمان ہی کہ جنت مین بھی میرے ساتھہ ہوگا * أَخْرَجَ أَحْمَدُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَاءَ عُثْمَانُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِأَلْفِ دِينَارٍ فِي كُمِّهِ حِينَ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَنَثَرَهَا فِي حُجْرِهِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُقَلِّبُهَا فِي حُجْرِهِ وَيَقُولُ

مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب عثمان رض میں لکھا ہی کہ امام احمد نے ذکر کیا کہ سمرہ کے بیٹے عبد الرحمان نے نقل کیا کہ لائے عثمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہزار اشرفی اپنے آستین میں رکھکر جب سامان درست کرتے تھے عسرہ کے لشکر کا * سو ڈال دیں وہ اشرفیاں حضرت کے گود میں تو دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نیچے اوپر کرتے تھے اُن اشرفیوں کو اپنے گود میں * اور فرماتے تھے کہ نہ ضرر کرے عثمان کو جو کچھ کرے وہ آج کے بعد اور یہہ فرمایا دو بار * ف * یعنے عثمان نے ایسا بڑا کام کیا کہ وہ کام اللہ کے نزدیک ایسا مقبول ہوا کہ حضرت عثمان سے اگر آیندہ کو کوئی گناہ بھی ہو جاوے تو معاف ہی * اور اُس گناہ سے عثمان رض کو کچھ ضرر نہوگا * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی گناہ بھی حضرت عثمان سے ثابت ہو تو بھی حضرت عثمان پر طعن ہے نہیں درست * اسواسطے کہ اگر گناہ ہوا ہوگا تو معاف بھی ہو گیا ہوگا * پھر اُس پر طعن کرنا ایسا ہی کہ جیسے کوئی شخص بیمار ہو کر اچھا ہو گیا ہو * پھر کوئی احمق اُس شخص کو بیمار کہے * أَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَذَكَرَ الْفِتَنَ فَقَرَّبَهَا فَمَرَّ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ فِي

ثَوْبٍ فَقَالَ هٰذَا يَوْمَئِذٍ عَلَى الْهُدٰى فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قَالَ فَاَقْبَلْتُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهٖ فَقُلْتُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ * ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب عثمان رض میں لکہا ہی کہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ کعب کے بیٹے مرہ نے نقل کیا کہ مین نے سنا رسول خدا صلعم سے جب وہ ذکر کرتی تھے فسادون کا سو نزدیک بتایا اُن فسادون کو * پھر نکلا ایک مرد سر پر اوڑھے ہوئی کپڑا تو فرمایا حضرت نے کہ یہہ شخص اُسدن نیک راہ پر ہوگا * سو مین اُٹھہ گیا اُسکی طرف تو معلوم ہوا کہ وہ عثمان بن عفان تھے * کہا کہ پھر سامہنے گیا مین نے منہہ عثمان کا اور پوچھا مین نے کہ یہہ شخص فرمایا ہان * ف * یعنے ایک روز پیغمبر خدا صلعم اصحابون کے روبرو آیندہ کا حال بیان کرتی تھے کہ آیندہ کو امت مین ایسے ایسے فساد ہونگے اِتنے مین حضرت عثمان اُس راہ ہو کر نکلے * تو حضرت نے اُنکی طرف بتا کر فرمایا کہ یہہ شخص اُن فسادون کے وقت مین نیک راہ پر یعنے حق پر ہوگا * اس سے معلوم ہوا کہ بعد حضرت کے جو کچھ قضیہ فساد ہوا * حضرت عثمان رض وقت تک اُسمین جو حضرت عثمان کا راہ تہا وہی حق تہا * خصوصاً جسمین عثمان شہید ہوئی اُس فساد مین عثمان رض حق پر تھے اور باقی

والی ناحق پر کہ عثمان رض کو شہید کیا * أَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ عَنْ
أَنَسٍ رض أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَعِدَ أُحُدًا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ
وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ فَقَالَ اثْبُتْ أُحُدُ
فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ * ترجمہ مشکوۃ
کے باب مناقب ہولاء الثلثہ مین لکھا ہی کہ بخاری نے ذکر کیا کہ
انس رض نقل کیا پیغمبر خدا ﷺ چڑھے اُحد پر اور ابوبکر اور عمر اور
عثمان سو ہلا وہ پہاڑ اُنکے سبب تو مارا اُسکو حضرت نے
اپنے پانوسے پھر فرمایا کہ ٹھہرا رہ اے احد تیرے اوپر
تو صرف ایک نبی ہے اور ایک صدیق اور دو شہید ہین *
* ف * شہید اُسکو کہتے ہین جو اللہ کا نہایت عاشق ہو
اور اللہ کے دیدار کے شوق مین اور اللہ کی رضامندی کے
واسطے اللہ کی راہ مین اپنا مرنا نہایت سہل جانے
بلکہ آرزو رکھے * سو حضرت نے عمر اور عثمان رض کو شہید
فرمایا * چنانچہ بعد حضرت کے یہ دونون ظاہر مین بھی شہید
ہوئے * اور ابوبکر رض کو صدیق فرمایا کہ صدیق کا مرتبہ بعد پیغمبر کے
مرتبہ کے ہی اور صدیق سے اونچا سوا پیغمبر کے کسی کا
مرتبہ نہین * أَخْرَجَ أَبُو دَاوُدَ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ
ﷺ قَالَ أُرِيَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ صَالِحٌ كَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ نِيطَ بِرَسُولِ

الله ﷺ وَنِيطَ عُمَرُ بِأَبِي بَكْرٍ وَنِيطَ عُثْمَانُ بِعُمَرَ قَالَ جَابِرٌ فَلَمَّا قُمْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قُلْنَا أَمَّا الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَرَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَمَّا نَوْطُ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ فَهُمْ وُلَاةُ الْأَمْرِ الَّذِي بَعَثَ اللهُ بِهِ نَبِيَّهُ ﷺ * ترجمہ مشکواۃ کے باب مناقب هؤلاء الثلثة مین لکھا ہی کہ ابوداود نے ذکر کیا کہ جابر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ دکھائی دیا خواب مین آج کی رات ایک نیک آدمی کو کہ گویا ابو بکر لپٹے ہین رسول خدا ﷺ کو اور لپٹے ہین عمر ابو بکر کو اور لپٹے ہین عثمان عمر کو * کہا جابر نے پھر جب ہم اٹھہ گئے رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ہم نے کہا کہ نیک آدمی نے جو دیکھا سو خود رسول خدا ﷺ ہین اور لپٹنا ایک کا دوسرے کو سو وہ لوگ سربراہ کار ہین اُس کام کے جس واسطے بھیجا ہی اللہ نے اپنے نبی کو * ف * اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت ابو بکر صدیق اور عمر فاروق اور عثمان ذی النورین نبوت کے کام مین سربراہ کار اور منصرم تھے * اور دین کے رواج دینے والے * أَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي *

ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب علی رض مین لکھا ہی کہ
کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا سعد بن ابی وقاص نے نقل
کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ نے فرمایا علی کو کہ تو میرا ایسا ہی جیسا
ہارون تھا موسی کا * مگر یہی کہ نہین ہی کوئی پیغمبر بعد
میرے * ف * یعنے حضرت موسی اور حضرت ہارون
علیہما السلام کا جیسا علاقہ تھا کہ آپس مین بھائی تھے اور عالم
کی ہدایت کرنے مین شریک تھے * ویسے ہی اے علی تم
میرے ہو * مگر تم مین اور ہارون علیہ السلام مین فرق
اتنا ہی ہی کہ حضرت ہارون نبی تھے اور میرے بعد کوئی
نہو گا * اگر اور بھی کوئی پیغمبر ہوتا تو تم مین اور ہارون
علیہ السلام مین کچھ فرق نتھا * اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ علی رض مین استعداد اور لیاقت پیغمبری کی بالقوہ
تھی جیسے حضرت عمر مین * اس حدیث سے کوئی شخص
تقدیم و تاخیر خلافت کا مضمون نہ سمجھے اسواسطے کہ حضرت
ہارون علیہ السلام حضرت موسی علیہ السلام کے
وفات کے بعد خلیفہ نہین تھے * حضرت موسی کی زندگی
ہی مین حضرت موسی سے چالیس برس پہلے انکا وفات ہوا تھا
اَخرَجَ مُسلِم عَن زِرِّ بنِ حُبَیشٍ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ رض

وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَءَ النَّسَمَةَ لَعَهِدَ النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ ﷺ اِلَيَّ اَنْ لَا يُحِبَّنِي اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضَنِي اِلَّا مُنَافِقٌ *

ترجمہ مشکواة کے باب مناقب علی رض مین لکھا ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ زر بن حبیش نے نقل کیا کہ علی رض نے فرمایا کہ قسم ہی اُسکی جسنے چیر نکالا دانہ اور پیدا کیا خلق کو مقرر مجھہ سے قول کیا نبی اُمی ﷺ نے کہ مجھکو دوست وہی رکھیگا جو مسلمان ہوگا اور مجھکو دشمن وہی رکھیگا جو منافق ہوگا * ف * اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ علی رضی اللہ تعالی عنہ کی محبت ایمان کی نشانی ہی * اور بغض رکھنا اُن سے علامت کفر کی * اَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ *

ترجمہ مشکواة کے باب مناقب علی رض مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ ارقم کے بیٹے زید نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ جسکا ہوؤن مین دوست تو علی بھی اُسکا دوست ہی * ف * یعنے جو شخص مجھہ سے دوستی و محبت رکھے اُسکو لازم ہی کہ علی رض کی دوستی بھی اور محبت بھی رکھے * سبحان اللہ کیا شان ہی کہ جیسے پیغمبر خدا ﷺ کی محبت مسلمانون کو رکھنا چاہیے ویسے ہی

علی رض کی بھی محبت رکھنی چاہئیے فرق اتنا ہی ہی کہ وہ پیغمبر تھے اور یہ نہ تھے * اخرج الترمذي عن انس قال كان عند النبي ﷺ طير فقال اللهم ائتني باحب خلقك اليك ياكل معي هذا الطير فجاءه علي فاكل معه * ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب علی رض میں لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ انس رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ پاس ایک چڑیا پکی ہوئی تھی * تو دعا کی کہ ای اللہ لاو مجھ میرے پاس جو زیادہ دوست ہو تیرا سب مخلوق میں سے کہ وہ کھاوے میرے ساتھ اس چڑیا کو سو آئے علی رض پھر کھائی حضرت نے وہ چڑیا اُن کے ساتھ * اخرج الترمذي عن علي رض قال قال رسول الله ﷺ انا دار الحكمة وعلي بابها * ترجمہ مشکواۃ کے باب مناقب علی رض میں لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ علی رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ میں ہوں گھر حکمت کا اور علی اُس کا دروازہ ہی * اخرج الترمذي عن ام عطية قالت بعث رسول الله ﷺ جيشا فيهم علي قالت فسمعت رسول الله ﷺ وهو رافع يديه يقول اللهم لا تمتني حتى تريني عليا * ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب علی رض میں لکھا ہی کہ ترمذی

نے ذکر کیا کہ بی بی ام عطیہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے بھیجا ایک لشکر کہ اُسمین علی بھی تھے * سو مین نے سنا کہ پیغمبر خدا ﷺ اپنے دونون ہاتھ اُٹھائے ہوئے کہتے تھے کہ اے اللہ مجھکو موت مت دیجو جب تک نہ دکھلائے تو میرے تئین علی کو * ف * یعنے علی کو خیر و عافیت سے پھیر لا * کہ مین اُسکو صحیح و سالم دیکھون * اِن حدیثون سے معلوم ہوا کہ پیغمبر خدا ﷺ کو علی رض سے کمال محبت تھی اور وہ نہایت مقبول بندے اللہ کے تھے * اَخرَجَ اَحمَدُ عَن اُمِّ سَلَمَةَ قَالَت قَالَ رَسُولُ اللہِ ﷺ مَن سَبَّ عَلِیًّا فَقَد سَبَّنِی * ترجمہ * مشکوٰۃ کے باب مناقب علی رض مین لکھا ہے کہ امام احمد نے ذکر کیا کہ بی بی ام سلمہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ جس نے برا کہا علی کو سو اُسنے برا کہا مجھی کو * اَخرَجَ اَحمَدُ عَن عَلِیٍّ رض قَالَ قَالَ لِیَ النَّبِیُّ ﷺ فِیكَ مَثَلٌ مِن عِیسیٰ اَبغَضَتهُ الیَهُودُ حَتّیٰ بَهَتُوا اُمَّهُ وَاَحَبَّتهُ النَّصَاریٰ حَتّیٰ اَنزَلُوهُ بِالمَنزِلَةِ الَّتِی لَیسَت لَهُ ثُمَّ قَالَ یَهلِكُ فِیَّ رَجُلَانِ مُحِبٌّ مُفرِطٌ یُقَرِّظُنِی بِمَا لَیسَ فِیَّ وَمُبغِضٌ یَحمِلُهُ شَنَاٰنِی عَلیٰ اَن یَبهَتَنِی * ترجمہ * مشکوٰۃ کے باب مناقب علی رض مین لکھا ہے کہ امام احمد نے ذکر کیا کہ علی رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ

نے مجکو فرمایا کہ تجھہ مین مشابہت ہی کچھہ عیسی علیہ السلام
کی * کہ بغض کیا اُن سے یہودون نے اسقدر کہ بہتان کیا
اُنکی مان پر * اور دوستی رکھی اُن سے نصاری نے اسقدر
کہ پہنچایا اُنکو ایسے مرتبہ تک کہ وہ مرتبہ اُن کا نتھا * پھر فرمایا
علی رض نے کہ تباہ ہونگے میرے مقدمہ مین دو شخص دوست
رکھنے والا حد سے زیادہ کہ مدح کریگا میری ایسی بات
کی کہ وہ بات مجھہ مین نہین * اور بغض رکھنے والا
باعث ہوگی اُسکو عداوت میری اس بات پر
کہ بہتان باندھیگا مجھہ پر * ف * یعنے عیسی علیہ السلام
کا سچا مرتبہ یہی تھا کہ وہ پیغمبر تھے اور بغیر باپ کے خدا کی
قدرت سے غیبی روح سے پیدا ہوئے تھے * پھر اُنکو نصاری
نے حد سے زیادہ دوست رکھا یہان تک کہ اُنکو خدا کا بیٹا کہنے
لگے * اور اُن سے منتین مرادین مانگنے لگے * اور یہودون نے
اُن سے عداوت رکھی اور اُنکی مان بی بی مریم پر بہتان
باندھا اور اُنکو جھوتھا بنایا اور اُنکی پیغمبری کا انکار کیا * ہمارے
ہمارے حضرت پیغمبر صاحب نے علی رض کو فرمایا کہ تمہارا
اور عیسی مسیح علیہ السلام کا مقدمہ مین ایک حال ہی کہ تم
سے بھی بعضے لوگ بغض و عداوت رکھینگے اور تم پر

بہتان باندھینگے * اور بعضے لوگ تمھسے حد سے زیادہ دوستی رکھینگے * اور اسمرتبہ تمھارا بیان کرینگے جیسا ہی نہین * چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ایک لوگون نے حضرت علی پر بہتان باندھا کہ بہ مسلمان نہ تھے * اور دنیا کے طالب تھے کہ بعد پیغمبر خدا ﷺ کی بی بی حضرت عایشہ رض کی ہتک حرمت کی * اور اُنہین نے حضرت عثمان کو شہید کرایا * اور خلیفہ برحق ابوبکر صدیق سے کئی مہینے تک باغی رہے * اور ناحق مسلمانون سے فساد کئے * اور پنجابیت بد کے پنجابیت سے پھر گئے * اور وہ تقیہ کرتے اور اپنا مذہب چھپاتے تھے * ظاہر مین کچھ اور تھے اور باطن مین کچھ اور * اور ایک لوگون نے علی رضی اللہ تعالی عنہ سے حد سے زیادہ محبت کی اور اسمرتبہ اُنکا بیان کیا کہ جو اُن مین وہ نتھا * مثلاً یون کہا کہ پیغمبری اللہ کی طرف سے پہلے حضرت علی ہی کو اُتری تھی * مگر جبرئیل نے پیغمبر کو وحی پہنچادی * بلکہ خود خدا نے تعالی حضرت علی کے جسم مین تھا اور علی رض کو مرتبہ پیغمبر کے برابر ہی * اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر سے بھی زیادہ اُنکا مرتبہ ہی اور روز حشر مین حضرت علی جسکو چاہینگے بہشت کو بھیجینگے * اور جسکو چاہینگے دوزخ مین ڈالینگے *

اور وہ مشکل کشا ہیں * اور جسکو حضرت علی سے اسطرح کی محبت ہو وہ کیسے ہی برے کام کرے اُس سے حساب کتاب نہو گا وہ قطعی بہشتی ہے * سو خود حضرت علی رض نے فرمایا کہ یہ دونون طرح کے لوگ تباہ ہی مین آگئے * اور اُنکا ایمان تباہ ہو گیا کہ میرے مرتبہ سے مجھکو کم و زیادہ جانا * اور یہہ جو سچا مرتبہ تھا کہ حضرت علی رض پیغمبر خدا ﷺ کے اصحاب تھے اور اللہ کے مقبول تھے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب تھے * سو اس مرتبہ مین کمی بیشی کی * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خارجیون اور رافضیون دونون کا ایمان تباہ ہی * اور اہل بیت کا عقیدہ خود حضرت کے فرمودہ بموجب درست راہ ہی * أَخْرَجَ أَحْمَدُ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمَّا نَزَلَ بِغَدِيرِ خُمٍّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ قَالُوا بَلَى قَالَ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلَى لِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ قَالُوا بَلَى فَقَالَ اللَّهُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ فَلَقِيَهُ عُمَرُ رض بَعْدَ ذَالِكَ فَقَالَ لَهُ هَنِيئًا يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ أَصْبَحْتَ وَ

امسیت مولی کل مؤمن ومؤمنۃ * ترجمہ مشکوٰۃ کے
باب مناقب علی رض مین لکھا ہی کہ امام احمد نے ذکر کیا کہ
براابن عازب اور زید بن ارقم نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ
جب اُترے غدیر خم مین پکڑا ہاتھہ علی رض کا پھر فرمایا
کہ کیا نہین جانتے ہو تم کہ مین زیادہ دوست ہون سب ا ہمانون کا
اُنکی جانون سے بولے سچ ہی * فرمایا کہ کیا نہین جانتے ہو
کہ مین زیادہ دوست ہون ہر مومن کا اُسکی جان سے بولے ہان *
پھر فرمایا کہ خدایا جسکا ہون مین دوست تو علی بھی دوست
اُسکا ہی * الہی دوست رکھہ اُسکو جو دوست رکھے اسکو *
اور دشمن رکھہ اسکو جو عداوت رکھے اِس سے * پھر
ملے علی رض سے عمر رض بعد اُسکے تو کہا اُنکو روزی ہووے
تمکو ای ابی طالب کے بیٹے کہ صبح کی تو نے اور شام کی تو نے
اُس حال مین کہ دوست ہی ہر مسلمان مرد اور مسلمان
عورت کا * ف * غدیر خم ایک مکان ہی وہان پر پیغمبر خدا
ﷺ اصحابون کے ساتھہ اُترے بعضے منافقون نے علی رض
کے حق مین کچھہ برائیان مشہور کین پیغمبر خدا ﷺ کو خبر
پھنچی * حضرت نے سبکو جمع کر کے کھڑے ہو کر خطبہ فرمایا *
اور علی رض کا ہاتھہ پکڑ کر لوگون سے فرمایا کہ بعد جب آیہ

کہ * اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ * کیا سب
مسلمانوں کی جانوں سے زیادہ میں اُن کا دوست نہیں ہوں *
اصحابوں نے عرض کیا کہ ہاں سچ ہی کہ تم سب مسلمانوں
کے اُنکی جانوں سے زیادہ دوست ہو * پھر خاص کر کے فرمایا
کہ میں ہر ہر مومن کا اُسکی جان سے زیادہ دوست نہیں ہوں *
اصحابوں نے عرض کیا کہ ہاں سچ ہی * جب سبھوں نے
اس بات کا اقرار کیا تب حضرت نے اللہ تعالی سے دعا کی
کہ خدایا جیسا میری دوستی کا مسلمانوں کو تو نے حکم کیا ہی *
ویسا ہی ہر ہر مسلمان علی کو بھی دوست رکھے * اور جو علی سے
دوستی رکھے اُس سے تو بھی دوستی رکھہ * اور جو علی سے دشمنی
رکھے اس سے تو بھی دشمنی رکھہ * بعد اس خطبہ کے عمر رض
جب علی رض سے ملے تب علی رض کو مبارکبادی * اور فرمایا
کہ ای علی تیری عجب شان ہی کہ ہمیشہ ہر مسلمان ہو خواہ
مرد ہو خواہ عورت سب پر واجب ہو گیا کہ تیری دوستی
رکھیں * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر مسلمان کو جیسے
پیغمبر کی دوستی اپنی جان سے زیادہ چاہیے یعنی پیغمبر
کے حکم بجا لانے کو اپنی جان کے بچانے سے مقدم جانے * ویسے
ہی علی رض کی دوستی اپنی جان سے زیادہ رکھے * اور رکھی

اس محبت مین فرق نہ آوے * اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ علی
رض کی سچی تعریف و مدح سے نبی خوش ہو * جیسے
عمر رض خوش ہوئے تھے * اور علی رض کو مبارکباد دی تھی *
اور یہہ بھی معلوم کہ جو علی رض سے محبت رکھے وہ خدا کا دوست *
اور جو علی رض سے عداوت رکھے وہ خدا کا دشمن *
أَخرَجَ أَحمَدُ عَن عَلِيٍّ رض قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ مَن
نُؤَمِّرُ بَعدَكَ قَالَ إِن تُؤَمِّرُوا أَبَا بَكرٍ تَجِدُوهُ أَمِينًا
زَاهِدًا فِي الدُّنيَا رَاغِبًا فِي الآخِرَةِ وَإِن تُؤَمِّرُوا عُمَرَ
تَجِدُوهُ قَوِيًّا أَمِينًا لَا يَخَافُ فِي اللهِ لَومَةَ لَائِمٍ وَإِن
تُؤَمِّرُوا عَلِيًّا وَلَا أُرَاكُم فَاعِلِينَ تَجِدُوهُ هَادِيًا مَهدِيًّا
يَأخُذُ بِكُمُ الطَّرِيقَ المُستَقِيمَ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب
مناقب العشرہ مین لکھا ہی کہ امام احمد نے ذکر کیا کہ علی رض
نے نقل کیا کہ لوگون نے پوچھا یا رسول اللہ کسکو ہم امیر
کرین تمہارے بعد * فرمایا اگر تم حاکم کرو ابو بکر کو پاؤگے
اسکو امانت دار نہ توجہ ہونے والا دنیا مین اور رغبت رکھنا
والا آخرت مین * اور اگر تم امیر کرو عمر کو پاؤگے اسکو
زبردست اور امانت دار کہ نہین ڈرتا اللہ کے کام مین * برا کہنے سے
کسی برا کہنے والے کے * اور اگر حاکم کرو علی کو مگر نہین

دیکھا مین نہ نکو کہ تم کروتو پاؤ گے اُنکو ہدایت پر اور بتائیو الا ہدایت ہی
راہ پر چلاوینے تم کو ہدایت پر مضبوط راہ پر * ف * اصحابون کو تردد ہوا کہ
بعد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کون شخص حضرت
کا جانشین ہو کہ مسلمانون کا بند و بست کرے اور ہر امر مین
حکم کرے * سو خود حضرت سے پوچھا کہ آپ کے بعد کسکو
امیر کرین * حضرت نے تین شخص کا نام لیکر ہر ایک
کا حال بیان کیا اور فرمایا کہ اگر تم ابوبکر کو میرے بعد اپنا
امیر بناؤ تو وہ امانت داری کریگا * کہ لوگون کے حق واجبی
واجبی ادا کریگا * اور مخض دینداری کا لحاظ رکھیگا دنیا
کی طرف متوجہ نہو گا * اور اپنا کچھ فایدہ سوا ثواب
کے اور اللہ کی رضامندی کے اُسکو منظور نہو گا * چنانچہ
ایسا ہی ہوا کہ ابوبکر صدیق رض اپنی خلافت کے وقت
مین کپڑا آپ کرتے اور لوگون کا انصاف کیا کرتے تھے * اور اِس
خلافت سے اُنکو یہی مقصود تھی کہ آخرت مین ثواب زیادہ
ملے * پھر فرمایا کہ اگر تم عمر کو اپنا امیر بناؤ میرے بعد تو
وہ مضبوط اور زبردست اور قوی ہی * کہ ہر نیک کام مین
مبادرت اور دست اندازی کریگا اور دل پر اُسکے
خوف نہ آویگا * اور امانت دار ہی کہ اُمت کے حقوق

واجبی ادا کریگا * اور ایسا دیندار آدمی ہی کہ اللہ کے کام
مین کسی کے برا کہنے سے نہاین ڈرتا کوئی کچھہ کہا کرنے * وہ اللہ
کے کام مین کسی کے برا ماننے کا اور اپنی ہجو اور مذمت
کا لحاظ نہاین کرتا * چنانچہ فی الحقیقت ایسا ہی ظاہر ہوا
کہ عمر رض کی خلافت کے وقت مین کسی کا خوف نرہا *
اور سب بکرتون ملک فتح ہوئے اور اسلام رایج ہوا * اور
حقوق سب مسلمانون کے واجبی ادا ہوئے * پھر فرمایا کہ
اگر تم علی کو اپنا امیر بناؤ تو وہ ایسا مرد ہی کہ سیدھی
راہ پر ہی اور تم سب کو سیدھی راہ پر چلاویگا * اور سیدھی
راہ بتاویگا * مگر مجھکو نہین معلوم ہوتا کہ تم میرے بعد علی
کو اپنا امیر بناؤ * شاید یہہ اسواسطے فرمایا کہ علی رض کی عمر
بہ نسبت ابوبکر اور عمر رض کی کم تھی * اور دستور ہی
کہ اوسکو زیادہ عمروالے کو اکثر اپنا امیر اور حاکم بناتے ہین *
چنانچہ جس روز حضرت پیغمبر خدا ﷺ کی وفات ہوئی اُس
روز علی رض کی عمر تین تیس برس کی تھی * اور حضرت
ابوبکر رض کی عمر ایکسٹھہ برس کی * اور حضرت عمر رض
کی عمر پچاس برس کی * یا حضرت کو وحی سے معلوم ہوا
ہو کہ اوسکو میرے بعد علی کو حاکم اور امیر اپنا بلا فصل نہ

بناوینگے * باوجود عیب ہو کر علی رض کو تالیف قلوب کی نہ ہو *
غرض کہ اس حدیث سے بھی ابوبکر اور عمر اور علی رضی
اللہ عنہم کی مدح اور خوبیان صاف صاف بخوبی معلوم ہوتی ہین *

أَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ
رَحِمَ اللهُ أَبَا بَكْرٍ زَوَّجَنِي ابْنَتَهُ وَحَمَلَنِي إِلَى دَارِ
الْهِجْرَةِ وَصَحِبَنِي فِي الْغَارِ وَأَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَالِهِ
رَحِمَ اللهُ عُمَرَ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَإِنْ كَانَ مُرًّا تَرَكَهُ الْحَقُّ
وَمَا لَهُ مِنْ صَدِيْقٍ رَحِمَ اللهُ عُثْمَانَ يَسْتَحْيِيْ مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ
رَحِمَ اللهُ عَلِيًّا اَللّٰهُمَّ أَدِرِ الْحَقَّ مَعَهُ حَيْثُ دَارَ

* ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب العشرۃ مین لکھا ہی کہ
ترمذی نے ذکر کیا کہ علی رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ
نے فرمایا کہ خدا رحمت کرے ابوبکر پر اُسنے نکاح کر دی
مجھکو اپنی بیٹی اور سوار کرا گیا مجھکو ہجرت کے گھر تک *
اور ساتھ رہا میرے غار مین اور آزاد کیا بلال کو مول لیکر اپنے
مال سے * خدا رحمت کرے عمر پر کہ بولتا ہی سچ اگرچہ
کڑوا ہی * چھوڑا اُسکو حق گوئی نے کہ کوئی نہین اُسکا دوست *
خدا رحمت کرے عثمان پر شرماتے ہین اُس سے فرشتے *
خدا رحمت کرے علی پر خدایا پھیر دے حق کو اُسکے ساتھ

بند ھر وہ پھر ے * ف * ابوبکر رض نے اللہ ورسول کے کامون
مین اپنے آبرو اور جان اور مال سے دریغ نکیا * چنانچہ بی بی
عایشہ رض اپنی باپ تی ہے پیغمبر خدا ﷺ کو دیکھا صرف پیغمبری
کے لحاظ سے اور مال کا لحاظ نکیا * اور جب مکے کافرون نے
زور باندھا اور حضرت کو اور اصحابونکو ایذا دینے لگے * تب اللہ
تعالی کے حکم بموجب حضرت چھپ کر مدینے کو چلے * کچھ
دور ابوبکر صدیق رض نے اپنی پیٹھ پر حضرت کو چڑھایا اور
اپنے پانو نکی انگلیونکی پہلے لیئے تا کہ پانو کا نشان زمین پر نہ پڑے *
اور پہاڑ کے غار مین پہلے اندھیرے مین آپ جا کر غار کو صاف
کیا اُسمین ایک سوراخ تھا اُسمین اپنا انگوٹھا دیا *
اور حضرت کو ساتھ لیکر وہان رہے وہان ایک سانپ نے
اُس انگوٹھے مین کاٹا * اور پھر وہان پر ایک اونٹ موجود
کیا کہ اُس پر حضرت سوار ہو کر مدینے کو تشریف لے گئے *
اور بلال رض ایک کافر کے غلام تھے * ابوبکر رض نے دو
ہزار اشرفی اور کچھ زیادہ اور ایک غلام بدلے مین دیکر
اُنکو اُس سے مول لیا اور آزاد کردیا * کہ وہ حضرت کی خدمت
مین رہتے تھے * سو حضرت نے ابوبکر رض کی لیے تعریفین بیان
کین اور دعا مانگی کہ خدا اُن پر رحم کرے * پھر فرمایا کہ عمر

رض سے سچ بولنا ہی باوجودیکہ سچ بولنا اکثر لوگونکو برا لگتا ہی اور کڑوا معلوم ہوتا ہی * مگر وہ اسقدر سچ بولتا ہی کہ سچ کہنے کے سبب لوگون نے اُسکو ترک کردیا * اور کوئی اُسکا دوست نہ تھا اُسپر بھی اللہ ہی رحم کرے * اور عثمان رضی کا یہہ حال ہی کہ اُسکی شرم کا حال دیکھکر فرشتے بھی اُس سے شرماتے ہیں * یعنے اب مقدمہ مین فرشتون پر بھی اُنکو بزرگی ہی * چنانچہ کسی نے کبھی حضرت عثمان کا بدن کھلا ہوا ندیکھا اور خود اُنھون نے اپنا بدن ناف سے نیچے زانو تک شرم سے ندیکھا * سو حضرت نے فرمایا کہ اُن پر خدا رحم کرے * اور علی پر بھی خدا رحم کرے کہ اُنکے وقت مین لوگ طرح طرح پر ہونگے * سو الٰہی الہ جسطرف علی ہو اُسی طرف حق واجبی ہووے * اور جدھر وہ متوجہ ہو اُسی جانب کو حق کو متوجہ کردے * أَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ جَابِرٍ رض قَالَ نَظَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم إِلَى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى شَهِيدٍ يَمْشِي عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب العشرہ مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ جابر رضی نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلى الله عليه وسلم نے طلحہ

بن عبید اللہ کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ جو شخص دیکھا چاہے
زمین پر چلتے شہید کی طرف تو دیکھ لے طلحہ بن عبید اللہ کو *
* ف * شہید اسکو کہتے ہیں جو اللہ کا نہایت عاشق ہو
مشتاق * اور اپنے کو اسکی راہ میں فدا کر دے کہ اللہ کی راہ میں
جان دینی سہل جانے بلکہ آرزو کرے * سو حضرت طلحہ
کا یہی حال تھا * سو حضرت نے فرمایا کہ جیتا شہید ہی یعنے ظاہر
میں اگرچہ یہ زمین پر چلتا پھرتا ہی * مگر حقیقت میں یہ اللہ
کی راہ میں جان دیا ہوا ہی * سو ایسا ہی ظاہر میں بھی ہوا کہ
طلحہ رض شہید ہوئے * اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ جَابِرٍ رض
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ حَوَارِیًّا وَ
حَوَارِیَّ الزُّبَیْرُ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب العشرہ
میں لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ جابر رض نے نقل کیا
کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ ہر نبی کے صاف باطن مخلص دوست
ہوتے ہیں اور میرا صاف باطن دوست زبیر ہی * اَخْرَجَ
التِّرْمِذِیُّ عَنْ عَلِیٍّ رض قَالَ سَمِعَتْ اُذُنِیْ مِنْ فِیْ
رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ طَلْحَۃُ وَالزُّبَیْرُ جَارَایَ فِی الْجَنَّۃِ
* ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب العشرہ میں لکھا ہی کہ ترمذی
نے ذکر کیا کہ علی رض نے نقل کیا کہ میرے کانوں نے سنا

رسول خدا ﷺ کے منہہ سے کہ فرماتے تھے کہ طلحہ اور زبیر دونون میرے ہمسایہ ہونگے بہشت مین * اَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ عَلَى حِرَاءٍ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَزُبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اهْدَأْ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ * ترجمہ مشکواة کے باب مناقب العشرہ مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ رض نے نقل کیا کہ رسول خدا ﷺ تھے حرا پہاڑ پر اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر سو ہلا پتھر تو فرمایا پیغمبر خدا ﷺ نے کہ ٹھہر ارے کہ تجھہ پر تو نبی یا صدیق یا شہید ہین * ف * نبی فرمایا اپنے تئین اور صدیق فرمایا ابوبکر رض کو اور شہید فرمایا عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر رض کو * اَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ وَأَمِينُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ * ترجمہ مشکواة کے باب مناقب العشرہ مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ انس رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ ہر امت مین امین ہوتا ہی * اور اِس امت مین امین ابو عبیدہ بن الجراح

ہی * اَخرَجَ مُسلِمٌ عَنْ اَبِي مُلَيكَةَ قَالَ سَمِعتُ عَائِشَةَ رض وَسُئِلَتْ مَنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مُستَخلِفًا لَو اِستَخلَفَهُ قَالَت اَبُوبَكرٍ فَقِيلَ ثُمَّ مَنْ بَعدَ اَبِي بَكرٍ قَالَتْ عُمَرُ قِيلَ مِنْ بَعدِ عُمَرَ قَالَت اَبُوعُبَيدَةَ بنُ الجَرَّاحِ * ترجمہ مشکواۃ کے باب مناقب العشرہ میں لکھا ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابو ملیکہ نے نقل کیا کہ مین نے سنا بی بی عایشہ رض سے جب اُن سے لوگون نے پوچھا کہ کون ایسا تھا کہ اُسکو خلیفہ اپنا کرتے رسول خدا ﷺ اگر خلیفہ کرتے تو فرمایا بی بی عایشہ نے کہ ابو بکر کو پھر پوچھا گیا کہ بعد ابو بکر کے کسکو فرمایا عمر کو پوچھا گیا کہ عمر کے بعد کسکو فرمایا کہ عبیدہ بن الجراح کو * اَخرَجَ الشَّيخَانِ عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ مَا سَمِعتُ النَّبِيَّ ﷺ جَمَعَ اَبَوَيهِ لِاَحَدٍ اِلَّا لِسَعدِ بنِ مَالِكٍ فَاِنَّهُ سَمِعتُهُ يَومَ اُحُدٍ يَقُولُ يَا سَعدُ اِرمِ فِدَاكَ اَبِي وَاُمِّي * ترجمہ مشکواۃ کے باب مناقب العشرہ مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ علی رض نے نقل کیا کہ مین نے نہ سنا کہ رسول خدا ﷺ نے جمع کیا ہو اپنے ماباپ کو کسی کے واسطے مگر سعد بن مالک کے واسطے سو یون ہوا کہ مین نے سنا پیغمبر خدا ﷺ سے اُحد کے دن

کہ فرماتے تھے کہ ای سعد تیر مار صدقے تجھ پر میرا باپ
اور میری ماں * ف * عرب میں دستور ہی کہ جس سے
محبت ہوتی ہی تو اسکو اسی باب میں کہا کرتے ہیں کہ
فدا تجھ پر میرا باپ یا فدا تجھ پر میری ماں * سو حضرت
رسول خدا ﷺ جو کسی کو یہ لفظ فرماتے تھے تو فقط
ایکہی لفظ فرماتے تھے * کہ فدا تجھ پر میری ماں یا یوں فرماتے
کہ فدا تجھ پر میرا باپ * مگر سعد رض کے حق میں احد کی
لڑائی کے دن یوں فرمایا کہ ای سعد کافروں پر تیر لگا
فدا تجھپر میرا باپ اور میری ماں * اس سے معلوم
ہوا کہ پیغمبر خدا ﷺ سعد رض کو نہایت چاہتے تھے * أَخْرَجَ
التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ
لِنِسَائِهِ إِنَّ أَمْرَكُنَّ مِمَّا يُهِمُّنِي مِنْ بَعْدِي وَلَنْ يَصْبِرَ
عَلَيْكُنَّ إِلَّا الصَّابِرُونَ الصِّدِّيقُونَ قَالَتْ عَائِشَةُ يَعْنِي
الْمُتَصَدِّقِينَ قَالَتْ عَائِشَةُ لِأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
سَقَى اللهُ أَبَاكَ مِنْ سَلْسَبِيلِ الْجَنَّةِ وَكَانَ ابْنُ عَوْفٍ
قَدْ تَصَدَّقَ عَلَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِحَدِيقَةٍ بِيعَتْ بِأَرْبَعِينَ
أَلْفًا * ترجمہ مشکواۃ کے باب مناقب العشرہ میں لکھا ہی
کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہ رض نے نقل کیا کہ

پیغمبر خدا ﷺ فرماتے تھے اپنی بی بیون سے کہ البتہ تمہارا
مقدمہ ایسا ہی کہ مجھکو اندیشہ مین کر رکھا کہ میرے بعد
کیا ہوگا * اور ہرگز کوئی برداشت نکرسکیگا تمپر مگر صبر کرنیوالے
سچے * کہا بی بی عایشہ نے کہ اس سے حضرت کی مراد
تھی کہ خرچ کرنے والے لوگ * پھر کہا بی بی عایشہ نے
عبدالرحمن کے بیٹے ابو سلمہ سے کہ اللہ تیرے باپ
کو جنت کے سلسبیل نہر سے پانی پلاوے * عبدالرحمن بن
عوف نے دے ڈالا تھا اون کی ماؤنکو ایک باغ کہ وہ
بکا چالیس ہزار کو * ف * عورتون کا مقدمہ بہت نازک
ہوتا ہی خصوصا کہ ذری بات مین رنجیدہ اور ناخوش ہو جاتی ہین *
خصوصا پردہ نشین بی بیوان کے واسطے ہر وقت خادم
اور خدمتگار سرانجام کار اور کار گذار ہر دم موجود چاہیے *
بالخصوص اُس وقت مین نہایت مشکل ہی کہ ظاہر مین
کچھ وجہ معاش کے نہو * اس سبب سے حضرت کو اپنی بی بیونکے
مقدمہ مین اندیشہ رہتا تھا کہ میرے بعد انکا کیا حال ہوگا *
اُنکی خاطرداری اور برداشت اور کام خدمت کون کرے گا *
مگر ہان جو شخص نہایت صبر کرنے والا ہو ہر بات کو
برداشت کرے * اور محنت مشقت اپنے اوپر گوارا کرے

اور سچا دینیدار ہو * یعنے مال کو اپنے باللہ خرچ کرتا ہو *
سو بعد حضرت کے بی بی عایشہ رض نے ابو سلمہ سے
کہا کہ تیرا باپ عبد الرحمن ہمارے ساتھہ سلوک سے
پیش آیا اسکو اللہ بہشت کی نہر کا پانی پلاوے * کہ اُسس
نے پیغمبر خدا کی بی بیوں کے ساتھہ بڑا سلوک کیا کہ اُنکو ایک
باغ دیا کہ وہ چالیس ہزار کو بکا * شاید چالیس ہزار اشرفی
یا چالیس ہزار درم کو کہ اسکے نو ہزار سات سو ساتھہ
روپے ہوتے ہیں * اَخرَجَ البُخَارِيُّ عَنْ عُمَرَ رض قَالَ مَا
اَحَدٌ اَحَقَّ بِهٰذَا الْاَمْرِ مِنْ هٰؤُلَاءِ النَّفَرِ الَّذِيْنَ تُوُفِّيَ
رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ فَسَمّٰى عَلِيًّا وَعُثْمَانَ
وَالزُّبَيْرَ وَطَلْحَةَ وَسَعْدًا وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ * ترجمہ مشکوۃ
کے باب مناقب عشرہ میں لکھا ہی کہ بخاری نے ذکر کیا کہ
فرمایا عمر رض نے کہ کوئی نہیں لیاقت دار زیادہ اس کام کا
اُن لوگوں سے کہ وفات پائی رسول خدا ﷺ نے اور وہ اُن سے
راضی تھے پھر نام لئے اُنکے کہ علی اور عثمان اور زبیر اور طلحہ اور
سعد اور عبد الرحمن اور سعد بن ابی وقاص اور عبد الرحمن بن
عوف * جب عمر رض کی وفات قریب ہوئی تب اُنہوں
نے فرمایا کہ اِس خلافت کی لیاقت اُن لوگوں سے زیادہ

کسی مین نہین کہ رسول خدا ﷺ زندگی مین وفات کے
وقت تک اُن سے راضی رہے * اور وے یہ آٹھہ شخص
ہین جنکے نام لئیے * سو انہین مین سے کسی کو خلیفہ میرے
بعد کرلو * چنانچہ اِسی سبب سے حضرت علی اور اور
اصحابون نے مشورہ کرکے عثمان رضی کو خلیفہ کیا * اِس
حدیث سے معلوم ہوا کہ اِن آٹھہ شخصون کا بعد ابوبکر اور
عمر رضی کے برابر مرتبہ تھا حضرت کے نزدیک بھی اور اصحابونکے نزدیک بھی
اَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ النَّبِيَّ
ﷺ قَالَ اَبُوبَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ
فِي الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ
بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ فِي الْجَنَّةِ
وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ فِي الْجَنَّةِ وَاَبُوعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِي
الْجَنَّةِ * ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب العشرہ مین لکھا ہی
کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ عبد الرحمن بن عوف نے نقل کیا کہ پیغمبر
خدا ﷺ نے فرمایا کہ ابوبکر جنت مین اور عمر جنت مین اور عثمان
جنت مین اور علی جنت مین اور طلحہ جنت مین اور زبیر جنت
مین اور عبد الرحمن بن عوف جنت مین اور سعد بن
ابی وقاص جنت مین اور سعید بن زید جنت مین اور ابوعبیدہ

من الجراح جنت مین * ف * یعنے یے دسون اصحاب بہشتی
ہین * کہ اُنکے بہشتی ہونے مین کچھ شک و شبہہ نہین *
اَخرَجَ التِّرمِذِيُّ عَن بُرَيدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ
وَتَعَالیٰ اَمَرَنِي بِحُبِّ اَربَعَةٍ وَاَخبَرَنِي اَنَّہٗ يُحِبُّهُم
قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰہِ سَمِّهِم لَنَا قَالَ عَلِيٌّ مِنهُم يَقُولُ
ذٰلِكَ ثَلٰثًا وَاَبُو ذَرٍّ وَالمِقدَادُ وَسَلمَانُ اَمَرَنِي بِحُبِّهِم
وَاَخبَرَنِي اَنَّہٗ يُحِبُّهُم * ترجمہ مشکوۃ کے باب جامع
المناقب مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ بریدہ نے نقل کیا
کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ خدا تبارک و تعالی نے حکم کیا
مجھکو چار کی دوستی رکھنے کا * اور بتایا مجھکو کہ وہ یعنے
اللہ دوست رکھتا ہی اُن کو * اوگون نے عرض کیا کہ یا رسول
اللہ نام بتاو اُنکے ہم کو فرمایا علی اُنہین مین سے ہی یہہ کہتے
رہے تین بار اور ابوذر اور مقداد اور سلمان * حکم کیا مجھکو
اُنکی دوستی کا اور مجکو خبر دی کہ وہ دوست رکھتا ہی انکو
* ف * یعنے اللہ تعالی نے پیغمبر خدا ﷺ سے فرمایا کہ مین ان
چارون شخصونکو چاہتا ہون اور تم بھی اُنکی محبت اپنے دل
مین رکھو * سبحان اللہ کیا بڑا مرتبہ ہی کہ خود اللہ تعالی اُن
کی محبت رکھتا ہی * اور اپنے حبیب کو اُنکی محبت رکھنے

کا حکم دیا* أَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ سَبْعَةَ نُجَبَاءَ رُقَبَاءَ وَأُعْطِيتُ أَنَا أَرْبَعَةَ عَشَرَ قُلْنَا مَنْ هُمْ قَالَ أَنَا وَابْنَايَ وَجَعْفَرٌ وَحَمْزَةُ وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَبِلَالٌ وَسَلْمَانُ وَعَمَّارٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَأَبُوذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب جامع المناقب میں لکھا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ علی ابن ابی طالب رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ ہر نبی کے واسطے سات اشراف نگہبان ہوتے تھے اور مجھکو ملے چودہ* ہم نے عرض کیا کہ وے کون ہیں فرمایا میں* یعنے علی *اور میرے دونوں بیٹے* یعنے حسن اور حسین* اور جعفر اور حمزہ اور ابوبکر اور عمر اور مصعب بن عمیر اور بلال اور سلمان اور عمار اور عبداللہ بن مسعود اور ابوذر اور مقداد * ف * جعفر رض علی رض کے بھائی تھے اور حمزہ عبدالمطلب کے بیٹے تھے* أَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ اهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ بِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب جامع المناقب میں لکھا ہے کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ جابر نے نقل کیا کہ میں نے سنا نبی ﷺ سے کہ فرماتے تھے

کہ ہلگیا عرش خدا کا بسبب مرنے سعد بن معاذ کے
ف * جو لوگ الله کے مقبول ہوا کرتے ہین اُنکو سب
مخلوق الله انکی عزت اور شیطان کے چاہتی ہی اور سب
اُنکی تعظیم کرتے ہین * اور جب تک وے دنیا مین رہین سب
اُنکے واسطے دعا کرتے ہین * اور جب اُنکی وفات ہوتی ہی
تو سب مخلوقات کو غم ہوتا ہی * اور جن مکانون مین اُنکی
روح جا کر پہنچتی ہی وہ مکان اور وہان کے فرشتے خوشی کرتے
ہین * کہ یہ مقبول شخص ہمارے پاس آیا * تو جب سعد بن
معاذ رض کی وفات ہوئی اور اُنکی روح عرش معلی کو پہنچی
تو عرش خوشی مین آیا * اور اُنکی روح کے استقبال
کرنے کو ہلا * اَخرَجَ الشَّیخَانِ عَنِ البَرَاءِ بنِ عَازِبٍ قَالَ
سَمِعتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ یَقُولُ الاَنصَارُ لَا یُحِبُّهُم اِلَّا مُؤمِنٌ
وَلَا یُبغِضُهُم اِلَّا مُنَافِقٌ فَمَن اَحَبَّهُم اَحَبَّهُ اللهُ وَمَن
اَبغَضَهُم اَبغَضَهُ اللهُ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب جامع المناقب
مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ براء ابن عازب
نے نقل کیا کہ مین نے سنا رسول خدا ﷺ سے کہ فرماتے تھے
انصار کے حق مین کہ اُنکو دوست وہی رکھیگا جو مومن ہوگا *
اور اُن سے بغض وہی رکھیگا جو دل مین اپنے کفر رکھتا

ہوگا * سو جو کوئی محبت رکھے اُن سے محبت رکھے اُس نے
اللہ * اور جو اُن سے بغض رکھے اللہ اُس سے بغض رکھے
* ف * حضرت نے انصار کی محبت ایمان کی نشانی بتائی
اور اُنکی عداوت کفر کی علامت فرمائی * اور انصار کے
دوستون کو دعا دی * اور جو اُن سے بغض رکھے اُسکو
بد دعا کی * تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انصار سے
محبت رکھنے والے لوگ مومن ہیں اللہ کے محبوب * اور
انصار سے بغض رکھنے والے منافق ہیں کہ ظاہر میں اپنے کو
مسلمان کہتے ہیں اور حقیقت میں کافر ہیں خدا کے مغضوب *
أَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ ﷺ
لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا
أَوْ شِعْبًا وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ وَشِعْبَهَا
الْأَنْصَارُ شِعَارٌ وَالنَّاسُ دِثَارٌ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب
جامع المناقب میں لکھا ہے کہ بخاری نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ
رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ اگر نہوتی
ہجرت تو میں ہوتا ایک شخص انصار میں سے * اور اگر
چلیں سب لوگ ایک راہ پر یا گھاٹی پر اور چلیں انصار
اور راہ یا گھاٹی پر * تو مقرر میں چلوں انصار کی راہ اور گھاٹی

ہو انصار ایسے ہیں جیسے بدن سے لگا ہوا کپڑا اور سارے
لوگ ایسے ہیں جیسے اوپر کا کپڑا * ف * یعنے انصار کا
یہہ مرتبہ اور بزرگی ہی کہ خود حضرت نے فرمایا کہ اگر ہجرت
نہوئی ہوتی اور نہیں مہاجرین میں شمار نہوتا * تو اپنے کو انہیں
انصاروں میں گنتا اور انہیں کی طرف اپنے کو نسبت کرتا *
اور اگر ساری دنیا کی اور راہ ہو جاوے اور انصار کی اور
راہ * تو میں انصار ہی کی راہ وہ وہ اختیار کروں * اور انصار
میرے ساتھہ ایسے ہیں جیسے استر بدن سے لگا ہوتا
ہی کہ اُس سے بدن کو آرام ہوتا ہی * اور سارے
مخلوق میرے ساتھہ ایسے ہیں جیسی چادر وغیرہ اُوپر کا کپڑا
ہوتا ہی * صرف زینت کے واسطے بدن کو اُس سے کچھ
فایدہ نہیں * أَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنِّي عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ هَاجَرْتُ إِلَى اللهِ
وَإِلَيْكُمْ اَلْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ * ترجمہ
مشکواۃ کے باب جامع المناقب میں لکھا ہی کہ مسلم نے
ذکر کیا کہ ابو ہریرہ رضی نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے
فرمایا انصار کے حق میں کہ میں بندہ اللہ کا اور اُسکا رسول
ہوں * ہجرت کی میں نے اللہ کی طرف متوجہ ہوکر تمہاری

طرف * زندگی کی جگہہ میری زندگی کی جگہہ تمہاری ہی * اور موت کی
جگہہ میری موت کی جگہہ تمہاری ہی ۱۲ * ف * یعنے انصار سے
فرمایا کہ میرا تمہارا زیست موت کا ساتھ ہی میں تمکو چھوڑ
کر علاحدہ ہونگا * أَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ
قَالَ لِلْأَنْصَارِ اللّٰهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ اللّٰهُمَّ
أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ * ترجمہ مشکوۃ کے باب
جامع المناقب میں لکھا ہی کہ بخاری نے ذکر کیا کہ انس رض
نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا انصار کو کہ خدا گواہ
ہی کہ تم سب آدمیوں سے زیادہ دوست ہو مجکو خدا شاہد
ہی کہ تم سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہو مجکو * أَخْرَجَ
الْبُخَارِيُّ عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَدْ
عَصَبَ عَلَى رَأْسِهِ حَاشِيَةَ بُرْدٍ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَلَمْ يَصْعَدْ بَعْدَ
ذٰلِكَ الْيَوْمِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أُوصِيكُمْ
بِالْأَنْصَارِ فَإِنَّهُمْ كَرِشِي وَعَيْبَتِي قَدْ قَضَوُا الَّذِي عَلَيْهِمْ
وَبَقِيَ الَّذِي لَهُمْ فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ
مُسِيئِهِمْ * ترجمہ مشکوۃ کے باب جامع المناقب میں لکھا
ہی کہ بخاری نے ذکر کیا کہ انس رض نے نقل کیا کہ سر
باہر نکلے پیغمبر خدا ﷺ اور اسوقت باندھے تھے اپنے سر پر

ایک چادر کا کنارہ* تو چڑھے منبر پر کہ بعد اُسدن کے پھر نہ چڑھے بس وحمد کی اللہ کی اور ثنا کہی اللہ پر* پھر فرمایا کہ مین وصیت کرتا ہون تمکو انصار کے واسطے کہ وے میرے رازدار اور بھیدی ہین* اُنہون نے ادا کیا جو حق اُن پر تھا اور باقی رہا جو حق اُنکا ہی سو قبول کرو اُنکے نیکون سے اور درگذر کرو اُنکے بدون سے* ف* یعنے انصار مین سے جس شخص سے کچھ نیکی بن پڑے اُس نیکی کو قبول کریو اور اُسکو مقبول جانیو* اور اُن مین سے اگر کسی سے کچھ بدی ہو جاوے اور برا کام ہو پڑے تو معاف کریو اور درگذر کیجو* اس حدیث سے یہہ بھی معلوم ہوا کہ اگر کسی انصاری سے کچھ بدی ہو گئی تو اُس پر طعن درست نہین* اَخرَجَ مُسلِمٌ عَن زَیدِ بنِ اَرقَمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ اَللّٰھُمَّ اغفِر لِلاَنصَارِ وَلِاَبنَاءِ الاَنصَارِ* *ترجمہ مشکوۃ کے باب جامع المناقب مین لکھا ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ زید بن ارقم نے نقل کیا کہ فرمایا پیغمبر خدا ﷺ کہ بار خدایا بخشدے انصار کو اور انصار کی اولاد کو* اَخرَجَ الشَّیخَانِ عَن عَلِیٍّ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ لَعَلَّ اللّٰہَ اَطَّلَعَ عَلٰی اَھلِ بَدرٍ فَقَالَ اعمَلُوا مَا شِئتُم فَقَد وَجَبَت

لَكُمُ الْجَنَّةُ * ترجمہ مشکوۃ کے باب جامع المناقب مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ علی رضی نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ شاید اللہ تعالیٰ نے خبردار ہوا بدر والون پر سو فرمایا اُنکو کہ جو چاہو کرو واجب تو ہو ہی چکی تمہارے لئے بہشت * ف * یعنے جو اصحاب کہ جنگ بدر مین حضرت کے ساتھ تھے اُنکو اللہ تعالیٰ نے فرما دیا کہ تمہارے واسطے بہشت واجب ہو چکی اب جو چاہو سو کرو * یعنے اب اگر کوئی گناہ بھی تم سے ہو جاوے سو معاف ہی * سو حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو علم تھا ماسبات کا کہ اُن سے گناہ ایسے نہونگے * کہ دوزخ کے سزاوار لے لوگ ہووین * شاید اس سبب سے اُنکو اللہ تعالیٰ نے یون فرما دیا * غرض کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدر کی لڑائی والے اصحاب کا بڑا مرتبہ ہی کہ اُنکے گناہ معاف ہین * أَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ جَاءَ جِبْرَئِيلُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا تَعُدُّونَ اَهْلَ بَدْرٍ فِيكُمْ قَالَ مِنْ اَفْضَلِ الْمُسْلِمِينَ اَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَ وَكَذَلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ * ترجمہ مشکوۃ کے باب جامع المناقب مین لکھا ہی کہ بخاری نے ذکر کیا کہ رفاعہ بن رافع نے نقل کیا کہ جبرئیل نے

پیغمبر خدا ﷺ پاس آکر پوچھا کہ تم کیسا جانتے ہو بدر کی
لڑائی والے اصحابونکو اپنے بیچ مین * فرمایا حضرت نے کہ بہتر سب
مسلمانون سے جا فرمائی ایسی ہی بات * کہا جبریل نے کہ اور
ایسے ہی جو فرشتے حاضر ہوئے بدر کی لڑائی مین فرشتون مین
سے * ف * بدر کی لڑائی مین فرشتے آئے تھے اور حضرت
کے ساتھ ہوکر کافرون سے لڑتے تھے * و جبریل علیہ السلام
نے کہا کہ جیسا تم بدر والے اصحابونکو سب سے افضل جانتے ہو
ویسے ہی ہم سب فرشتے فرشتون مین سے اُن فرشتونکو
اچھا اور افضل جانتے ہین جو بدر مین حاضر ہوئے تھے * اَخرَجَ
مُسلِمٌ عَن حَفصَةَ قَالَت قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ اِنّی لَاَرجُو
اَن لَا یَدخُلَ النَّارَ اِن شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَحَدٌ شَهِدَ بَدرًا
وَالحُدَیبِیَةَ * ترجمہ مشکوۃ کے باب جامع المناقب مین
لکھا ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ بی بی حفصہ رض نے نقل کیا کہ
پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ مجھکو اُمید ہی کہ نہ داخل ہوگا
آگ مین انشاء اللہ تعالی جو شخص موجود ہوا بدر اور
حدیبیہ کی لڑائی مین * ف * بدر اور حدیبیہ مکانون کے نام
ہین جہان کافرون پر جہاد ہوا اور اس مقام پر کلمہ انشاء
اللہ تعالی کا ادبا و تبرکا حضرت نے فرمایا * اَخرَجَ

الشَّیخَانِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ کُنَّا یَوْمَ الحُدَیْبِیَةِ اَلفًا وَّاَرْبَعَمِائَةٍ قَالَ لَنَا النَّبِیُّ ﷺ اَنْتُمُ الْیَوْمَ خَیْرُ اَهْلِ الْاَرْضِ

* ترجمہ مشکوٰۃ کے باب جامع المناقب مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ جابر رض نے نقل کیا کہ حدیبیہ کی لڑائی کے روز ہم ایک ہزار چارسو اصحاب تھے * اُسکو پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ آج تم بہتر ہو سب زمین والون سے * ف * یعنی جتنے آدمی زمین پر ہین کسی کا اب مرتبہ نہین جیسا بہتر اُن اصحابونکا مرتبہ ہی * المقصود اِن آیتون اور حدیثون سے جو مذکور ہوئین بخوبی ثابت ہوا کہ حضرت کے سب اصحاب خواہ مہاجر خواہ انصار سب مسلمانون سے بہتر اور افضل * اور اللہ تعالی کے مقبول اور پیغمبر خدا ﷺ کے محبوب تھے بالکل جنات اور انسان سے اُنکا مرتبہ بہت بڑا ہی * پھر اُن مین جو لوگ بدر اور اُحد اور حدیبیہ وغیرہ لڑائیون مین حضرت کے ساتھ جہاد مین شریک تھے اُنکا مرتبہ افضل ہی * پھر اُن سے زیادہ چارون خلیفون کا رتبہ بڑا ہی * اور اُن مین حضرت عبد اللہ یعنے ابو بکر صدیق اور عمر رض کا درجہ بڑا ہی * اور اُن دونون مین حضرت عبد اللہ یعنے ابو بکر رض کا مرتبہ فضل ہی * اب آگے حضرت کے اہل بیت کا مرتبہ دریافت کیا چاہیے

* اَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِّنِّي فَمَنْ اَغْضَبَهَا اَغْضَبَنِي يُرِيْبُنِي مَا اَرَابَهَا * ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب اہل البیت مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ مسور بن مخرمہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ فاطمہ ایک ٹکڑا میرے بدن کا ہی * سو جس نے غصے کیا اسکو تو غصے کیا مجھکو بری لگتی ہی مجھکو وہ چیز جو ستاوے اسکو *

* اَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا فَاطِمَةُ اَلَا تَرْضِيْنَ اَنْ تَكُوْنِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ * ترجمہ مشکواۃ کے باب مناقب اہل البیت مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہ رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ ای فاطمہ کیا تو خوش نہووے جو تو سردار ہووے بہشت کی سب عورتونکی * ف * یعنے ای فاطمہ تو بہشت کی سب عورتونکے سردار ہی * سو تو خوش ہو *

* اَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاطِمَةُ * ترجمہ مشکواۃ کے باب مناقب اہل البیت مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہ رض نے نقل کیا کہ سب آدمیون سے

زیادہ دوست تھے بین رسول خدا صلعم کو بی بی فاطمہ * اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ رَأَیْتُ النَّبِيَّ صلعم وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلٰی عَاتِقِهٖ یَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّي اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ * ترجمہ مشکواۃ کے باب مناقب اہل البیت مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ براء رض نے نقل کیا کہ مین نے دیکھا پیغمبر خدا صلعم کو اور علی رض کے بیتے حسن اُنکے کاندھے پر تھے فرماتے تھے کہ ای اللہ مین چاہتا ہون اِسکو سو تو بھی دوست رکھہ اِسکو * اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ اَبِيْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم فِيْ طَائِفَةٍ مِنَ النَّهَارِ حَتّٰی اَتٰی خِبَاءَ فَاطِمَةَ فَقَالَ اَثَمَّ لُکَعُ اَثَمَّ لُکَعُ یَعْنِيْ حَسَنًا فَلَمْ یَلْبَثْ اَنْ جَاءَ یَسْعٰی حَتّٰی اعْتَنَقَ کُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ وَاَحِبَّ مَنْ یُّحِبُّهٗ * ترجمہ مشکواۃ کے باب مناقب اہل البیت مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ رض نے نقل کیا کہ مین نکلا رسول خدا صلعم کے ساتھہ تھوڑے سے دن مین جب آئے فاطمہ کے ڈیرے پر تو فرمایا کہ کیا یہان لڑکا ہی کیا یہان لڑکا ہی یعنے حسن تو دیر نکی کہ آئے حسن دوڑتے تا آنکہ گردن مین باہین ڈالین ہر ایک نے

اُن دونوں میں سے اپنے صاحب کے * پھر فرمایا پیغمبر خدا
ﷺ نے کہ خدایا میں محبت رکھتا ہوں اِس سے تو تو بھی
محبت رکھ اِس سے * اور محبت رکھ اُس سے جو شخص
محبت رکھے اِس سے * أَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ
قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ
إِلَى جَنْبِهِ وَهُوَ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَعَلَيْهِ أُخْرَى
وَيَقُولُ إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ
مِنَ الْمُسْلِمِينَ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب اہل
البیت میں لکھا ہے کہ بخاری نے ذکر کیا کہ ابو بکرہ نے نقل
کیا کہ میں نے دیکھا رسول خدا ﷺ کو منبر پر اور حسن
بن علی اُنکے پہلو پر تھے اور رسول خدا ﷺ متوجہ ہوتے تھے
لوگوں کی طرف ایک دفعہ اور حسن پر دوسری بار * اور
فرماتے تھے کہ یہہ میرا بیٹا سید ہے * اور اُمید یہہ ہے کہ اللہ صلح
یعنے درستی کرے اُسکے سبب بڑی دو جماعتوں میں
مسلمانوں کے * ف * چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جب حضرت
امام حسن علیہ السلام نے خلافت حضرت معاویہ رضی
کو سپرد کی تو مسلمانوں میں صلح ہوگئی اور لڑائی نہ ہونے
پائی * أَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ قَالَ قَالَ

رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ حُسَیْنٌ مِّنِّیْ وَاَنَا مِنْ حُسَیْنٍ اَحَبَّ اللّٰہُ مَنْ اَحَبَّ حُسَیْنًا حُسَیْنٌ سِبْطٌ مِّنَ الْاَسْبَاطِ

* ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب اہل البیت میں لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ یعلی بن مرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ حسین مجھہ سے ہی اور میں حسین سے * دوست رکھے اللہ اُسکو جو دوست رکھے حسین کو * حسین ایک سبط ہی سبطوں میں سے * ف * سبط کہتے ہیں اولاد کو اور اسباط حضرت یعقوب کی اولاد کو کہتے ہیں کہ وے بارہ بیٹے تھے * اور ہر ایک کی بہت سی اولاد ہوئی * سو فرمایا کہ حسین کا بھی ایسا ہی حال ہے * اسمیں اشارہ ہی کہ اُنکی نسل بہت جاری ہو گی * اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ حَامِلُ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ عَلٰی عَاتِقِہٖ فَقَالَ رَجُلٌ نِعْمَ الْمَرْکَبُ رَکِبْتَ یَا غُلَامُ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ نِعْمَ الرَّاکِبُ ھُوَ *

ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب اہل البیت میں لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ ابن عباس رض نے نقل کیا کہ رسول خدا ﷺ لیے ہوئے تھے حسین بن علی رض کو اپنے کاندھے پر * سو کہا ایک شخص نے کہ خوب سواری ہی جسپر

نوسوار ہوا ای لڑکے * تو فرمایا پیغمبر خدا ﷺ نے کہ خوب سوار ہی وہ * ف * یعنے اب اسمرتبہ اور کسی کا کاہیکو ہوگا کہ محبوب خدا کے کاندھے پر سوار ہو * اَخْرَجَ اَحْمَدُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض اَنَّهُ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ ذَاتَ يَوْمٍ بِنِصْفِ النَّهَارِ اَشْعَثَ اَغْبَرَ بِيَدِهٖ قَارُوْرَةٌ فِيهَا دَمٌ فَقُلْتُ بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي مَا هٰذَا قَالَ هٰذَا دَمُ الْحُسَيْنِ وَاَصْحَابِهٖ لَمْ اَزَلْ اَلْتَقِطُهٗ مُنْذُ الْيَوْمِ فَاَحْصَى ذٰلِكَ الْوَقْتَ فَاَجِدُ قُتِلَ ذٰلِكَ الْوَقْتِ *

ترجمہ مشکواۃ کے باب مناقب اہل البیت مین لکھا ہی کہ امام احمد نے ذکر کیا کہ ابن عباس رض نے نقل کیا کہ مین نے دیکھا پیغمبر خدا ﷺ کو جسمین دیکھتا ہی سوتا ایکدن دوپہر کو * بال پریشان غبار آلودہ اُنکے ہاتھہ مین ایک شیشا کہ اُسمین خون ہی * تو مین نے عرض کیا کہ صدقے تجھہ پر میرا باپ اور میری مان یہہ کیا ہی * فرمایا یہہ خون ہی حسین کا اور اُسکے ساتھیون کا * باور کرتا ہون مین اسکو آج شروع دن سے * ابن عباس نے کہا سو شمار کرتا ہون مین اُسدن کو تاکہ پاؤن قتل اُسدن کا * ف * یہہ خواب حضرت ابن عباس رض نے کربلا کی لڑائی کے پہلے دیکھا تھا * سو وہ

آرزومند تھے * کہ اگر مین اُسوقت مین ہوتا تو مین بھی امام حسین علیہ السلام کے ساتھ شہید ہوتا * تو اُسوقت کے منتظر رہا کرتے تھے * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام حسین علیہ السلام کے شہید ہونے سے حضرت پیغمبر خدا ﷺ کی روح مبارک کو کمال تشویش ہوئی اور گھبرا گئی * اور یہان جو حضرت امام پر رنج و تکلیف ہوئی اُسکا حال دریافت کرکے عالم ارواح مین حضرت کو رنج ہوا اور مغموم ہوئے * تو مسلمان کو چاہیے کہ جب امام علیہ السلام کا حال سنے تو افسوس کرے اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھے * اور جانے کہ عبد اللہ بن زیاد اور عمر بن سعد اور شمر خونی وغیرہ مردودون نے باجازت یزید پلید کے حضرت امام کو رنج پہنچایا نہایت بری حرکت کی * مسلمان کو لازم ہی کہ ایسی حرکت نکرے کہ جس مین حضرت کو یا حضرت کے اہل بیت کو دنیا یا آخرت مین رنج پہنچے * تو اب اُس واقعہ کربلا کی ہرسال نقل کرنی گویا حضرت کی روح کو ہرسال رنج پہنچانا ہی * اَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِلْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ هٰذَانِ اِبْنَائِيْ وَاَبْنَاءُ اِبْنَتِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهُمَا فَاَحِبَّهُمَا وَاَحِبَّ مَنْ

يُحِبُّهُمَا * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب اہل البیت مین
لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ اُسامہ زید کے بیٹے نے نقل
کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے حسن حسین علیہما السلام کے حق
مین فرمایا کہ یہ دونون میرے بیٹے ہین اور میری بیٹی کے
بیٹے ہین * الٰہی مین دوست رکھتا ہون اِن دونون کو سو
توبھی دوست رکھہ اُنکو * اور دوست رکھہ اُسکو جو دوست
رکھے اِنکو * اَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ
هٰذَا مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلْ اِلَى الْاَرْضِ قَطُّ قَبْلَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ
اِسْتَاْذَنَ رَبَّهُ اَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُبَشِّرَنِي بِاَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ
نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ
اَهْلِ الْجَنَّةِ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب اہل البیت
مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ حذیفہ رض نے نقل کیا کہ
پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ یہہ فرشتہ ہی کہ نہ اُترا زمین پر
کبھی اِس رات سے پہلے اجازت مانگی اُس نے اپنے
رب سے کہ مجھہ کو سلام کرے اور مجھکو خوشخبری
دے اِس بات کی کہ فاطمہ سردار ہین بہشت کی سب
عورتونکے * اور یہہ کہ حسن اور حسین دونون سردار ہین
بہشت کے جوانون کے * اَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ

اَرْقَمَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ اَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَهُمْ وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَهُمْ * ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب اہل البیت مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ زید بن ارقم نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کے حق مین کہ مین لڑو اُن سے جو لڑے اُن سے اور صلح کرون اُس سے جو صلح کرے اُن سے * اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ اَسْوَدَ فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَاَدْخَلَهُ ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَاَدْخَلَهُ ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَاَدْخَلَهَا ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَاَدْخَلَهُ ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا * ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب اہل البیت مین لکھا ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ بی بی عایشہ رض نے نقل کیا کہ باہر آئی پیغمبر خدا ﷺ صبح کو اوڑھے ہوئے ایک کمبل کہ اُس پر سیاہ بالون کے نقش تھے * پھر آئے حسن تو لے لیا اُنکو پھر آئے حسین تو لے لیا اُنکو پھر آئین فاطمہ تو لے لیا اُنکو پھر آئے علی تو لے لیا اُنکو * یعنے کمبل کے اندر * پھر فرمایا کہ اللہ تو یہی چاہتا ہی

کہ دور کرے تم سے گندگی اے اہل بیت اور پاک کرے
تم کو ستھرائی سے * ف * کلام اللہ مین اللہ تعالی نے
حضرت کی بی بیون اور گھر والون کے حق مین فرمایا کہ
اللہ تعالی یہی چاہتا ہی کہ دور کرے تمسے گندی باتین اے
گھر والو اور پاک کرے تمکو ستھرائی سے * اس
آیت سے بھی معلوم ہوتا تھا کہ یہہ آیت صرف حضرت
کی بی بیون کے حق مین ہی * سو حضرت نے امام حسن
اور امام حسین اور علی مرتضی اور بی بی فاطمہ رض کو ایک
کملی مین اپنے گود مین لیکر وہ آیت پڑھی تو مطلب یہہ تھا
کہ اُن کے حق مین یہہ دعا بھی ہو جاوے * اور لوگ سمجھا مین
کہ اس آیت کے حکم مین یہ پانچون شخص بھی شامل
ہین صرف بی بیان نہین * اَخرَجَ مُسلِمٌ عَن سَعدِ بنِ اَبِي
وَقَّاصٍ رض قَالَ لَمَّا نَزَلَت هٰذِهِ الاٰيَةُ نَدعُ اَبنَاءَنَا وَاَبنَاءَكُم
دَعَا رَسُولُ اللهِ صلعم عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَينًا فَقَالَ
اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهلُ بَيتِي * ترجمہ مشکوۃ کے باب
مناقب اہل بیت مین لکھا ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ سعد بن
ابی وقاص رض نے نقل کیا کہ جب یہہ آیت نازل ہوئی
کہ ندع ابناءنا وابناءکم الخ * بلایا پیغمبر خدا صلعم نے علی اور

فاطمہ اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کو پھر فرمایا کہ
خدایا یہہ میرے اہل بیت ہیں * ف * نصاریٰ حضرت
عیسی علیہ السلام کو خدا کا بیٹا بتاتے تھے جب خدا تعالی نے
قرآن مین فرمایا کہ حضرت عیسی بندے ہیں * اور جیسے
اللہ تعالی نے حضرت آدم کو بے ماباپ کے صرف اپنے
حکم سے پیدا کیا تھا ویسے ہی حضرت عیسی کو بھی بے باپ
کے پیدا کیا * نصاری نے نہ مانا اور پیغمبر خدا ﷺ کو جانا
کہ اِنکا مذہب غلط ہی * اور اپنا مذہب سچا جانا * تب
یہہ آیت اُتری سورۂ آل عمران مین خدا تعالی نے
فرمایا کہ ای پیغمبر تو اِن نصاری سے کہہ کہ ہم اپنے بیٹون کو
بلاوین اور تم اپنے بیٹون کو بلاؤ * اور ہم اپنے یہان کی عورتونکو
بلاوین اور تم اپنے یہان کی عورتون کو بلاؤ * اور ہم آپ ہین
اور تم آپ ہو اور سب ملکر جھوٹھون پر بد دعا کرین * تو جب
یہہ آیت نازل ہوئی پیغمبر خدا ﷺ نے علی مرتضی کو اور بی بی
فاطمہ اور حسن اور حسین علیہم السلام کو بلا کر اپنے ساتھہ
لیا اور اللہ تعالی سے عرض کیا کہ الٰہی یہہ میرے گھر والے
ہین * یعنے میرے بیٹے اور گھر والے یے ہین * اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ پیغمبر خدا ﷺ حضرت علی اور امام حسن

اور امام حسین کو اپنا بیٹا جانتے تھے * أَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ
عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّ الْعَبَّاسَ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللهِ
ﷺ مُغْضَبًا وَأَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ مَا أَغْضَبَكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا لَنَا
وَلِقُرَيْشٍ إِذَا تَلَاقَوْا بَيْنَهُمْ تَلَاقَوْا بِوُجُوهٍ مُبْشَرَةٍ وَإِذَا لَقُونَا لَقُونَا
بِغَيْرِ ذَالِكَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى احْمَرَّ وَجْهُهُ ثُمَّ
قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ الرَّجُلِ الْإِيمَانُ
حَتَّى يُحِبَّكُمْ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ آذَى
عَمِّي فَقَدْ آذَانِي فَإِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ * ترجمہ
مشکواۃ کے باب مناقب اہل البیت مین لکھا ہی، کہ ترمذی
نے ذکر کیا کہ عبد المطلب بن ربیعہ نے نقل کیا کہ عباس
رض آئے رسول خدا ﷺ پاس ناخوش ہوئے ہوئے اور مین
اُن کے پاس تھا * سو فرمایا پیغمبر خدا ﷺ نے کہ کس چیز نے
غصے کیا تجھکو * کہا یا رسول اللہ کیا ہوا ہی ہمارے ساتھ
قریش کو کہ جب وے ملتے ہین آپسمین تو ملتے خوش
ہوتے ہوئے ہنستی پیشانی سے * اور جب ملتے ہین ہم سے تو
ملتے ہین بغیر اُسکے * تو غصہ ہوئے رسول خدا ﷺ اس قدر کہ
سرخ ہو گیا چہرا پھر فرمایا کہ قسم اُسکی جسکے ہاتھہ
مین ہی میری جان ہرگز نہ پہنچیگا آدمی کے دل مین ایمان

جب تک دوست نرکھے تمکو الله کے واسطے اور الله کے رسول کے واسطے * پھر فرمایا ای لوگو جسنے ایذا دی میرے چچا کو تو اُسنے ایذا دی مجھکو * چچا آدمی کا برابر ہوتا ہی اُسکے باپ کے * ف * عباس رضی الله عنه رسول خدا صلی الله علیه وسلم کے چچا تھے اُنسے بعضے لوگ خوشی سے نہ ملے * تب اُنہوں نے حضرت سے شکایت کی * تب حضرت نے فرمایا کہ میرے چچا اور اہل بیت سے جو کوئی دوستی اور محبت نرکھے اُسکا ایمان ہی نہیں * اور جو میرے چچا کو ایذا اور رنج دے اُسنے مجھکو ایذا دی * اسواسطے کہ چچا ہر شخص کا اُسکے باپ کے برابر کا بھائی ہوتا ہی * بھلا کوئی کسی کی تعظیم کرے اور اُسکے باپ کی تعظیم نکرے تو وہ شخص خوش ہوگا *

* اَخْرَجَ رَزِینٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه وسلم لِلْعَبَّاسِ اِذَا کَانَ غَدَاةَ الْاِثْنَیْنِ فَأْتِنِي اَنْتَ وَوَلَدُکَ حَتّٰی اَدْعُوَلَکُمْ بِدَعْوَةٍ یَنْفَعُکَ اللهُ بِهَا وَوَلَدَکَ فَغَدَا وَغَدَوْنَا مَعَهُ وَاَلْبَسَنَا کِسَاءَهُ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِهٖ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً لَا تُغَادِرُ ذَنْبًا اَللّٰهُمَّ احْفَظْهُ فِي وَلَدِهٖ وَاجْعَلِ الْخِلَافَةَ

بَاقِيَةً فِي عَقِبِهٖ * ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب اہل البیت میں لکھا ہی کہ رزین نے ذکر کیا کہ ابن عباس رض نے نقل کیا کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عباس کو جب ہو صبح پیر کے دن کے تو آئیو میرے پاس اور تیرا بیٹا * تو مین دعا کرون تمہارے لئے ایسی دعا کہ اُس سے فائدہ کرے خدا تیرا اور تیرے بیٹے کا * پھر صبح کی عباس رض نے اور مین نے اُنکے ساتھہ اور اُڑہائی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دو نون کو چادر اپنی * پھر دعا کی کہ ای اللہ بخشدے عباس کو اور اُسکے بیٹے کو بخشش ظاہری اور باطنی کہ نہ چھوڑے کسی گناہ کو اور بچائے رکھہ اُسکو اُسکی اولاد مین * اور کردے خلافت باقی اُسکے پیچھے *
أَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض قَالَ اَنَّ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَا كُنَّا نَدْعُوْهُ اِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتّٰى نَزَلَ الْقُرْاٰنُ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَائِهِمْ
* ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب اہل البیت مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ عبد اللہ بن عمر رض نے نقل کیا کہ زید بن حارثہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چھوکرے کو ہم پکارا کرتے تھے زید بن محمد کہکر * جب تک اُتری آیت قرآن مین کہ پکارو بنائے ہوئے بیٹون کو اُنکے باپونکی طرف نسبت کر کے

* ف * زید ایک شخص تھے کہ حضرت نے اُنکو بیٹا کیا تھا * تو سب اصحاب اُنکو محمد ﷺ کا بیٹا کہا کرتے تھے * جب یہہ آیت نازل ہوئی کہ جسکا بیٹا ہو اُسکا بیٹا کہو * اور جس نے بیٹا بنایا ہو اُسکا بیٹا کہنا کچھ ضرور نہین * تب صحابہ نے زید بن محمد کہنا موقوف کیا اور زید بن حارثہ کہنے لگے * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صحابہ سب زید رض کو اہل بیت مین شمار کرتے تھے * اَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عائِشَةَ رض قالَتْ اَرادَ النَّبِيُّ ﷺ اَنْ يُنَحِّيَ مُخاطَ اُسامَةَ قالَتْ عائِشَةُ دَعْنِي حَتّٰى اَنَا الَّذِي اَفْعَلُ قالَ يا عائِشَةُ اَحِبِّيهِ فَاِنِّي اُحِبُّهُ * ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب اہل البیت مین لکھا کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہ رض نے نقل کیا کہ ارادہ کیا نبی ﷺ نے کہ خود پاک کرین غلاظت اُسامہ کی ناک سے * عرض کیا بی بی عائشہ نے کہ چھوڑ دو مجھکو کہ مین کرون * فرمایا کہ اے عائشہ محبت رکھہ اس سے کہ مین محبت رکھتا ہون اس سے * ف * زید حضرت کے متبنّیٰ بیٹے تھے اُنکے بیٹے تھے یہہ اُسامہ جو اُنکی لڑکائی کا جو ذکر ہی * اَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ اُسامَةَ قالَ اِنَّ الْعَبّاسَ وَعَلِيّاً دَخَلا عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقالا يا رَسُولَ اللهِ جِئْناكَ نَسْأَلُكَ اَيُّ اَهْلِكَ

اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ اَحَبُّ اَهْلِي اِلَيَّ مَنْ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَا ثُمَّ مَنْ قَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ

ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب اہل البیت میں لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ اسامہ رض نے نقل کیا کہ عباس اور علی رض آئے رسول خدا صلعم پاس تو کہے کہ ہم آئے ہیں ای رسول خدا آپ پاس پوچھتے ہیں کہ کوئی مرد تمہارے گھر والوں میں سے تمکو زیادہ دوست ہی * فرمایا مجھکو زیادہ دوست اپنے سب گھر والوں میں سے وہ ہی کہ اُسپر اللہ نے فضل کیا * اور میں نے احسان کیا اُسپر اُسامہ زید کا بیٹا * پوچھا اُسکے بعد فرمایا علی ابی طالب کا بیٹا * ف * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کو اُسامہ سے کمال محبت تھی * اَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم يَقُوْلُ خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ * ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب ازواج النبی میں لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ علی رض نے نقل کیا کہ میں نے سنا پیغمبر خدا صلعم سے کہ فرماتے تھے کہ افضل سب عورتوں سے اُس اُمت میں عمران کی بیٹی بی بی مریم * اور افضل سب عورتوں سے اس

آسیہ بن خویلد کی بیٹی بی بی خدیجہ * ف * مریم نام ہی
عیسی پیغمبر علیہ السلام کی ماں کا * اور بی بی خدیجہ نام
ہمارے پیغمبر صاحب کی زوجہ کا * اَخرَجَ التِّرمِذِيُّ
عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ جِبرَئِيلَ جَاءَ بِصُوْرَتِهَا فِيْ خِرْقَةِ حَرِيْرٍ
خَضْرَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ هٰذِهٖ زَوْجَتُكَ فِي الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةِ * ترجمہ مشکوة کے باب مناقب ازواج النبی
مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ بی بی عایشہ رض نے نقل کیا کہ جبرئیل
لائے صورت بی بی عایشہ کی سبز ریشمی کپڑے مین
پیغمبر خدا ﷺ کے پاس پھر کہا کہ یہہ زوجہ تمہاری ہی دنیا
اور آخرت مین * ف * یعنے بی بی عایشہ کی تصویر حضرت
جبرئیل پیغمبر خدا ﷺ کے پاس لائے اور کہا کہ یہہ بی بی دنیا مین
اور بہشت مین دونون جہان مین آپ کی زوجہ ہی *
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی نے دنیا اور
بہشت دونون جہان کے واسطے بی بی عایشہ کو پسند
کر کے حضرت کی زوجہ بنایا تھا * اَخرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ
عَائِشَةَ رض قَالَتْ اِنَّ النَّاسَ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ
عَائِشَةَ يَبْتَغُوْنَ بِذٰلِكَ مَرْضَاتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَكَلَّمَتْ اُمُّ
سَلَمَةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَقُوْلَ مَنْ اَرَادَ اَنْ يُهْدِيَ اِلٰى

رَسُولُ اللهِ ﷺ فَلْمِيهُ اِلَيهِ حَيثُ كَانَ فَقَالَ لَهَا لَا تُؤذِينِي فِي عَايِشَةَ فَاِنَّ الوَحيَ لَم يَاتِنِي وَاَنَا فِي ثَوبِ امرَاَةٍ اِلَّا عَايِشَةَ قَالَت اَتُوبُ اِلَى اللهِ مِن اَذَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ ثُمَّ اِنَّهُنَّ دَعَونَ فَاطِمَةَ فَاَرسَلنَ اِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَكَلَّمَتهُ فَقَالَ يَا بُنَيَّةُ اَلَا تُحِبِّينَ مَا اُحِبُّ قَالَت بَلَى قَالَ فَاَحِبِّي هٰذِهٖ

* ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب ازواج النبی ﷺ مین لکھا ہے کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ بی بی عایشہ سے نقل کیا کہ لوگ قصد کرتے تھے اپنے تحفے بھیجنے کو بی بی عایشہ کے دن * چاہتے تھے اس سے خوشی رسول خدا ﷺ کی * تو بولین بی بی ام سلمہ رسول خدا ﷺ سے یہہ کہ فرماوین کہ جو چاہے کہ تحفہ بھیجے رسول خدا ﷺ کو تو چاہیے کہ تحفہ بھیجے اُنکو جہان کہین کہ وہ ہووین * تو فرمایا اُنکو پیغمبر خدا ﷺ نے کہ نہ ایذا دے مجھکو عایشہ کے مقدمہ مین اسواسطے کہ وحی مجھکو نہین آتی ہی جب مین اور عورت کے ساتھہ سوتا ہون مگر عایشہ کے * بولین کہ مین توبہ مانگتی ہون خدا سے تمہاری ایذا سے * پھر بلایا بی بیون نے بی بی فاطمہ کو اور بھیجا اُنکو پیغمبر خدا ﷺ کے پاس سو باتین کی اُنہون نے اُن سے * تو فرمایا کہ اے

بیبی کیا تو نے چاہے جو مین چاہون کہا کیون نہین * فرمایا تو محبت
رکہہ اُس سے * ف * حضرت کا دستور تہا کہ ہر بی بی
کے گہر باری باری سے رات کو آرام کرتے تہے * اور بی بی
عایشہ سے محبت زیادہ رکہتے تہے * تو کوئی شخص جو
آپ کو تحفہ بہیجتا تو جس بی بی کے گہر آپ اُس رات
ہوتے تو وہ چیز اُسی بی بی کے خرچ مین آتی * تو جس
شب کو پیغمبر صاحب بی بی عایشہ کے گہر تشریف
رکہتے تو اُس رات کو لوگ اکثر اپنے اپنے تحفے بہیجے *
تا کہ بی بی عایشہ رض کے خرچ مین آوے اور حضرت
زیادہ خوش ہون * یہہ حال دیکہہ کر بی بی ام سلمہ رض
نے کہ وہ بہی حضرت کی زوجہ تہاین * حضرت سے عرض کیا
کہ لوگون سے فرماوین * کہ جب چاہین تب تحفہ آپکو بہیجا
کرین کسی ہی بی بی کے گہر آپ ہون * حضرت عایشہ
کی باری کی شب کی تخصیص لوگ کیون کرتے ہین *
اسبات سے حضرت ناخوش ہوئے اور فرمایا کہ تم
عایشہ پر رشک نکرو کہ مجہکو برا لگتا ہی * اور سواے
اسکے عایشہ کا مرتبہ اللہ کے نزدیک بہی زیادہ ہی * کہ
جب مین اور کسی بی بی کے گہر سوتا ہون تو وحی نہین

آتی مگر عایشہ کے گھر جب میں سوتا ہون وحی آتی ہی * یہہ بات سنکر بی بیون کو معلوم ہوا کہ حضرت ناخوش ہوگئے * تو بی بی فاطمہ رض کو بلا یا تا کہ جا کر حضرت کو سمجھاوین * سو اُنہون نے جا کر حضرت کی خدمت مین اس مقدمہ مین کلام کیا تو حضرت نے فرمایا کہ ای بیٹی جو بات مین چاہون وہی بات تجھکو چاہنا چاہیے * اور مین عایشہ سے محبت رکھتا ہون تو تو بھی اُس سے محبت رکھہ * اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کو بی بی عایشہ سے کمال محبت تھی * اور جو کوئی اُن سے محبت ایمانی رکھتا تھا وہ حضرت کو بھی اچھا معلوم ہوتا تھا * اور جو اُن سے محبت کم رکھے وہ حضرت کو برا معلوم ہوتا تھا * أَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ * ترجمہ مشکوۃ کے باب بدء الخلق و ذکر الانبیا مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابوموسی نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ بزرگی عایشہ کی سب عورتون پر جیسی بزرگی ثرید کی سب کھانون پر * ف * ثرید ایک طرح کا کھانا ہوتا ہی کہ عرب کے لوگ اُسکو کمال رغبت سے کھاتے

ہیں * اور سب اقسام کے کھانوں سے افضل جانتے ہیں
* اخرج مسلم عن زید بن ارقم قال قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یوما فینا خطیبا بماء یدعی خما بین مکۃ والمدینۃ فحمد
اللہ واثنی علیہ ووعظ وذکر ثم قال اما بعد الا
ایہا الناس انما انا بشر یوشک ان یاتینی رسول ربی
فاجیب وانا تارک فیکم الثقلین اولہما کتاب اللہ
فیہ الہدی والنور وھو حبل اللہ من اتبعہ کان علی
الہدی ومن ترکہ کان علی الضلالۃ فخذوا بکتاب
اللہ واستمسکوا بہ فحث علی کتاب اللہ ورغب فیہ ثم
قال واہل بیتی اذکرکم اللہ فی اہل بیتی اذکرکم
اللہ فی اہل بیتی اذکرکم اللہ فی اہل بیتی * وفی
روایۃ وعترتی واہل بیتی ولن یتفرقا حتی یردا
علی الحوض فانظروا کیف تخلفونی فیہما * وفی
روایۃ یا ایہا الناس انی ترکت فیکم ما ان اخذتم
بہ لن تضلوا کتاب اللہ وعترتی اہل بیتی * ترجمہ
مشکوۃ کے باب مناقب اہل البیت میں لکھا ہی کہ مسلم نے
ذکر کیا کہ زید بن ارقم نے نقل کیا کہ کھرے ہوئے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن ہمارے بیچ میں خطبہ پرھنے کو پانی پر جسکو

کہوے ہوئی خم کے اور مدینہ کے بیچ مین سو خطبہ پڑہا اللہ
کی اور ثنا کہی اللہ پر اور نصیحت کی اور پند دی * پہر فرمایا کہ
بعد اسکے بہہ ہی کہ خبردار ہو ای لوگو کہ مین تو آدمی ہی
ہون اب آویگا میرے پاس قاصد میرے رب کا یعنے
ملک الموت سو مین کہنا مانونگا * یعنے وفات پاونگا * سو
مین چہوڑتا ہون تم مین دو چیزین * اول اُن مین سے کتاب
ہی اللہ کی کہ وہ رسی ہی اللہ کی طرف سے جو اُس پر
چلے وہ ہو نیک راہ پر اور جس نے اُسکو چہوڑا وہ
ہوا گمراہی پر * اُسمین نیک راہ اور نور ہی * تو عمل
کرو اللہ کی کتاب پر اور مضبوط پکڑو اُسکو * تو حرص دلائی
اللہ کی کتاب پر اور رغبت دلائی اُسمین پہر فرمایا اور میرے
اہل بیت * یاد دلاتا ہون مین تم کو اللہ کو اپنے اہل بیت
مین یاد دلاتا ہون مین تمکو اللہ کو اپنے اہل بیت مین یاد دلاتا ہون
مین تمکو اللہ کو اپنے اہل بیت مین * اور ایک روایت مین
یون ہی کہ فرمایا کہ عترت میری گہر والے میرے * اور ہرگز
جدا نہونگی کتاب اور عترت جب تک کہ وارد ہون میرے
پاس حوض کوثر پر * سو لحاظ رکہو کہ کیسا ہوے پیچہے
تم کروگے اُنکے مقدمے مین * اور ایک روایت مین یون